نعتوں اور منقبتوں کا حسین گلدستہ

ہمائے بخشش

از

شیر بنگال، پیر طریقت، حضرت علامہ

محمد شمیم الزماں قادری

بانی و ناظم اعلیٰ: دار العلوم قادریہ حبیبیہ کافورگلی پیلخانہ ہوڑہ

نام کتاب : متاعِ بخشش

نتیجۂ فکر : شیر بنگال مولانا محمد شمیم الزماں صاحب قادری

صفحات :

معاونین : محمد بدرالدین و محمد شمس الدین و محمد شکیل صاحبان

ناسک، مہاراشٹر

تعداد : ۲۰۰۰

سال اشاعت : اپریل ۲۰۱۴ء

ملنے کے پتے

۱:۔ مولانا محمد کریم الزماں جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

۲:۔ مولانا محمد فریدالزماں کھتری مسجد پائیدھونی ممبئی ۳

۳:۔ مولانا محمد خلیق الزماں جامعہ قادریہ حیات العلوم حاجی حیات نگر شہزاد پور اکبر پور

۴:۔ مولانا محمد عظیم الزماں حیات بک ڈپو مولانا گلی شہزاد پور اکبر پور

۵:۔ مولانا محمد عمیم الزماں مسجد نور میکلوڈ اسٹریٹ کلکتہ

۶:۔ مولانا مفتی رفیع الزماں دارالعلوم بہار شاہ فیض آباد

انتساب

حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ اور قطب زماں حضور الحاج الشاہ حافظ حیات محمد علیہ الرحمہ جن کی نگاہ کیمیا اثر اور دعائے سحر گاہی کے فیضان سے فقیر مالا مال ہے۔

ھدیۂ خلوص

حضور والد گرامی وقار الحاج الشاہ استاذ الاساتذہ حافظ محمد حمید الزماں صاحب قبلہ مدظلہ النورانی جنکی تربیت و دعائے مستجاب نے فقیر کو ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار کیا۔

ایصال ثواب

والدۂ مخدومہ عابدہ زاہدہ وحیدہ خاتون علیہا الرحمہ

وجدۂ مخدومہ شب زندہ دار قطب النساء علیہا الرحمہ

حضور شیر بنگال ایک نظر میں

از: حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم صاحب قبلہ
شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ حبیبیہ پیلخانہ ہوڑہ بنگال

تمام قسم کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے کائنات کو لفظ کن سے وجود بخشا اور اس میں ڈرانے اور خوشخبری دینے والے رسولوں کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی حجت وبرہان ثابت ہوں اور انہی میں سے اس نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو طریقہ اعتدال پر لوگوں کی ہدایت کیلئے مخصوص فرمایا صلوٰۃ وسلام نازل ہو اللہ کے حبیب محمد رسول ﷺ پر، جملہ انبیا پر، آپ کے آل واصحاب اور تمام نیکوکاروں پر۔

بہرحال حمد وصلوٰۃ کے بعد نظام قدرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ہر دور میں ایسی شخصیتیں اللہ رب العزت پیدا فرماتا رہا ہے۔ جو قوم وملت کا سرمایہ بن جاتی ہیں آسمان رشد وہدایت کے ماہ نجوم کی طرح چمکتی ہیں۔ حق گوئی وبے باکی، دیانت وشرافت، فقیرانہ ودرویشانہ شان، مجاہدانہ صلاحیتیں اور حق پرستی وحق نوازی جیسی تمام خصوصیات ایک ہی شخصیت میں جمع فرمادیتا ہے، شیر بنگال حضرت

علامہ الشاہ الحاج محمد شمیم الزماں صاحب قادری مدظلہ العالی کی ذات والا صفات میں ان تمام خوبیوں کو دیکھا جاسکتا ہے کسی بھی شخصیت کو جاننے کے لئے خاندانی احوال کا جاننا ضروری ہوتا ہے ناچیز راقم الحروف کو شیر بنگال کے خاندانی قرابت بہت زیادہ تو حاصل نہیں البتہ موجودہ مشاہدات اور تحریری دستاویزات کے توسل سے جو معلومات حاصل ہیں وہ اس مختصر مضمون میں مکمل طور پر قلمبند کرنا ممکن نہیں۔

حضرت شیر بنگال کی ولادت سرزمین اکبرپور ضلع امیڈکر نگر یوپی میں نہایت ہی پاکیزہ ماحول اور علمی وعلمی گھرانے میں ہوئی آپ نے نہایت ہی عمدہ ماحول پایا عزیز واقارب کی الفت ومحبت جدامجد کی شفقت وعنایت جس سے آپ کی عہد طفولیت میں چار چاند لگ گئے آپ کا بچپن بھی بہت پاکیزہ تھا اپنے زمانے کے بچوں سے طبعاً بالکل مختلف تھے۔ نہ کسی ناشائستہ کھیل کود سے دلچسپی رکھتے اور نہ ہی کسی غیر مہذب لہوولعب میں شرکت کرتے۔ اللہ نے آپ کو زمانہ طفلی ہی میں وہ ذہانت عطا فرمائی کہ درسگاہ میں بھی آپ اساتذہ کرام کے محبوب سمجھے جاتے تھے اتنے محنتی کہ ہم سبق ساتھی تھک جاتے مگر آپ کو تھکاوٹ کا بالکل احساس نہیں ہوتا بغیر مطالعہ کے کبھی اسباق میں شامل نہ ہوتے۔ وقت کے اتنے پابند کہ ہر کام وقت سے پہلے انجام پا جاتا۔ مزاج اتنا

صوفیانہ تھا کہ آپ کے مشفق استاد حضور شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمۃ زمانۂ طالب علمی سے ''پیر صاحب'' سے مخاطب فرماتے گویا کہ آپ کی نگاہ نے دیکھ لیا تھا کہ یہ بچہ اپنے وقت کا ایک بہترین خطیب اور نمایاں کردار کا پیر ہوگا۔ ابتدائی تعلیم سے لے کر بخاری شریف تک ہر جماعت میں آپ کی فکر وفراست سب پر غالب رہتی۔ زمانہ طالب علمی سے آپ کی تحریرات وتقریرات منظر عام پر آ کر ہر خاص وعام کے دلوں میں نقش ہو جاتی تحصیل علم کے بعد سے لے کر آج تک دنیا دیکھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر بنگال کو کتنا عروج بخشا ہے جدھر جاتے ہیں میلہ سا سماں بندھ جاتا ہے حضرت شیر بنگال کے دل میں قوم وملت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے حال ہی میں پیلخانہ ہوڑہ میں جب وہابیوں اور دیو بندیوں نے آقائے دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کی اور جشن عید میلاد النبی ﷺ پر بے جا معترض ہوئے تو آپ نے ایک مرد مجاہد کی طرح محلہ محلہ جا کر لوگوں کے دلوں میں محبت رسول جگا کر ہر موڑ اور چوراہے پر جلسہ منعقد کروایا اور مکمل و مدلل حوالوں کے ساتھ باطل فرقوں کو دندان شکن جواب دیا جس میں راقم الحروف خود ساتھ ساتھ رہا۔ شیر بنگال کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہزاروں کی

تعداد میں ہند و بیرون ہند جیسے افریقہ، سعودیہ عربیہ، پاکستان، بنگلہ دیش و نیپال میں مریدین و متوسلین موجود ہیں آپ کے خلفاء میں اچھے اچھے علماء شامل ہیں، سنن و نوافلات کے اتنے پابند کہ سفر میں بھی مستقل لحاظ رہتا ہے روزے کے اتنے پابند کہ سال کے بیشتر ایام آپ روزے سے رہتے ہیں، چھوٹوں پر اتنے شفیق کہ دنیا انگشت بدندان رہ جاتی ہے اتنے با اخلاق کہ اپنے تو اپنے غیر بھی حیرت زدہ جاتے ہیں آپ ہمہ وقت تسبیحات و تہلیلات میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ جس کی برکت سے اس وقت آپ کی سرپرستی اور ہتمام میں کئی دارالعلوم روبہ عروج ہیں اور سب میں کثیر تعداد میں علاقائی اور بیرونی طلباء سیراب ہورہے ہیں اگر چہ آپ پروگرامات کی وجہ سے عدیم الفرصتی کے شکار رہتے ہیں اس کے باوجود سب کا اہتمام اور انصرام نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ فرمارہے ہیں۔ عشق رسول میں اس قدر غرق رہتے ہیں میرے سات سالہ مشاہدے کے مطابق تقریباً ہر سال اپنے جملہ اہل خانہ کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین کو جاتے ہیں کئی دفعہ آپنے جیّد جیّد صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے مزارات کی بھی زیارتیں کیں۔ کربلائے معلیٰ و نجف اشرف و بغداد شریف و ملک شام کی زیارتوں سے بھی مشرف ہوئے اور وہاں تبرکات سے بھی نوازے گئے ہیں۔ یہ عشق رسول ہی کا نتیجہ ہے کہ

جب آپ کے دل کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹروں نے آپ کو بے ہوش کرنا چاہا لیکن آپ نے منع فرمادیا اور پورے ہوش وحواس کے عالم میں آپ کا آپریشن ہوتا رہا اور آپ نہایت ہی آرام سے نعت رسول ﷺ کی تکرار کرتے رہے ڈاکٹروں نے آپ کو آپریشن کے بعد بستر سے اٹھنے کے لئے منع کر دیا مگر جب نماز کا وقت ہوا تو فوراً اٹھ کر وضو کے بعد نماز ادا کی ۔ یہی طریقہ اہل محبت کا رہا ہے ۔ اہل محبت نے بارگاہ رسالت میں ہدیۂ محبت وعقیدت پیش کرنے کیلئے کئی انداز اختیار کئے ۔ کسی نے نعت کا ہدیہ پیش کیا کسی نے منقبت کا دریا بہایا کوئی تعریف وتوصیف کا گلدستہ پیش کیا کسی نے درود وسلام کے موتی بکھیرے نعت ومنقبت کے ہزاروں انداز اور ہر طریقے پر ہزاروں زبانیں اور لاکھوں قلمیں اوصاف جمیلہ کو بیان کرنے میں وقف رہیں نعت کی صورتوں میں سرکار دو عالم ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات بیان کرنا بھی اہل محبت و عقیدت کی روحانی غذا رہی ہے وہ ان اوصاف کو وظیفہ جان کر سناتے گئے اور اپنے فکر و بیان کو حیات جاویدانی بخشتے گئے ۔ انہیں عقیدت و محبت اور ذکر واذکار کا گلدستہ جب کوئی عاشق رسول کرتا ہے تو اسکا اثر قلب وجگر کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور دل ایمان کی ضیا بار کرنوں سے معمور ہو جاتا ہے ۔ ''متاع بخشش'' عقیدت ومحبت کا ایک حسین

مرقعہ ہے جسے ایک عاشق رسول نے ہدیہ بنا کر اپنے آقا کی بارگاہ میں رضائے مولیٰ کی خاطر پیش کیا ہے زیر نظر متاع بخشش کے علاوہ بھی حضرت کا عاشقانہ و محبتانہ کلام و دیگر تصنیفات و تالیفات کتاب ورسائل و اشتہارات کی شکل میں عوام و خواص میں متعارف ہیں ۔حضرت کی فیاضی اور دریا دلی بھی بہت مشور ہے۔عید و بقر عید اور دیگر مواقع سے لوگوں کی مہمان نوازی اور مقامات مقدسہ کے تبرکات وغیرہ اپنے دست شفقت سے پیش کرتے ہیں آپ کی فیاضی اور مہمان نوازی کا اندازہ آپ کے دستر خوان سے لگتا ہے جہاں نوابوں اور راجاؤں کے دستر خوان بھی شرمندہ رہ جاتے ہیں اس وقت آپ کی شخصیت ایک تبرک کی طرح سے ہے جس سے ہر آدمی فیضیاب ہونا چاہتا ہے۔تادم تحریر حضرت کا قیام آپ کا محبوب ادارہ ، دارالعلوم قادریہ حبیبیہ جہاں مکمل دورۂ حدیث تک کی تعلیم ہوتی ہے فیل خانہ ہوڑہ میں ہے یہیں سے آپ ملک اور بیرون ملک کا دورہ فرما کر رشد و ہدایت و فروغ سنت میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک نظر ادھر بھی

از: حضرت علامہ ومولانا مفتی بلال احمد مصباحی رضوی صاحب
شیخ التفسیر دار العلوم قادریہ حبیبہ، کافور گلی فیلخانہ ہوڑہ بنگال

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

ولادت باسعادت : حضور شیر بنگال حضرت علامہ ومولینا حافظ قاری الحاج الشاہ محمد شمیم الزماں صاحب قبلہ خلیفہ فقیہ اعظم ہند کی ولادت باسعادت شہر اکبر پور کے ایک مشہور ومعروف قصبہ شہزاد پور میں ۵/رجب المرجب ۱۳۷۸ھ بمطابق ۱۵/جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعرات ہوئی۔

لقب : شیر بنگال (یہ لقب بنگال کے علماء وفضلاء نے آپ کی خدمت دین وسنت اور مخالفین کے مقابلے میں بہادرانہ دلیری سے متاثر ہوکر عطا فرمایا۔

والد گرامی : رئیس الاصفیا استاذ الاساتذہ حضرت حافظ الحاج الشاہ محمد حمید الزماں صاحب قبلہ۔

جد امجد : زبدۃ الاصفیا محبوب الاولیاء عارف باللہ حضرت حافظ الحاج الشاہ حیات محمد علیہ الرحمۃ المتوفی بمکۃ المکرّمہ۔

ابتدائی تعلیم : آپ نے گیارہ سال کی عمر میں اپنے جد امجد محبوب الاولیا، عم محترم الحاج الشاہ حافظ محمد بدیع الزماں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے زیر سایہ ناظرہ وحفظ قرآن مکمل کیا اور عربی وفارسی کی ابتدائی کتابیں مولوی عابد حسین عبداللہ پوری سے حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم : آپ نے اعلیٰ تعلیم کی تحصیل وتکمیل کے لئے دارالعلوم ندائے حق جلال پور میں حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری علیہ الرحمۃ والر ضوان کی خدمت میں رہ کر تین سال تک تعلیم حاصل کی بعدہٗ جامعہ حمیدہ رضویہ بنارس میں حضور شمس العلماء حضرت علامہ مفتی شمس الدین صاحب قبلہ (مصنف قانون شریعت) کے زیر سایہ ایک سال رہے۔

دستار بندی : جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس سے جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس آئے اور چار سال تک حضور علامہ ومولانا خلیق احمد صاحب قبلہ کے زیر نگرانی مکمل علوم دینیہ حاصل کر کے سات مئی ۱۹۸۲ء میں فقہ و اصول حدیث اور تجوید وقرأت مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

بیعت و خلافت : حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ و مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے دست حق پرست پر شرف بیعت سے ہمکنار ہوئے اور حضور فقیہ اعظم ہند نے

آپ کے زہد وتقویٰ، علم وفضل اور عزیمت واستقامت دیکھ کر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ اور جمیع سلاسل طریقت کی خلافت واجازت سے نوازا ۔نیز والد گرامی وقار نے بھی سلسلۂ مینائیہ چشتیہ کی خلافت عطا فرمائی۔

ایک عظیم شخصیت : اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی فلاح و بہبود، ہدایت و رہنمائی جادۂ حق پر استقامت اور دین وسنت کی توسیع و اشاعت کے لئے ہر دور میں اپنے کرم کریمانہ سے اپنے کسی خاص بندے کو مبعوث فرماتا رہا ہے۔ وہ شخصیتیں حکمت و دانائی۔ طہارت و پاکیزگی بلندی کردار اخلاق واخلاص کا پیکر مجسم بن کر اس طرح ظاہر ہوئی ہیں۔ جن پر اسلام اور دین وسنیت کو فخر حاصل ہے۔ انہیں شخصیتوں میں ایک عظیم شخصیت مرشد برحق حضور شیر بنگال حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری الحاج الشاہ محمد شمیم الزماں صاحب قبلہ خلیفۂ حضور فقیہ اعظم ہند کی بھی ہے۔ الحمد للہ آپ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی ذات گرامی کے ایک پہلو کو بیان کرنے کے لئے کئی صفحات قلم بند کر دیئے جائیں مگر یہ ہو گا کہ ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' اور حق ادا ہو بھی کیسے؟ کہ آپ کی ذات وہ ذات ہے جو اپنی شخصیت وعلمیت کے اعتبار سے پورے بنگال کے علماء وفضلاء میں

منفرد و ممتاز ہے آپ کی وسعت علمی کو دیکھ کر دانش ور حضرات حیران و سرگرداں رہ جاتے ہیں۔آپ کی ان ساری خصوصیات کو دیکھ کر سطح ذہن پر یہ مصرع ابھر آتا ہے۔ع۔آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

اخلاق حسنہ : جہاں آپ علم و عمل زہد و تقویٰ کا پیکر ہیں وہیں حسن سیرت وصورت اور اخلاق و اخلاص کے بھی دھنی ہیں آپ ایسے خلیق ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ سے ملاقات کے بعد متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور بار بار آپ سے ملاقات کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔آپ خرد و کلاں، پیر و جواں، امیر و غریب، کبیر و صغیر ہر ایک کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور انہیں اپنی بے پناہ محبت و شفقت سے نواز تے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی مخالف دشمن بھی حاضر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں اور اسے معاف کرتے ہیں۔

حضور شیر بنگال کا تقویٰ و اتباع شریعت :

بزرگی کے لئے سب سے بڑا معیار تقویٰ اور اتباع شریعت ہے بندہ مومن کے اندر تقویٰ کی حقیقی صفات کا پایا جانا اس کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے کی روشن دلیل ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ذریعہ بندۂ مومن کو روحانی غذا حاصل ہوتی ہے قلبی سکون میسر ہوتا ہے اور بے چینی کا

خاتمہ ہوتا ہے اور روحانی عروج وارتقاء کو سرفرازی وسربلندی نصیب ہوتی ہے۔ پھر بندۂ مومن اس مرتبہ کمال پر فائز ہو جاتا ہے جسے اعلیٰ مرتبہ سے تعبیر کرتے ہیں حضور شیر بنگال کی ذات گرامی میں تقویٰ کی جو حقیقی صفات ہیں وہ بدرجہ اتم موجود ہیں آپ نے تقویٰ اور اتباع شریعت کو اپنے لئے لازم کرلیا تو پروردگار عالم کا آپ پر وہ خاص فضل وکرم ہوا کہ آج آپ کی ذات پورے ہندوستان کے لئے منارۂ رشد وہدایت بن گئی آپ کے تقویٰ اور اتباع شریعت کو دیکھ کر ہزاروں ہزار کی تعداد میں لوگ مرید ومعتقد ہو گئے اور آپ کا حلقہ ارادت پورے ملک میں پھیل گیا۔

آپ کے خاندان : حضور شیر بنگال ایک ایسے خانوادہ کے فرد کامل ہیں جن کا خاندان علم وفضل زہد وتقویٰ عبادت وریاضت خلوص وللّٰہیت رشدو ہدایت شفقت ومحبت اخلاق و اخلاص عدل و انصاف تہذیب وتمدن کے اعتبار سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ محبوب الاولیا الحاج الشاہ حضرت حافظ حیات محمد علیہ الرحمہ المتوفی بمکۃ المکرّمہ اور انکے شہزادے حضرت الحاج الشاہ حافظ محمد بدیع الزماں صاحب۔ حضرت الحاج الشاہ حافظ محمد حمید الزماں صاحب مدظلہ العالی حضرت حافظ محمد شریف الزماں علیہ الرحمۃ وغیرہم۔ اس خاندان کے تابندہ ودرخشندہ ماہ و

نجوم ہیں۔جن کی پرنور کرنوں نے منزل حیات کی نشاندہی اور قوم وملت کی صحیح قیادت کی اور کررہی ہیں۔آپ کے جدِ امجد حضرت حافظ الحاج الشاہ حیات محمد علیہ الرحمہ کی ذات پاک بڑی پاکیزہ وبابرکت تھی ولایت و بزرگی کی ساری اوصاف وخصوصیات ان میں موجود تھیں۔آپ عارف باللہ عبادت ، زہدوتقویٰ، خلوص وللہیت رشدوہدایت اور دیگر ساری صفات حمیدہ سے مزین ومرصع تھے۔جب آپ حج کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو کسی نے کہا صرف حاجی کہلانے کے لئے حج کو جارہے ہیں؟ آپ یہ کہہ کر حج کے لئے روانہ ہوگئے وہاں ارکان حج ادا کرکے واصل الی الحق ہوگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون پھر وہیں کی مقدس ومبارک سرزمین جنت المعلی میں مدفون ہوگئے۔اور واقعۃً کسی کو حاجی کہنے کی نوبت نہ آئی نیز آپ نے اپنی اولاد کو شاندار تعلیم وتربیت سے مزین کیا اور آپ کی رشدوہدایت کا ہی اثر ہے کہ آپ کا پورا گھرانہ شاندار ہے بلاشبہ یہ آپ کی باکمال شخصیت ہونے کی دلیل ہے۔

حضور شیر بنگال کے کارنامہ: جہاں آپ باصلاحیت مدرس اور بلند پرواز خطیب ہیں وہیں بلند خیال مصنف ومحرر بھی ہیں ان ذرائع تبلیغ سے ہر میدان میں آپ علمی شہ پارے لٹارہے ہیں اور بطریق

احسن دین وملت کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ہندوستان کے تقریباً تمام صوبوں میں تبلیغی وتقریری دورہ ہوتا ہے تقریر نہایت مدلل ہوتی ہے اور بے تکلف گھنٹوں بولتے رہتے ہیں الفاظ نہایت شستہ شگفتہ اور شیریں ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر کیف وسرور طاری ہوتا ہے آپ اپنی تقریر اور مختلف مشاغل ومصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کی طرف بھی خصوصی توجہ رکھتے ہیں آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آپ کے تصانیف کثیرہ : (۱) سیرت آفتاب رسالت (۲) جان ایمان (۳) گلدستہ نجات (۴) معارف الحیات (۵) نغمات شمیم (۶) خطبات شیر بنگال (۷) حرا کا چاند (۸) جامع کمالات، علاوہ ازیں آپ نے مضامین تحریر فرما کر اشتہار کی شکل میں بھی شائع فرمایا۔ الحمد للہ علمی و مذہبی حلقوں میں عام قبولیت حاصل ہوئی اور کئی ممالک سے ان اشتہارات کی طلب ہوئی خاص کر پاکستان کے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا نے آپ کی اجازت سے اشتہارات منگوا کر کثیر تعداد میں چھپوائے اور پورے ملک پاکستان میں تقسیم کیا فراغت کے بعد آپ نے فیلخانہ ہوڑہ کی ایک گمنام اور غیر معروف کافور گلی میں تشریف لا کر ایک ادارہ بنام دار العلوم قادریہ حبیبیہ کی بنیاد رکھا دار العلوم

کی شہرت اب صرف مغربی بنگال میں نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں پھیل چکی ہے اوراس ادارہ سے سند فراغت حاصل کرنے والے علماء و فضلاء اور حفاظ وقراء ملک کے اکثر علاقوں میں اپنی اپنی حیثیت و صلاحیت کے مطابق دین وملت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ رب قدیر آپ کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور زیادہ سے دینی، ملی اور قلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

تعارف مصنف

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا الحاج حافظ وقاری محمد شمیم الزماں قادری مدظلہ العالی بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ خطابت کی دنیا میں لوگ آپ کو ''شیر بنگال'' کے نام سے جانتے ہیں۔ میدان تصنیف وتالیف سے بھی گہری وابستگی ہے۔ علوم دینیہ کی نشر واشاعت سے خاصا لگاؤ ہے۔ مذہب وملت کی تبلیغ واشاعت اور سنیت ورضویت کی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ اور تعلیمی، تعمیری، اشاعتی اور تبلیغی محاذ پر سرگرم عمل رہتے ہیں۔ آپ ایک دیندار گھرانے کے چشم وچراغ ہونے کے ساتھ حتی الوسع شریعت مطہرہ کی دلنواز اداؤں سے بہرہ ور رہتے ہیں۔ حسن اخلاق کے پیکر اور تقویٰ طہارت کے دلدادہ بھی ہیں۔

ہم عصر علماء کرام میں اپنی عادت واطوار اور علم وفضل میں منفرد وممتاز ہیں اور بہتوں پر فوقیت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کے آباء واجداد موضع بھولے پور تحصیل ٹانڈہ ضلع فیض آباد کے رہنے والے تھے بعد میں نقل مکانی کرتے ہوئے اکبر پور کے علاقے شہزاد پور قصبے میں آکر اہل خانہ کے ساتھ اقامت فرمائی اور یہیں پر دینی وتبلیغی خدمات کا دائرہ کار بڑھانے میں مصروف ہوگئے۔ اسی دینی گھرانے میں آپ کی پیدائش ۵/ جنوری ۱۹۵۹ء میں ہوئی۔آپ کے والد ماجد حضرت حافظ صوفی حمید الزماں قادری مدظلہ نے آپ کے دادا جان حضور حافظ حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ جو کشف و کرامات کے حامل بزرگ تھے آپ کو ان کی آغوش کے حوالے کردیا اور آپ کا نام محمد شمیم الزماں تجویز کیا آپ کے حق میں برکت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اس بچے کی علمی خوشبو زمانے میں پھیلے گی۔

تعلیم وتربیت: آپ کے دادا جان کی بشارت کے مطابق محض گیارہ سال کی قلیل مدت میں اپنے گھر میں والد اور دادا جان سے حفظ قرآن مکمل کیا اور جس سال حفظ قرآن مکمل ہوا اسی سال تراویح بھی سنادی اور حفظ کرنے کے درمیان آپ کی عصری تعلیم بھی اسکول میں جاری رہی۔

۱۹۷۵ء میں اسکول کے نویں کلاس کے بعد آپ کی طبیعت ہندی اور انگریزی تعلیم کے حصول سے یکسر اچاٹ ہوگئی اور دینی تعلیم کے حصول کا ذریعہ اور سبب بنی۔ اپنے والد گرامی صاحب کی اجازت سے اپنے علاقے کے مشہور و معروف ادارہ مدرسہ ندائے حق جلال پور میں داخلہ لیا جہاں اس وقت شارح بخاری فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ القوی کی سرپرستی میں ۳؍سال تک زیر تعلیم رہے جہاں پر علم نحو، علم صرف، علم عروض، علم ادب، علم بلاغت اور علم ریاضی وغیرہ علوم کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

حضور شارح بخاری کے جامعہ اشرفیہ مبارکپور درس و تدریس اور منصب افتا کی ذمہ داریوں کی خدمت انجام دینے کے لیئے چلے جانے کے بعد ۱۹۷۸ء میں جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس یوپی میں داخلہ لیا جہاں پر شمس العلماء قاضی شمس الدین جونپوری کے زیر سایہ ایک سال رہے۔

۱۹۷۹ء میں جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس پہونچ کر حضرت مولانا قاری خلیق احمد صاحب کی سرپرستی میں ۳؍سال رہ کر علم فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث، تفسیر اصول تفسیر، علم میراث اور تجوید و قراءت وغیرہ علوم حاصل کیئے اور اسی درمیان ۷؍مئی ۱۹۸۲ء

ئیں فراغت حاصل کی اور موجود علماء ومشائخ کے مقدس ہاتھوں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

آپ کے مشاہیر اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) شارح بخاری حضور مفتی شریف الحق امجدی مصباحی سابق صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ۔

(۲) خلیق العلما حضرت مولانا خلیق احمد قادری پرنسپل جامعہ حنفیہ بجرڈیہہ بنارس یوپی۔

(۳) شمس العلماء حضرت علامہ قاضی شمس الدین جونپوری۔

(۴) حضرت علامہ محمد کوثر خان نعیمی (بلرامپور یوپی)

(۵) حضرت علامہ نجم الدین قادری صاحب (رحمتہ اللہ علیہ)

(٦) حضرت علامہ مفتی ظہیر احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ بجرڈیہہ بنارس۔

(۷) خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

(۸) حضرت مولانا مفتی رجب علی قادری صاحب بنارس۔

خدمت دین وسنیت: فراغت کے بعد اپنے والدین کی

اجازت سے دعوت وتبلیغ کا مقدس فریضہ انجام دینے کے لیے آپ نے مغربی بنگال کے شہر ہوڑہ کا انتخاب کیا۔ آپ درس و تدریس کے ساتھ امامت وخطابت اور سماجی وملی کارہائے نمایاں انجام دینے لگے۔ علاقے میں شراب و کباب کے چل رہے دھندے آپ کی دعوتی و اصلاحی کوششوں کی بدولت ماند پڑ گئے جس کی وجہ سے عوام وخواص میں آپ کی قدر ومنزلت کافی بڑھ گئی، عالم دین ہونے کی وجہ سے لوگوں نے آپ کو عزت وعظمت کا اعلیٰ مقام دیا احباب نے سر آنکھوں پر بٹھایا۔

مگر "لِكُلِّ نِعمَةٍ حَسُودٌ" ہر نعمت پر ایک حاسد پیدا ہو جاتا ہے کے مصداق آپ کی مقبولیت نظر بد کا شکار ہوگئی لیکن کہاوت ہے کہ "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے" اس لیئے ہمیشہ اللہ اور اس کا رسول آپ کا حامی وناصر رہا اور آپ حاسدین کی فتنہ سامانیوں سے محفوظ رہے۔ اپنی دعوتی واصلاحی سرگرمیوں کا مرکز کا فور گلی فیل خانہ ہوڑہ کی غوثیہ مسجد کے قریب عمارتوں کی توسیع کے ساتھ دار العلوم قاریہ حبیبیہ فیل خانہ کی بنیاد ڈالی اور یہیں سے مغربی بنگال سمیت پورے ملک اور بیرون ملک دعوت تبلیغ کا مقدس فریضہ میدان خطابت اور تحریر وقلم کے ذریعے انجام دیتے رہتے ہیں۔

اجازت و خلافت : آپ کے بقول آپ نے اپنے زمانے کے

مشہور و معروف علمی وادبی اور خلوص وللّٰہیت کے حامل بزرگ حضور شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی کے ساتھ قلبی لگاؤ کے باعث انہیں کے مقدس ہاتھوں پر شرف بیعت سے ہمکنار ہوئے اور آپ کو آپ کے روحانی شیخ نے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت سب سے پہلے اپنے خلفاء میں آپ کو عطا کی وہ بھی ایسے وقت جب مسلمانوں کا ایک طبقہ آپ کی کچھ باتوں کو بنیاد بنا کر بدگمانی کا شکار ہوگیا اور آپ کے تئیں ماحول پراگندہ ہونے لگا تو آپ کی نظامت میں چلنے والا مغربی بنگال کا معروف ادارہ دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر ۱۵؍اپریل ۱۹۸۶ء میں پوری قوم کے سامنے آپ کو اپنا پہلا خلیفہ نامزد کیا۔اس خلافت کا مقصد جہاں آپ کے مخالفین کو دعوت فکر وعمل دینا تھا وہیں آپ پر اطمینان وسکون کا اظہار کرنا بھی مقصود تھا۔آپ کو اپنے والد بزرگوار حضرت صوفی حمیدالزماں صاحب سے بھی سلسلہ چشتیہ مینائیہ کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

آپ کی بڑھتی ہوئی عوامی مقبولیت اور آپ کی ارادت میں داخل ہوتا ''خلق خدا کا ہجوم'' قابل دید ہے اور یہ کہا جانا بجا ہے کہ حضور شارح

بخاری کے جملہ خلفاء میں آپ کا مقام نمایاں ہے۔اور اب تو آپ کے خلفا کی تعداد سیکڑوں کے قریب پہونچ چلی ہے اس طرح بزرگوں کا فیضان آپ کے واسطے سے عوام الناس کے درمیان پہنچتا ہوا نظر آتا ہے ذیل میں آپ کے خلفاء میں چند کے اسما گرامی ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا سعید الزماں صاحب (اعظم گڑھ)

(۲) حضرت مولانا عتیق الزماں صاحب (ممبئی)

(۳) حضرت مولانا خلیق الزماں صاحب (شہزاد پور)

(۴) حضرت مولانا عمیم الزماں صاحب (کلکتہ)

تینوں حضرات آپ کے حقیقی بھائی ہیں

(۵) حضرت مولانا مفتی رفیع الزماں صاحب (فیض آباد)

(۶) حضرت مولانا مفتی شہروز عالم رضوی (پورنیہ بہار)

(۷) حضرت مولانا مفتی بلال احمد مصباحی (دیناج پور، بنگال)

(۸) حضرت مولانا حبیب الرّحمان صاحب (جلال پور یوپی)

(۹) حضرت مولانا عاشق حسین صاحب (گھڑگیور، بنگال)

(۱۰) حضرت مولانا عطاء الرحمان صاحب (اڑیسہ)

(۱۱) حضرت قاری عبد المجید صاحب (کلکتہ)

(۱۲) حضرت قاری غلام رسول صاحب (مکرانہ، راجستھان)

(۱۳) حضرت مولانا مفتی جہانگیر عالم مصباحی (جودھ پور، راجستھان)

(۱۴) حضرت مولانا نصیر الدین صاحب (توپسیا، کلکتہ) وغیرہ۔

قرطاس وقلم سے وابستگی : علوم دینیہ کی نشرواشاعت کا بڑا کام تحریر وقلم سے وابستہ ہے اور وہ دیرپا بھی ہوتا ہے اس چیز کو آپ نے اپنے مشفق اساتذہ سے دوران طالب علمی ہی جان لیا تھا جس کی وجہ سے زمانہ طالب علمی میں آپ کو تحریر وقلم سے خاصا لگاؤ رہا۔

۱۹۷۸ء میں جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس میں جس وقت جماعت رابعہ میں آپ زیر تعلیم تھے اسی وقت ''سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے'' سیرت آفتاب رسالت نامی کتاب لکھی اور فوری اشاعت کے بعد عام مقبول ہوئی۔

اس سے حوصلہ ملا تو مناقب یونسیہ، اور مصطفے جان رحمت شمع بزم ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بارے میں غلط فہمی کا شکار بد مذہبوں کی اصلاح اور عظمت مصطفٰے کو مزید اجاگر کرنے کے لیے نہایت آسان لب ولہجہ میں جان ایمان لکھی۔

طالبان علوم نبویہ جو دعوت وتبلیغ کے لیے فن خطابت کو اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ''خطبات قادری'' مرتب کی ہوڑہ آنے کے

بعد آپ کے عقیدت مندوں کی اعانت سے موخرالذکر کتاب (جو حوادث زمانہ کا شکار ہوگئی اس کتاب) کے علاوہ تمام کتابیں اشاعت کے مرحلے سے گزر کر مقبولیت عامہ سے سرفراز ہوئیں۔

اپنے خاندان کے مشہور و معروف ولی صفت بزرگ حضرت صوفی حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ کے احوال وکوائف، اعمال وافعال، اخلاق و عادت اور تقوی پرہیزگاری پر مشتمل "معارف الحیات" نامی کتاب تصنیف کی جو راہ تصوف سے وابستہ حضرات کے لیے ایک مفید کتاب ہے۔

جماعت اہل سنت کے چودہ سو سالہ درست اسلامی عقائد و نظریات کی حمایت میں آپ نے درجنوں اشتہارات 'اذان قبر کا ثبوت ،انگوٹھے چومنے کا مسئلہ، اذان جمعہ خارج مسجد ہونے کا ثبوت، سلام وقیام ،تکبیر کے وقت بیٹھے رہنے کا حکم، یوم عاشورہ کے فضائل، تعزیہ داری کے خرافات، رویت ہلال کا شرعی حکم اور میلاد مصطفیٰ کے موقع سے خوشیاں منانے کا حکم وغیرہ عمدہ اور عام فہم انداز پر مشتمل مضامین مرتب کیا اور شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔ ان اشتہارات کی اہمیت کے پیش نظر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان نے آپ کی اجازت سے اسے شائع کرا کے مفت پورے پاکستان میں تقسیم کیا۔

مولانا موصوف صاحب جہاں بہترین حافظ قرآن ،عالم ذیشان اور فاضل علوم ایقان ہیں وہیں آپ خوش کلام شاعر اور نعت خوان مصطفیٰ بھی ہیں۔ آپ کو نعت لکھنے اور پڑھنے سے خصوصی لگاؤ ہے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ ''نغمات قادری، حرا کا چاند اور گلدستہ نغمات ہے۔ اول الذکر کتاب کے علاوہ دونوں کتابیں شائع ہو کر علما اور شعراء کی بزم محبت سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر آپ کا نعتیہ دیوان ''متاعِ بخشش'' جدید اور عمدہ اسلوب میں حالیہ لکھے ہوئے اشعار پر مشتمل ہے جس میں حمد ومناجات، نعت مصطفیٰ، مدح صحابہ اور منقبتی کلام وغیرہ موجود ہیں لیکن نعت مصطفیٰ کا عنصر پوری کتاب میں غالب ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان نعت گوئی کے باب میں ایک اضافہ ہے جو اپنے قارئین وسامعین کے تصور میں مدینہ اور مدینے کے سردار صلی اللہ کا جلوہ پیدا کر دیتا ہے۔

زیارت حرمین شریفین: مصنف موصوف نے پہلے اپنے والدین کو حج کی سعادت سے مالا مال کرایا اور پھر آپ نے چار مرتبہ حرمین شریفین پہونچ کر حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اور زیارت نبوی کے گنبد خضریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق محبت میں مسلسل کئی سالوں

سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ عمرہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔رب تعالیٰ ہم سب کو بھی حج وعمرہ کی سعادت سے فیضیاب فرمائے آمین۔

آپ نے جہاں ہندوستان کے طول وعرض کا دورہ کیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی وہیں آپ نے بیرون ملک یمن، سرکار غوث اعظم کی بارگاہ بغداد شریف، اہل بیت کی آرام گاہ نجف اشرف اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کی، بابل، دمشق، افریقی ممالک کے شہر زمباب، ہراوے، لگو نگے، ملاوی اور ایتھوپیا وغیرہ پہونچ کر خدمت دین کا فریضہ اپنے موثر خطابات کے ذریعے انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا شمیم الزماں قادری اور ان کے رفقا اہل سنت اور ہم تمامی مسلمانوں کو خلوص وللّٰہیت کے ساتھ مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے (آمین)

طالب دعا

بلال احمد مصباحی رضوی

خادم تدریس دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ

۹۲/۸۶ ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان الحق مصباحی

مدرس جامعہ قادریہ حیات العلوم حیات نگر شہزاد پورا کبر پور

مُبَسمِلاً حامدًا مصلیاً

بعد حمد وصلواۃ حقیر عرض کرتا ہے کہ نظام قدرت کا مشاہدہ کرنے والے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ خالق کائنات ہر دور میں ایسی شخصیات پیدا فرماتا رہا ہے جو قوم وملت کا سرمایہ اور آبرو بن جاتی ہیں آسمان رشد وھدایت کے آفتاب و ماھتاب کی طرح جگمگاتی ہیں۔ سیادت وشرافت، امانت ودیانت، بالغ نظری وفکری اصابت، درویشانہ ادا، فقیرانہ شان، محققانہ صلاحیتیں، قائدانہ لیاقتیں جودونوال جیسی تمام خصوصیات ایک ہی ذات میں سمودیتا ہے

شیر بنگال پیر طریقت خلیفۂ شارح بخاری حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری الحاج الستاہ محمد شمیم الزماں صاحب قبلہ **دامت فضائلہٗ وَعَمَّہ نوالہ** کی ذات بابرکات میں ان تمام خصوصیات کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کسی بھی صاحب کمال کے کمالات کا اعتراف جب اپنوں کے

علاوہ غیروں کی محافل ومجالس میں بھی کیا جانے لگے تو یہ اس صاحب کمال کی عظمتوں کا سب سے بڑا جیتا جاگتا اور منھ بولتا ثبوت ہے اس اصل کلی کی روشنی میں ہر نوع کی مبالغہ آرائیوں اور لغو بیانیوں سے پرے ھٹ کر اگر موصوف محترم کی حیات مبارکہ اور انکے علمی اور عملی فضل وکمال کا جائزہ لیا جائے تو حضرت العلام اپنوں میں مقبول ہیں ہی غیر بھی مسروراً نہیں تو مجبوراً ان کی شخصیت ، فنی محاسن ، اور علمی محامد کے معترف نظر آتے ہیں۔

دنیائے خطابت ہو، یا عالم شعروسخن، تصنیف وتالیف کی دلکش کائنات ہو یا اخلاق وکردار کا وسیع وعریض میدان حضرت ہر جگہ اور ہر مقام پر ممتاز نظر آتے ہیں

زیر نظر کتاب ''نعتیہ دیوان'' موصوف کی کاوشوں کا نتیجہ اور انکے کئی منظوم کلاموں کا مجموعہ ہے جس کی ایک ایک سطر میں عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے نظر آتے ہیں جس کا ایک ایک ورق نبی محترم کی مقدس حالات زندگی ، آپ کے معجزات وکمالات ، محاسن و فضائل کا امین ہے

خدائے حی وقیوم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ حضرت کو بیش از بیش خدمت دین متین کا جذبہ عنایت فرمائے اور تمام مسلمانوں کو

موصوف کی تصنیف لطیف سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم پر حضرت کا سایہ تادیر قائم رکھے

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ اجمعین

خادم الدین والطبہ
محمد عرفان الحق مصباحی فرخ آبادی
مدرس جامعہ قادریہ حیات العلوم
شہزادپورا اکبرپورامیڈکرنگر، یوپی

(مقالہ مبارکہ)

حالات حضور شیر بنگال ایک نظر میں

نام مع ولدیت : حافظ محمد شمیم الزماں بن حافظ حمید الزماں بن حافظ حیات محمد بن ولی محمد الخ۔

تاریخ ولادت : ۵/رجب المرجب بروز جمعرات ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۵/جنوری ۱۹۵۹ء قصبہ شہزاد پور میں۔

وطن مالوف : مقام: مولانا گلی شہزاد پور، اکبر پور، ضلع امبیڈکر نگر اترپردیش، انڈیا۔

سن فراغت : ۳/فروری ۱۹۸۲ء مدرسہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس (یوپی)۔

سن عقدنکاح : ۱۹۸۴ء بمقام شہزاد پور، ضلع امبیڈکر نگر، اترپردیش، انڈیا۔

تعلیمی سالِ آغاز : ۱۹۷۵ء تک مکتب و مدرسہ اسلامیہ شہزاد پور میں ۹/کلاس کے جی این اسکول اکبر پور میں تھے اسی درمیان حفظ گھر پر ہی گیارہ سال کی عمر میں مکمل کیا اس کے بعد مدرسہ ندائے حق جلال پور میں اعدادیہ تا ثانیہ حضور فقیہ اعظم ہند کی سرپرستی میں رہے بعدہٗ جامعہ

حمیدیہ رضویہ بنارس میں ایک سال رہ کر پھر مکمل باضابطہ درس نظامیہ دورِ حدیث وفقہ وقرآت حفص وسبعہ کی تعلیم کے لئے حضرت علامہ مفتی خلیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں مدرسہ حنفیہ غوثیہ بنارس کا سفر فرما کر دینی علوم وفنون کا کورس مکمل فرمایا۔

قیام مدرسہ قادریہ حبیبیہ : ۳۱/اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام کافورگلی پیل خانہ ہوڑہ اویسٹ بنگال انڈیا۔

اولاد : دو(۲) صاحبزادے، چار(۴) صاحبزادیاں زیدمجدھم۔

خلافت و اجازت : بمقام مدرسہ قادریہ حبیبیہ، کافورگلی پیل خانہ ہوڑہ اسالانہ جلسۂ دستار کے موقع سے ۵/اپریل ۱۹۸۶ء میں حضور فقیہِ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی برکاتی علیہ الرحمہ نے اپنے دست حق پرست سے سند خلافت واجازت عطا فرمایا۔

تعلیمی اسناد : حافظ، قاری مولوی، عالم، فاضل (درس نظامی) مولوی، منسی، عالم، کامل، فاضل دینیات وغیرہ (عربی فارسی بورڈ یوپی)۔

پیرو مرشد : حضور فقیہ اعظم شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ

نظامت : سر براہِ اعلیٰ دارالعلوم قادریہ حبیبیہ پیل خانہ ہوڑہ اود یگر مدارس اسلامیہ۔

اساتذہ کرام : حضور مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ، حضور علامہ خلیق احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ، حضرت علامہ رجب علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ، حضرت علامہ کوثر خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی ظہیر حسن صاحب قبلہ علیہ الرحمہ خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ حضرت مولانا قاری ابرار احمد صاحب قبلہ۔

خلفاء کرام : حضرت مفتی رفیع الزماں مصباحی، حضرت مفتی بلال احمد مصباحی، حضرت مفتی شہروز صاحب قبلہ، حضرت مولانا سعید الزماں صاحب ، حضرت مولانا عمیم الزماں صاحب ، حضرت مولانا زین العابدین صاحب، حضرت مولانا عتیق الزماں صاحب، حضرت مولانا عاشق حسین چشتی صاحب ، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب قبلہ، حضرت مولانا محمد اظہر شمسی صاحب، حضرت مفتی حامد رضا صاحب قبلہ ،حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب قبلہ، حضرت قاری عبد المجید صاحب قبلہ ، حضرت مولانا بلیغ الزماں شمسی ، حضرت محمد نعیم الزماں شمسی فرزندار جمند وغیرھم۔

مشاغل : نظامت، خطابت، تصنیف وتالیف، شاعری، مقالہ نگاری ،دعوت وتبلیغ، دعاوتعویذات، دینی حمیت ہمدردی وغیرہ۔

تلامذہ : مولانا منصور عالم، مولانا خاطر حسین، مولانا عطاء اللہ، مولانا فناء اللہ، مولانا نصیر الدین، حافظ ذیشان متھراوی، حافظ شمیم اختر اکبر پوری، حافظ بلیغ الزماں وغیرہ۔

تصانیف شیر بنگال : جان ایمان، حرا کا چاند، سیرت آفتاب رسالت، خطبات شیر بنگال، گلدستہ نجات، نغمات قادری، انوارِاہل سنت، جامع کمالات، مناقب یونسیہ، معارف الحیات، جشن میلاد رسول، اوراب آپ کے ہاتھوں نعتیہ دیوان ''متاع بخشش'' ہے۔

(متاعِ بخشش نعتیہ دیوان)

جونظم پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لکھی جائے اسے نعت کہتے ہیں اور جونظم صحابہ یا اولیاء کی تعریف وتوصیف میں ہواُسے منقبت کہتے ہیں۔

نعت : نعت کا لغوی معنی مدح وثنا، تعریف وتوصیف، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار ہیں۔(فیروز اللغات ۱۳۶۶)

منقبت : منقبت کا لغوی معنی تعریف وتوصیف یا کوئی چیز یا شخص جس

پر انسان فخر کرے یا جو اسے ممتاز بنا دے۔ (فیروز اللغات ۱۲۹۶ء)

غزل و نظم کا ہر شعر جدا گانہ مضمون کا حامل ہوتا ہے پہلا شعر ''مطلع'' کہلاتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں آخری شعر کو ''مقطع'' کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص نظم ورقم کرتا ہے۔

اس دیوان کے مصنف جو اپنے تخلص ''شمیم'' کے نام سے زیادہ معروف ہیں اُن کا اصل نام شمیم الزماں ہے اُن کے والد کا نام ''حمید الزماں'' شیر بنگال لقب اور شمیم تخلص ہے۔

نعت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا، پڑھنا، سننا، دیکھنا اور چھاپنا سب کے سب محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سچے پکے عاشق رسول ہونے کی واضح دلیل ہے جیسا کہ صحابی رسول حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منبر رسول پر صحابہ کرام کے بھرے مجمع میں پڑھنا اور تمام صحابہ کرام کا سننا اور خود حضور آقائے دو جہاں حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے کفار مکہ کے رد میں نظم لکھوانا اور اُن سے منبر پر نعت پڑھوانا نعت سُن کر داد و تحسین دینا یہ سب اتباع رسول اللہ و صحابہ کرام ہے اور اُن سے الفت و محبت اور سچی عقیدت کی دلیل ہے۔ اور جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور زمانہ نعت حضور صلی اللہ تعالیٰ

لیہ وسلم کی شان اقدس میں تعریف وتوصیف کرتے ہوتے فرمایا۔

سلام علیٰ خیرالا نام و سیدی　　حبیب الہ العٰلمین محمد ﷺ
بشیر نذیر ھاشمی مکرم　　عطوف رؤف من یسمی باحمد ﷺ
وا حسن منک لم تر قط عینی　　واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأمن کل عیب　　کأنک قد خلقت کما تشاء

اورسید کائنات فخر رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن و جمال ،صورت و سیرت ، اوصاف و کمالات اور فضائل و معجزات کو ذکر کرتے ہوتے حسان الھند حضوراعلیحضر ت علیہ الرحمہ عشق رسول میں ڈوب کر یوں رقم طراز ہیں۔

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

نعت رسول جذبات عشق ومحبت اور واردات قلب وجگر کے اظہار کا واحد ذریعہ ولگاؤ ہے کہ نعت ومنقبت کے اشعار پیش کرنے میں عصر حاضر کے اعتبار سے حضور شیر بنگال ایک ممتاز صوفی شاعر لگتے ہیں کہ جن کے کلام میں عاشقانہ جذبات اور واردات قلب کا بیان بڑے ہی مؤثر اور اچھوتے انداز میں پایا جاتا ہے حضور شیر بنگال نعت ومنقبت کے اشعار

کو بھی تمثیلوں میں بڑی صفائی سے نظم کرنے پر بخوبی قادر ہیں حضور کا نعتیہ کلام غنائیت سے بھرپور اثر میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے اور سادگی بندش کی چستی بھی حضور شیر بنگال کی امتیازی خصوصیات میں سے ہیں۔

حُسن اتفاق کہ جس وقت حضور شیر بنگال صاحب قبلہ سخت علیل ہوئے تو اپنے آقا و مولی تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں شفا کی بھیک مانگتے ہوتے یوں رطب اللسان نظر آتے

بیمار ہوں آقا ہے نہیں کوئی سہارا
دامن کی ہوا دیجئے سرکار دو عالم ﷺ

حضور شیر بنگال کے اس نعتیہ کلام میں ہر قافیہ جداگانہ بندش سے مزین و مقفیٰ ہے اور ردیف و قافیہ کا ہر شعر یکساں نظر آتا ہے جیسے کوئی عاشق صادق اپنے آقا کے در پہ کشکول لئے کھڑا شفا کی بھیک مانگ رہا ہے اور بھلا کیوں نہ مانگے جبکہ حضور قاسم نعمت اور مختار کل ہیں جسے جو چاہے عطا کر دیں اور صحیح معنوں میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی حضور شیر بنگال کو اس نعت شفا و فریاد کے صدقے شفائے کلی بخشی ہیں۔

حضور شیر بنگال صاحب قبلہ جب اپنے جدّ امجد محبوب الاولیاء حضرت حافظ حیات محمد علیہ الرحمہ کی شان اقدس میں منقبت کے اشعار لکھتے ہیں

تو مشک وزعفران کے پانی سے قلم کو دھو کر یوں رقم طراز نظر آتے ہیں

بے قراروں کے قرار اے حضرت حافظ حیات

رحمتیں تم پہ نثار اے حضرت حافظ حیات

اس منقبت کے اشعار میں وزنِ شعری اور صنعت تجنیس کا بھر پور خیال فرمایا گیا ہے ساتھ ہی قافیہ وردیف کے ترتیب میں اچھوتا انداز اپنایا گیا ہے جس سے اشعار کے حسن کاری میں چار چاند لگ گئے ہیں یہ سب حضور شیر بنگال کا انبیاء، اولیاء، صدیقین اور صالحین سے بے پناہ عشق و محبت اور حسن عقیدت کا ہی تو نتیجہ ہے جس نے حضور شیر بنگال کو ایک نعت خواں اور شاعر بننے کے بعد استاذ الشعراء کے صف میں بھی لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

بالآخر حضور شیر بنگال کا نعتیہ دیوان ''متاع بخشش'' نعت و منقبت قصیدہ و فضائل اردو فارسی زبان کا عظیم مجموعہ ہے جو ایک بیش قیمت عشق و محبت کا گلدستہ شاہکار نظر آتا ہے جیسے پڑھ کر یا سن کر ایک عاشق صادق تعریف و توصیف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

چونکہ حضور شیر بنگال نے صرف اپنے دادا حضور ہی کے فضائل و مناقب نظم نہیں کیے بلکہ مشائخ عظام و اولیاء کرام مثال کے طور پر حضور پیران

پیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضور خواجہ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ ، حضور اعلحضرت علیہ الرحمہ ، حضور حیدر حسن میاں مارہروی علیہ الرحمہ حضور مجاھد ملت علیہ الرحمہ وغیرہ کی شان اقدس میں بھی طبع آزمائی کی ہیں جس کی وجہ سے آپ کے اشعار کو دوسرے مشائخ کرام کے مریدوں نے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور کلمات تحسین سے نوازا جس سے آپ کا نعتیہ دیوان ''متاع بخشش'' عوام وخواص میں بھی مقبول ہوگیا ہے۔

(حضور شیر بنگال کی ذات ایک ہمہ جہت مصنف)

خلیفۂ فقیہ اعظم ہند پیر طریقت رہبر شریعت قاطع شرک و بدعت حضور شیر بنگال صاحب قبلہ کی ذات گرامی ممتاز علماء و مصنفین میں سے ایک ہے حضور شیر بنگال فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی برکاتی علیہ الرحمہ کے شاگرد ارشد اور جلیل الشان خلیفۂ اوّل میں سے ہیں اب آپ کی تالیفات وتصنیفات کی تعداد پندرہ سے زیادہ ہو چکی ہے جو عقائد، اعمال، اصلاحات واطلاعات، پند ونصائح، اشعار و نظوم، اور قصائد ومناقب وغیرہ موضوع پر مشتمل ہیں۔

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

حضور شیر بنگال کی شخصیت پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو آپ بخوبی سمجھ لیں گے کہ بچپن سے لیکر اب تک ہر علم و فن میں حتی المقدور ہمہ جہت شخصیت نظر آتے ہیں مگر تمام علوم و فنون کے اعتبار سے فن خطابت میں آپ کی شخصیت یکتائے زمانہ نظر آتی ہے پھر بھی حضور شیر بنگال فن شعر و شاعری، نعت و منقبت، قصیدہ و غزل، تہنیت و سہرا میں بھی وافر مقدار میں کامیابی سے ہمکنار نظر آتے ہیں۔

نعت و منقبت کا مجموعہ جو بنام ''متاع بخشش'' قارئین حضرات کے ہاتھوں میں ہے اسے پڑھ کر حمد الہی، نعت رسول اور مناقب و فضائل اولیاء اللہ کی یاد تازہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے آپ اردو شاعری کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے فارسی کے بھی قادر الکلام شاعر بے باک ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتی ہے چمن میں دلیدو پیدا

زمانہ حاضر میں حضور شیر بنگال کی مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے بہت کم وقت میں تصنیف و تالیف کا کام انجام دے رہے ہیں کیونکہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا مقولہ مشہور ہے۔ ''ہر مخالفت کا جواب کام ہے اور کام ہی آدمی کو معزز و محترم بناتا ہے''۔ جلالۃ العلم شاہ حضور حافظ

ملت علیہ الرحمہ کے اس قول پر بھی حضور شیر بنگال پابند نظر آتے ہیں۔

حضور شیر بنگال ایک متحرک شخصیت

زمانہ طالب علمی ہی سے حضور شیر بنگال کو تصنیف و تالیف کا بے حد شوق وذوق تھا جبکہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ حضور شیر بنگال جامعہ حمیدیہ رضویہ میں جماعت رابعہ کا طالب علم تھے تو اپنی سب سے پہلی کتاب سیرت آفتاب رسالت تصنیف فرمائی جو فوراً اشائع ہو کر کافی مقبول عام ہوئی اسی زمانہ میں ہی ''مناقب یونسیہ، جان ایمان، خطبات قادری، نام کی کتابیں بھی تالیف فرمادیں اور جس وقت ۱۹۸۲ء میں جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس سے فارغ ہوئے تو سیدھے سرزمین ہوڑہ ویسٹ بنگال تشریف لائے اور تدریسی خدمات پر مامور ہو گئے اور اپنے جلالتہ علم و فن کا مظاہرہ فرمایا رب قدیر کی رحمت سے رسول اعظم کی عنایت سے یہاں بھی عوام وخواص میں بے حد پزیرائی ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال کے اندر ہی عقیدت مندوں کا ہجوم سیلاب کی طرح اُمنڈ پڑا اور حضور شیر بنگال کی تصنیف کی ہوئی کتابیں شائع ہونے لگیں اور اہل ہوڑہ وکولکاتا کے قلوب یکبارگی اُن کی طرف مائل ہونے لگی مگر کچھ حاسدین چہ میگوئیاں کرنے لگے پھر بھی حضرت کی ذات بابرکت ظاہر ن

الشمس نظر آرہی ہے اور باطل کے سارے تار و پود تارِ عنکبوت کی طرح ٹوٹ کر بکھر گئے بالآخر حضور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری علیہ الرحمہ نے حاسدین کے پروپگنڈے کے بطلان پر مہر ثبت فرما کر آخری کیل ٹھوک دیا کہ دارالعلوم قادریہ حبیبیہ کا فورگلی پیلخانہ ہوڑہ کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے سُنہرا موقع سے بہت بڑے مجمع عام کے سامنے ببانگ دہل مؤرخہ ۵/اپریل ۱۹۸۶ء میں حضور شیر بنگال کو اپنا خلیفۂ اوّل بنا کر بیعت وارشاد کی خلافت واجازت سے نواز دیا جس سے حاسدین کو حسد کی آگ میں جلنے کے علاوہ کچھ میسر نہ آیا۔

حضور شیر بنگال نے ضرورت کے تحت اہل سنت وجماعت سواد اعظم کے تحفظ عقائد وسنت میں بہت سارے اشتہارات و کتابچہ شائع فرمائے مثلاً اذان قبر، اذان میں انگوٹھے چومنا، اذانِ جمعہ خارج مسجد، سلام وقیام، تکبیر کے وقت بیٹھنا، یوم عاشورہ کے فضائل واعمال، تعزیہ داری کے خرافات، رویت ہلال کا شرعی حکم، لاؤڈ اسپیکر پر نماز وغیرہ اور اب ۲۰۱۴ء میں تازہ رسالہ بنام ''جشن میلاد رسول'' حوالہ غلط ثابت کرنے پر مع دو لاکھ کا انعام رکھ دیا جو بہت جلد خواص وعوام میں مقبول ہوگیا یہ سب حضور شیر بنگال پر بزرگوں کے خاص فیضان، حضور فقیہ اعظم ہند علیہ الرحمتہ و

الرضوان کی بھی خصوصی نگاہِ کرم اور دادا حضور اقدس سرہٗ کی دعاؤں اور بشارتوں کا نتیجہ ہے جسے رہتی دنیا بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

سوانح لکھنا آسان مضمون لکھنا آسان اور ایک زبان کو دوسری زبان میں ترجمہ لغت وغیرہ کے ذریعہ آسان ہے مگر نعت وحمد کا لکھنا بہت مشکل فن ہے بعض علماء نے فرمایا تلوار پر چلنے کے مترادف ہے مگر حضور شیر بنگال کی ہی ایک بلند پایہ شخصیت ہے جو فن خطابت میں اپنا لوہا منوانے کے بعد اب فن وشاعری میں بھی لوہا منواتی ہوئی نظر آرہی ہے۔

اسی لئے تو اپنے وقت کے بلند پایہ بزرگ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

دانا چوں طبلۂ عطار است خاموش و ہنر نمائی و ناداں

چون طبل غازی بلند آواز و میاں تہی

آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہِ لم یزل میں دعاء ہے کہ حضور شیر بنگال صاحب سے کوئی عظیم خدمت لے جس سے اہل سنت و جماعت

سوادِ اعظم کے حق میں کافی اہمیت وافادیت کی حامل ہو ساتھ ہی حضور شیر بنگال، اساتذہ و پیر و مرشد کے صدقے ہم گنہگاروں کو بھی کچھ کام کرنے کی توفیق رفیق عطا فرما۔

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

آمین بجاهِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و سلم

واللہ اعلم بالصواب

ازقلم: محمد اکبر علی قادری مصباحی ہوڑہ ۳

۱۱ / ربیع النور ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۳ / جنوری ۲۰۱۴ء

مدرس مدرسہ قادریہ حبیبیہ کافور گلی پیل خانہ ہوڑہ ۱ ویسٹ بنگال

سوانح حیات حضور شیر بنگال

از: شاعر اسلام جناب حافظ محمد ذیشان متھراوی صاحب فیلخانہ، ہوڑہ

کیسے رقم کروں میں فضیلت شمیم کی
لکھنے چلا ہوں داستاں حضرت شمیم کی

کچھ یاد آرہی ہے جمعرات کی گھڑی
''انیس پانچ نو کی سن'' پندرہ جنوری

چمکا اک آفتاب جو شہزاد پور میں
ڈوبا ہو گھرانہ تھا خوشیوں کے نور میں

پیدا ہوا وہ طفل ''حمید الزماں'' کے گھر
مسرور سارے لوگ ہوئے جس کو دیکھ کر

کر کے خدا کا شکر ادا خوب مرحبا
نام اس کا دادا جان نے ''شمیم الزماں'' رکھا

بچپن سے تھے خلیق، ملنسار تھے بہت
حالات مفلسی میں بھی خوددار تھے بہت

کس درجہ تھے ذہین اسی سے پتہ چلا
گیارہ برس کی عمر میں حفظ قراں کیا
قرآن حفظ کرکے خود کو کیا گھر سے دور
تعلیم اعلیٰ پانے کو پہنچے جلال پور
یعنی ''ندائے حق'' میں رہے تین سال تک
پھر اس کے بعد اور بڑھی علم کی للک
شہر بنارس آپ گئے علم کے لئے
روشن بجرڈیہہ میں کئے عزم کے دیئے
شفقت اساتذہ کی ملی خوب دم بدم
اہل محلّہ ساتھ تھے ان کے قدم قدم
انیس سو بیاسی فضیلت کا سال تھا
''حنفیہ غوثیہ'' سے فراغت کا سال تھا
عالم کی عالموں سے ملی آپ کو سند
دستار باندھی اور ہوئے آپ مستند

انیس سو چھیاسی کی پھر آگئی وہ گھڑی
مفتی شریف حق نے خلافت نوازدی
بنگال کی زمیں پہ رکھا جس گھڑی قدم
دشمن نے چاہا ان کا جھکا دیں یہیں علم
لیکر رضا کا نام وہ بڑھتے رہے مدام
ماحولِ پُرفتن میں کیا سُنّیت کا کام
پیر مغان وقت کے دیکھے جو حوصلے
بنگال کا یہ "شیر" ہے دشمن بھی کہہ اٹھے
حضرت شمیم قادری یوں شاد ہوگئے
ہوڑہ کے فیل خانہ میں آباد ہوگئے
انیس آٹھ چار میں ہر سمت دھوم تھی
بنیاد رکھ دی آپ نے دارالعلوم کی
آسام، ممبئی کے مریدان ہیں نثار
ناسک میں بھی مرید ہے حضرت کے بیشمار

المختصر کہ کیا میں کروں ذکر ہند کا
افریقہ، موریشش کا سفر آپ نے کیا
بچپن میں بھی کتابیں لکھیں آپ نے جناب
ہر شعبۂ حیات میں حضرت تھے کامیاب
شاعر، خطیب، حافظ و قاری میں آپ ہیں
عالم بھی ذات آپ کی حاجی بھی آپ ہیں
کتنے ہی مدرسوں کے ہوئے آپ سرپرست
طلبائے دین سرمدی جن میں ہنوز است
سن دو ہزار تیرہ کا یہ سنیے واقعہ
سرکار کے جلوس پہ بولا یہ نجدیہ
بارہ ربیع النور منانا فضول ہے
میلاد پڑھنا اس میں مسلماں کی بھول ہے
بنگال کا یہ شیر اٹھا آن بان سے
پھر تو تمام نجدی کے چھکے چھڑا دیئے

تقریر سے چراغ عقیدت جلا دیئے
گھر گھر نبی کے ذکر کے جلسے سجا دیئے
ان کی دعا سے حافظ قرآن ہوگیا
''ذیشان'' صرف نام تھا ذیشان ہوگیا

تہنیت درشان شیر بنگال

از: توقیر القادری مصباحی
خادم التدریس دارالعلوم قادریہ حبیبیہ، فیلخانہ، ہوڑہ

سیدی غوث بغداد کا ہے ترے سر پہ سایہ شمیم الزماں قادری
اور دربار حیدر حسن سے ملا خوب صدقہ شمیم الزماں قادری
اب سے چوّن برس پہلے اک خوشنما گل حمید الزماں کے چمن میں کھلا
جد امجد نے خوش ہو کے اس پھول کا نام رکھا شمیم الزماں قادری
یہ عطائے نبی ہے یہ ہے فضل رب آپ کو شیر بنگال کہتے ہیں سب
فیض غوث الوریٰ سے ملا ہے لقب کتنا عمدہ شمیم الزماں قادری

اچھے عالم بھی حافظ بھی قاری بھی ہیں نازش وفخر شارح بخاری بھی ہیں
درجنوں بدعقیدوں پہ بھاری بھی ہیں آپ تنہا شمیم الزماں قادری

سن بیاسی میں رب کی عنایت ہوئی حنفیہ غوثیہ سے فراغت ہوئی
آئے بنگال میں خدمت دین کا لے کے جذبہ شمیم الزماں قادری

ہاوڑہ میں جو آمد ہوئی آپ کی پھیلی اطراف میں علم کی روشنی
آپ کی دینی خدمات کا یوں ہوا خوب شہرہ شمیم الزماں قادری

تھا جو صحرا وہ صدر شک گلشن ہوا پیل خانہ کا بھی نام روشن ہوا
آپ نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا اک ادارہ شمیم الزماں قادری

دینی جلسوں میں تقریر کے واسطے سلسلے کی بھی تشہیر کے واسطے
ممبئ حیدرآباد و ناسک کا ہیں کرتے دورہ شمیم الزماں قادری

مدرسہ کی جو عمدہ نظامت کرے مسجد غوثیہ میں امامت کرے
کیوں نہ ہر آدمی کی زباں پہ رہے اسکا چرچا شمیم الزماں قادری

ہے یہ توقیر کی التجا یا خدا قادریہ چمن لہلہائے سدا
اور انجام خدمت دین کا یہ فریضہ شمیم الزماں قادری

حمد باری تعالیٰ

حمد کرتا ہوں میں تیری اے خدائے ذوالجلال
نقص سے ہے پاک تیری ذات اقدس لازوال
خالق و مالک توئی ہے اور توئی مسجود بھی
مدعا سب کا توئی ہے اورتوئی مقصود بھی
ہے توئی رحمٰن بھی ستار بھی غفار بھی
عادل و جبار بھی ہے اور توئی قہار بھی
تیری رحمت سے یہی امید وابستہ خدا
ہوگا تیرے غیظ پر رحمت کا ہی غلبہ خدا
تو رگ جاں سے ہے اقرب آنکھ سے مستور ہے
دید ہوگی تیری کیسے اس لئے کہ نور ہے
لائق حمد و ستائش تیری بس اک ذات ہے
قابل تعریف مولیٰ تیری ہر اک بات ہے
تو مرا معبود ہے مجھ پر ہے تیری بندگی
کچھ نہ کی میں نے عبادت یہ ہے میری زندگی
بخشدے تو بخشدے مولیٰ ہمارے سب قصور
التجا کرتے ہیں تجھ سے اے مرے ربّ غفور
عیب پوشی کردے مولیٰ یہ شمیم نابکار
پیش نیکاں ہو نہ شرمندہ لئیم نابکار

حمد

ہوں گویا حمد ربّ العالمیں فرخندہ فرخندہ
کہ لفظ کُن سے جس کے دو جہاں تابندہ تابند

میں مجرم ہوں عبادت کچھ نہ کی میں نے میرے مولیٰ
مگر بخشش کا طالب ہوں تو ہے بخشندہ بخشندہ

اٹھے ہیں ہاتھ تیری بارگہ میں اے خداوندا
میں ہوں طلبندہ طلبندہ تو ہے بارندہ بارندہ

تو ہی خالق تو ہی مالک تو ہی ہے حمد کے لائق
خطائیں دیکھتا ہے پھر بھی ہے پوشندہ پوشندہ

مصیبت میں گھرا ہوں میں خداوندِا کرم فرما
تو ہی فریاد رس ہے اور میں خواہندہ خواہندہ

تو ہی ہے مالک مطلق تیری مرضی کے سب پابند
ہمیشہ سے ہے تو ہی ہر جگہ تابندہ تابندہ

زمانے کی کسی طاقت کی وہ پروا نہیں کرتے
ترے دربار میں جو بھی ہوئے ترسندہ ترسندہ

فقیہہ اعظم ہندوستاں پہ ہے کرم تیرا
میں اپنے مرشدِ اعظم پہ ہوں نازندہ نازندہ

طفیل مصطفےٰ تو بخشدے جملہ خطاؤں کو
شمیم اپنے کئے پر ہے بہت شرمندہ شرمندہ

سفر مدینہ طیبہ

ہے مدینے کا سفر نازل ہوئی رحمت بہت
جس طرف جائے نظر آئے نظر برکت بہت

ہے تصور میں مدینہ کا وہ شہر پُر بہار
جس کے ہر ذرے کو دی اللہ نے شوکت بہت

جس گھڑی پہنچوں گا میں آقا کے روضہ کے قریں
میری قسمت پہ نچھاور ہوگی خود جنت بہت

مژدۂ شہر رسول پاک جب مجھکو ملا
مل گیا دل کو سکوں اور جسم کو راحت بہت

ہے کسی کو خواہش جنت کسی کو مغفرت
مجھکو کچھ خواہش نہیں ہے بس تری چاہت بہت

کیا کسی شئے کو ملیگی شان وشوکت اس قدر
رب نے بخشی گنبد خضریٰ کو ہے عظمت بہت

ہے نہیں مجھکو کسی کے عشق سے کوئی غرض
میرے دل میں بس گئی سرکار کی الفت بہت

روز و شب سرکار کی نغمہ سرائی مشغلہ
اس کے ذریعہ ہوگئی اونچی مری قسمت بہت

ہے یہی میری تمنا حاضری ہو بارہا
یا نبی میرے لئے کافی ہے یہ دولت بہت
نعت کے صدقے شمیم قادری مجھکو ملی
ہر طرف شہرت ہی شہرت ہر طرف عزت بہت

قطعہ

مچی ہے دھوم عالم میں محمد مصطفیٰ آئے
غریبوں کے وہ ماوا بیکسوں کے آسرا آئے
ضیائے نور سے معمور دنیا ہوگئی فوراً
ہوا ظلمت کدہ کا فور وہ نور ہدیٰ آئے

گنبد خضری سارے جہاں میں کتنا حسیں اللہ اللہ
بعد خدا ہے سب سے معظم اس کا مکیں اللہ اللہ
رب نے بنایا سرور عالم ذات ہے ان کی نور مجسم
ہو گئی ان کے نور سے روشن روئے زمیں اللہ اللہ
فرش و فلک کیا لوح و قلم کیا کرسی و عرش و جن و ملک کیا
سارے جہاں کا ذرہ ذرہ زیر نگیں اللہ اللہ
غوث قطب ابدال و نجباء کوئی نہیں ہم پایہ اس کا
دیکھ لیا ہے جس نے بھی ان کا روئے حسیں اللہ اللہ
ان کا مقام ارفع و اعلیٰ عرش علیٰ پہ رب نے بلایا
بن گئے خادم اسریٰ کی شب روح امیں اللہ اللہ
سدرہ پہ پہونچے روح امیں جب بولے کہ آقا جائیں وہاں اب
زیر قدم سرکار کے ہے اب عرش بریں اللہ اللہ
جس کو نبی سے عشق و محبت رضواں کرے گا داخل جنت
مِلک ہے سرور عالم ہی کی خلد بریں اللہ اللہ
رب نے بنایا نور سے اپنے سایہ نہیں ہے جسم کا تیرے
ثانی نہیں ہے کوئی بھی تیرا سرور دیں اللہ اللہ
شجر و حجر کرتے ہیں اطاعت بن بادل کے بارش رحمت
شمس پلٹ آئے ہو ٹکرے بدر مبیں اللہ اللہ
رکھ دیں شمیم خستہ قدم گر سرور عالم پتھر پر
لے لے پگھل کر ان کا نشان پائے مبیں اللہ اللہ

پہونچا جب لا مکاں عبدیت پا گیا
رب کے دربار سے تہنیت پا گیا
شب اسریٰ میں سب مقتدی بن گئے
سارے نبیوں پہ وہ فوقیت پا گیا
رب تعالیٰ نے مختار کل کر دیا
ذرہ ذرہ پہ وہ ملکیت پا گیا
تھا یہودی کا حبشی جو کالا غلام
ہاتھ لگتے ہی نورانیت پا گیا
عشق میں انکے جو محویت پا گیا
پھر وہ ایمان میں تقویت پا گیا
رہزنی کیلئے غوث کے گھر چلا
اک نگہ پڑ گئی قطبیت پا گیا
جوگی جئے پال خواجہ کے آگے جھکا
کلمہ پڑھتے ہی روحانیت پا گیا
عشق سرکار میں خوب وافر لکھا
اعلیٰ حضرت کی وہ عرفیت پا گیا
غوثیت میں کوئی جس کا ثانی نہیں
لاڈلا تیرا وہ غوثیت پا گیا
نسبت قادری جب اسے مل گئی
یہ شمیم الزماں کیفیت پا گیا

فارسی کلام

حاضریٔ روضۂ پاک کے وقت: ٦/جون ۲۰۰۷ء

مظہر ذات الٰہی یا شفیع المذنبیں　　رحم کن بر حال ما یا رحمۃ للعالمین
من سراپا پُر زعصیاں تو شفیع و رحمتی　　حامی وناصر ندارم دیگرے یا سیدی
شان یکتائی ترُ ا بخشید اُو ربّ جہاں　　بُرد با خود در شب اسریٰ بجائے لامکاں
پیش کردم تحفہ صلوات و تسلیما حضور　　گر قبول افتدز ھے عز و شرف آیم سرور
روز دیواں چوں می گزرم بے عمل از پلصراط　　از صدائے ربّ سلم امتی یا بم نشاط
ناز کردم در گہت بر آمدن صادق رسول　　قسمتم بر اوج باشد حاضری گر شد قبول
برج پاک روضۂ تو بے مثال اندر جہاں　　کعبۂ عشاق شد سرکار من ایں آستاں
تورا مختار دو عالم کرد ربّ ذوالجلال　　نعمتہائے ہر دو عالم کرد در دست جمال

بارہا گردم و بینم روضۂ پاکت شمیمؔ
عرض کردم ایں تمنائے دل بشنوائے کریم

۹۲/۸۶ ھ

گنبد خضریٰ کے سائے میں لکھی گئی نعت پاک

یکم جون ۲۰۰۷ء

کس سے ہو تیری بڑائی رحمت عالم مرے — آپکی ہے کل خدائی رحمت عالم مرے

رب تعالیٰ نے کیا تو کر سکے مخلوق کیا — آپکی مدحت سرائی رحمت عالم مرے

آسماں لوح و قلم خلد بریں روئے زمین — آپکے ہیں سب فدائی رحمت عالم مرے

میں درود پاک کا تحفہ جو لایا ہوں یہی — زندگی کی ہے کمائی رحمت عالم مرے

حشر کی تپتی زمیں اور رب تعالیٰ کا جلال — آپکی بس ہے دہائی رحمت عالم مرے

پا گیا رب کی رضا جنت کو اسکا اشتیاق — نعت جس نے بھی سنائی رحمت عالم مرے

اہل دل اہل زباں نے ہی نہیں کلمہ پڑھا — پڑھ رہی ہے کل خدائی رحمت عالم مرے

دیکھئے حُسنِ اطاعت کا یہ پیارا معجزہ — اونٹ نے گردن جھکائی رحمت عالم مرے

آدمی تو آدمی حیرت ہے لکڑی کا ستون — رو پڑا پاکر جدائی رحمت عالم مرے

کثرت ورد درود پاک کے فیضان سے — ہوگئی دل کی صفائی رحمت عالم مرے

آئی جب صبح ولادت حور وغلماں انس وجاں — ساری خلقت مسکرائی رحمت عالم مرے

سورج الٹے پاؤں پلٹا مہ کا سینہ چر گیا — تم نے جب انگلی اٹھائی رحمت عالم مرے

پڑھ لیا کلمہ شکاری نے پلا کر دودھ جب — ہرنی واپس لوٹ آئی رحمت عالم مرے

دم زدن میں فرش وعرش ولامکاں تک کا سفر — یہ ہے شان مصطفائی رحمت عالم مرے

پھر شمیم قادری حاضر ہوا دربار میں
یہ ہے فضل کبریائی رحمت عالم مرے

۹۲/۸۶ء

حاضری مدینہ کے وقت

۲ جون ۲۰۰۸ء

حاضریٔ شہر طیبہ کی ملی نعمت مجھے ڈھونڈ لیگی حشر میں سرکار کی رحمت مجھے
سرور عالم کے روضے کی زیارت ہوگئی اب نہیں باقی رہی کچھ خواہش جنت مجھے
انشاءاللہ حشر میں ہوگی شفاعت کی سند رب نے بخشی نعت کہنے کی جو یہ عظمت مجھے
گنبد خضرا پہ جیسے ہی نظر میری پڑی دل یہ بولا مل گئی جنت کی بھی جنت مجھے
کچھ رہے یا نہ رہے بس آخری دم تک رہے رحمۃ للعالمیں سے عشق اور الفت مجھے
حضرت جبریل بولے میں ہوں قرآن کا امین آپ سے یہ مل گیا ہے حصۂ رحمت مجھے
مالکِ جنت ہیں آقا میں ثنا خواں آپکا خلد میں لے جائیگی سرکار کی مدحت مجھے
میں نے کرلی ہے زیارت روضۂ پرنور کی اب نہیں بھاتی کوئی رعنائی و نکہت مجھے
یہ رسول پاک کی مدحت کا ہی فیضان ہے اس قدر رب نے عطا کی عزت و شہرت مجھے
شہر پاک مصطفیٰ میں آؤں جاؤں بار بار رب تعالیٰ بخش دے جو برکت دولت مجھے
اے شہنشاہ دوعالم کیجئے مجھ پہ کرم شہر طیبہ پھر میں آؤں ہے یہی چاہت مجھے
زاہد و عابد نہیں میں لیکن اِس پہ ناز ہے کہ درود پاک پڑھنے کی ملی عادت مجھے

میرے آقا اس سفر میں مجھ سے راضی ہیں شمیم
کہ معیت میں ملی ماں باپ کی شفقت مجھے

۹۲/۸۶ے

حاضریٔ مدینہ کے موقع پر

۳،۴/جون ۲۰۰۸ء

شان تو یٰسین وطٰہٰ یا شفیع المذنبیں　　عزّ تو در لامکاں بُردن بس است اے شاہِ دیں
یا رسول اللہ مثلِ تو نہ شد پیغمبرے　　رحمتہ للعالمیں ہرگز نمی شد دیگرے
حکم تو دریافت برآمد ز مغرب آفتاب　　یک اشارہ شد ز انگشتے دو پارہ ماھتاب
سرور اشاہا کریما مالک دیواں توئی　　از خطا گر پُر شدم کے شافع عصیاں توئی
بر درت بُردم اے خواجہ صد درود و صد سلام　　گر قبول تو شد یابم شادمانی دوام
مہبط انوار و رحمت روضۂ تو یا نبی　　قلب من باشد منور یک نظر بر من کنی
آمدم در روضۂ تو خاکسارم یا رسول　　گر پذیری پس بروز حشر نازم یا رسول

ایں شمیم خستہ حال آمد در سرکار تو
جرم من بخشد خدائے پاک در دربار تو

۹۲/۸۶ء

فارسی نعت

رحمت عالم شافع محشر ذات توئی محبوب خدا
ملک توئی اے مالکِ کل از فرش جہاں تا عرشِ علیٰ

خانۂ کعبہ را قبلۂ ما کرد خدا از خواہش تو
روز جزا بخشد عصیانِ امت از فرمائش تو

شان ترا لولاک لماست درہمہ خلق نشد شخصے
بعد خدا مثل تو نمی ست رتبہ و شان بزرگ کسے

گفتنِ تو بروحیٔ خداست و ذات معظم نورانی
انک لعلیٰ خلق عظیم خلق تراست لاثانی

صدقۂ نعت نبی در جہاں مقبول شدم بیحد و کراں
ورنہ چہ منم آں می دانم لائق نہ شدم ایں منصب و شاں

خلد بریں در ملک توئی من بندۂ تو مولا یم توئی
بیخوف شمیم خستہ شدم کاں روز مدد گارم توئی

اللہ کے رسول کی الفت ہمیں ملی دونوں جہاں کی عزت و نعمت ہمیں ملی
صبح و مسا جو کرتے ہیں مدحت رسول کی فضل خدا سے خوب کرامت ہمیں ملی
اہلِ دُوَل کو خوب مبارک ہوں دولتیں شکر خدا کہ دین کی دولت ہمیں ملی
محشر میں ہے غضب پہ خداوند ذوالجلال اس روز مصطفیٰ کی شفاعت ہمیں ملی
کرتے ہیں ہم اطاعت سرکار دوجہاں رب کی رضائے پاک سے جنت ہمیں ملی
رب کے کرم سے اپنا مقدر ہے اوج پر دینِ نبی کی پیاری خطابت ہمیں ملی
عشقِ رسولِ پاک نے سینہ میں گھر کیا رب کے ملائکہ پہ فضیلت ہمیں ملی
ہم بندۂ رسول ہیں اس بندگی سے ہی عزت و قار شوکت و حشمت ہمیں ملی

جو ہیں فقیہ اعظم ہندوستاں شمیم
انکی خصوصی چاہت و نسبت ہمیں ملی

قطعہ

کردے کرم اللہ مرے میں بچتا رہوں بدکاری سے
تیری پناہوں میں رہ کر محفوظ رہوں عیّاری سے

فحش و گنہ کے سارے عوامل دور رہیں مجھ سے یارب
نیک بنوں اور دور رہوں میں دنیا کی مکّاری سے

۸۶/۹۲ء

حاضریٔ دربار مدینہ کے موقع پر

جمالِ گنبد خضرا بسا کرانِ نگاہوں میں
شفیع المذنبیں کی آ گیا ہوں میں پناہوں میں

شکم پر باندھکر پتھر زمانے کو کھلاتے ہیں
کہیں ملتی نہیں ایسی سخاوت بادشاہوں میں

وہ لکڑی کا ستوں رونے لگا جس دم جدائی سے
خموش اس کو کیا آقا نے لیکر اپنی بانہوں میں

شفارش آپ کردیں رب تعالیٰ بخش دے مجھکو
ملوث ہو کے آیا ہوں بہت سارے گناہوں میں

محبت کا مروت کا سخاوت کا نظافت کا
نبی کا خُلق بٹتا ہے ہماری درسگاہوں میں

کسی پر ظلم تم ہرگز نہیں کرنا مرے یارو
پذیرائی اثر ہوتا ہے مظلوموں کی آہوں میں

یہ ہے شہر نبی عرشِ معلیٰ سے بھی نازک تر
شمیم قادری چل سر کے بل طیبہ کی راہوں میں

جو بھی دل انکی محبت کا مدینہ ہوگیا　　اسکا قالب خلد کا نوری نگینہ ہوگیا
یا رسول اللہ کا نعرہ لگایا جس گھڑی　　پا رہر منجدھار سے میرا سفینہ ہوگیا
رحمتہ للعالمیں آئے ربیع النور میں　　افضل و اعلیٰ مبارک یہ مہنیہ ہوگیا
شہرطیبہ میں مرے آقا نے جب رکھا قدم　　رحمت وانوار و برکت کا خزینہ ہوگیا
آپ تھے اُمّی عرب میں آپ کے فیضان سے　　بدوؤں کو خوب جینے کا قرینہ ہوگیا
اک دُلہن کو عطر کے بدلے دیا سرکار نے　　مشک سے بڑھکے آقا کا پسنہ ہوگیا
جب شمیم قادری مکہ میں آئے مصطفیٰ
قیمتی آفاق میں واں کا دفینہ ہوگیا

۸۶/۹۲ء

بموقع حاضریٔ دربار مدینہ

مارچ ۲۰۱۱ء

اللہ رے کیا ذاتِ نبی بے مثال ہے جس میں خدا نے رکھ دیا ہر اک کمال ہے
سدرہ پہ جبرئیل نے سرکار سے کہا آگے بڑھے یہاں سے یہ کس کی مجال ہے
کوئی نہ لا سکا کسی آیت کی اک مثال ان کی زبان پہ رب کا وہ شیریں مقال ہے
عالم میں مل نہ پائیگی اس حسن کی مثال روئے نبی میں رب نے وہ رکھا جمال ہے
کلمہ پڑھے حجر بھی شجر بھی کرے سلام انگلی کے اک اشارے سے ٹکڑے ہلال ہے
امت کے واسطے دمِ آخر بھی کرے وہ دعاء تربت میں بھی نبی کو ہمارا خیال ہے
کل تھے غلام بن گئے امت کے وہ امام جب کہدیا نبی نے ہمارا بلال ہے
خلقِ عظیم کا تجھے رب سے ملا خطاب تجھ سا جہاں میں کوئی نہیں خوش خصال ہے
کر لو قضاہ نماز ادا اے مرے علی پلٹاتا ہوں میں شمس تمہیں کیوں ملال ہے
روضہ نبی کا دیکھ لیا خلد مل گئی عشاق مصطفیٰ پہ جہنم محال ہے
حضرت اویس قرنی نے دنداں کئے شہید بن دیکھے یہ رسول کے عاشق کا حال ہے
اپنی طرح رسول کو کہنے کا ارتکاب ایمان لوٹنے کی یہ ابلیسی چال ہے
بخشش کے واسطے یہی دولت ہے میرے پاس دامن ملا ہے غوث کا جو تیری آل ہے

دیدار کی طلب ہے شمیم الزماں میری
اس کے سوا کوئی بھی نہیں اور سوال ہے

خدا کے بعد جس کا مرتبہ اور شان وشوکت ہے — شب اسریٰ سر عرش معلیٰ کی وہ زینت ہے

مرے آقا کی مکہ میں جہاں جائے ولادت ہے — وہ جائے پاک اعظم مہبط انوار و رحمت ہے

فضا مہکی ہوئی زیبائش انور ہر جانب — نزول رحمت حق آپ کی صبح ولادت ہے

اشارے سے چرا مہ کا کلیجہ شمس بھی پلٹا — محمد مصطفیٰ کی چاند وسورج پر حکومت ہے

رسول دو جہاں نے دی شفاعت کی سند اس کو — میسر جس کو آتی ان کے روضے کی زیارت ہے

ہے اس کے در سطح جنت، حرام اس پر ہوئی دوزخ — جناب سرور عالم کی جس دل میں محبت ہے

نہ ہوگی دفن اب بیٹی نہ بیٹھے گی کوئی بیوہ — کہ آتے رحمت للعالمین یہ ان کی رحمت ہے

بلا چون و چرا آقا کے اعلان نبوت پر — کیا تصدیق یہ صدیق کی شان صداقت ہے

نبی کے فیصلے پر شک کیا تو سر اڑا ڈالا — عمر فاروقِ اعظم نے، یہی ان کی عدالت ہے

کیا آزاد آقا کے قدم گن کر غلاموں کو — یہ داما د پیمبر شاہ عثماں کی سخاوت ہے

اکھاڑا ایک ہی جھٹکے میں جس نے باب خیبر کو — علی کے بازوؤں کو رب نے بخشی ایسی طاقت ہے

فرشتے قبر میں کہد ینگے سونے دو اسے یونہی
شمیم قادری کو غوث اعظم سے عقیدت ہے

االمدد اے شہ انبیاء االمدد آپکی ہو زیارت شہا المدد
ہم ہیں بیمار یا مصطفیٰ المدد ہمکو مل جائے خاک شفا المدد
کاش طیبہ کی مل جائے ہمکو ہوا ہے یہی بس ہماری دوا المدد
آپکا اک اشارہ جو ہو جائیگا بخش دیگا خدا سب خطا المدد
سب بلائیں چھٹیں قبر روشن ہوئی جب زباں پر مری آ گیا المدد
غم کی کشتی اسی دم کنارے لگی جب تلاطم میں ہم نے کہا المدد
روح کو تازگی قلب کو بھی سکوں مل گیا جو نہی نعرہ لگا المدد
کوئی خطرہ سفینے کو میرے نہیں نا خدا نام تیرا بنی المدد
گرتے گرتے نبی کا سہارا ملا جیسے ہی میں نے پل پہ کہا المدد
آپ پر جب پڑھوں میں درود و سلام موت آئے تبھی مصطفیٰ المدد
حشر کی وہ تپش دور ہو جائیگی گیسوئے یار کھل جائیگا المدد
حشر کا کوئی غم کیوں کروں زاہدو ربِّ سَلِّمْ ہے ان کی صدا المدد
زاہدوں کو مبارک ہو باغ ارم چاہیئے مجھکو آقا مرا المدد

وقت رحلت شمیم الزماں کو خوشا
روئے انور دکھانا شہا المدد

۸۶/۹۲ھ

بموقع حاضری دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم

جون ۲۰۱۱ء

بہت ہی خوبصورت ہے مرے سرکار کا گنبد
بہار باغ رحمت ہے مرے سرکار کا گنبد

ہے کعبہ عاشقوں کا روضۂ محبوب ربانی
خدا والوں کی جنت ہے مرے سرکار کا گنبد

زیارت کرنے والوں کو شفاعت کا ملا مژدہ
سکون اہلسنت ہے مرے سرکار کا گنبد

مریضِ عشق ہوں جی بھر کے مجھکو دیکھ لینے دو
دوائے درد الفت ہے مرے سرکار کا گنبد

ہے مکہ گر معظم اور مکرم سارے عالم میں
تو اہلِ دل کی چاہت ہے مرے سرکار کا گنبد

ارم میں نعمتیں آسائشیں باغ و بہاراں بھی
مگر جنت کی جنت ہے مرے سرکار کا گنبد

زیارت کیلئے سرکار کے روضے پہ جو آئے
ضرور اس کی شفاعت ہے مرے سرکار کا گنبد
جہنم میں وہ اک لمحہ بھی ہرگز جل نہیں سکتا
جسے تم سے عقیدت ہے مرے سرکار کا گنبد
میں حاضر ہوگیا دربار سرکار دو عالم میں
شفاعت کی ضمانت ہے مرے سرکار کا گنبد
شمیم قادری عالم میں عظمت کا نہیں ثانی
وقار شان و شوکت ہے مرے سرکار کا گنبد

باعث عالم

خدا کے فرمان وَابْتَغُوْا کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے
بغیر آقائے دو جہاں کے خدا کسی کو ملا نہیں ہے

مریض غم ہوں مسیحا تم ہو دوا ہے میری تمہاری چوکھٹ
بلا لو مجھ کو شہ پیمبر کوئی بھی اب آسرا نہیں ہے

نہ دیکھوں جب تک دیار طیبہ پریشاں صبح و مسا ہیں میرے
فراق سرور کا غم ہے دل میں حیات میں کچھ مزہ نہیں ہے

محبّ سے ملنے گئے تھے آقا خدا نے محبوب سے کہا تھا
کہ اُدْنُ مِنّی اے میرے پیارے یہاں کوئی دوسرا نہیں ہے

مرے نبی کی مثال کیا ہو سوائے خیر الوریٰ کسی کو
رسول میں رَفَعَ بَعْضَهُمْ کا حسین تمغہ ملا نہیں ہے

لَسَوفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ سے یہی تو مطلب عیاں ہوا ہے
خدا بھی راضی نہ ہوگا اس سے کہ جس میں تیری رضا نہیں ہے

رسول اکرم کی ہر خوشی پر خدا کی خوشیاں ملے گی تم کو
کہ جس سے روٹھے نبی ہمارے کہیں بھی اس کا بھلا نہیں ہے

کلام حق مدح خواں ہے آقا تمہارا خلق عظیم تم ہو
کوئی بھی دنیا میں تم سے بڑھ کر خلیق و اہل سخا نہیں ہے

یہاں بھی چرچا تمہارا دیکھا وہاں بھی پرچم تمہارا ہی ہے
زمین کیا عرش ہر جگہ پر تمہاری دھو میں کجا نہیں ہے

تمہارے باعث ہے سارا عالم تمہیں سے پیدا ہے ذرہ ذرہ
وہ کون شئی ہے کہ جس میں آقا تمہاری نوری ضیا نہیں ہے

ہے عالم غیب ہر دو عالم رسول انور کی ذات اکرم
غیوب ان پر نہاں ہو کیسے خدا ہی جب کہ چھپا نہیں ہے

نبی کے عاشق حبیب داور ہیں دین وملت کے سچے یاور
میں کیسے سنی کہوں اسے جو محبّ احمد رضا نہیں ہے

ہزار سے بھی ہیں اور زائد رضا کے لکّھے کتب رسائل
گزشتہ موجودہ دو صدی میں کسی نے اتنا لکھا نہیں ہے

شمیم خستہ کی ہے تمنا دکھا دو ایک بار اپنا جلوہ
علاوہ اس کے گدا کی تیرے کوئی بھی اب التجا نہیں ہے

صاحب قرآن

مظہرِ یزداں پرتو رحماں صلی اللہ علیہ وسلم
دافع عصیاں محسن انساں صلی اللہ علیہ وسلم
جاہ و جلال حضرت موسیٰ خواب خلیل و جان مسیحا
نازش آدم فخر سلیماں صلی اللہ علیہ وسلم
پیکر رحمت سرور عالم کان سخاوت صاحب اکرم
ناصر غرباء ناز یتیماں صلی اللہ علیہ وسلم
دوش قدس پر چادر یمنی گردن انور مثل صراحی
زلف معنبر پیچاں پیچاں صلی اللہ علیہ وسلم
دست مبارک لمبے لمبے گوش مطہر بے حد اچھے
چہرہ انور خنداں خنداں صلی اللہ علیہ وسلم
بینیِ اقدس اونچی لمبی ریش گھنی آنکھیں چمکیلی
صاف چمکتے پیارے دنداں صلی اللہ علیہ وسلم
جسم مقدس نرم میانہ قامت انور سب میں یگانہ
ذات منور صاحب قرآں صلی اللہ علیہ وسلم
پیارے نبی کی دیکھ کے عظمت مومن و کافر صبح قیامت
ہونگے شفاعت کے سب خواہاں صلی اللہ علیہ وسلم

اپنا شمیم ایمان یہی ہے اپنے نبی کی شان یہی ہے
انکے لئے ہے عالم یزداں صلی اللہ علیہ و سلم

رحمت کبریا

مصطفٰے مجتبٰی آگئے مظہر کبریا آگئے
زیب عرش خدا آگئے خلق کے رہنما آگئے
قاطع ظلمت و تیرگی شرح شمس الضحٰے آگئے
بتکدوں میں ہوئے زلزلے شمع راہ ہدیٰ آگئے
ہوا ابلیس ماتم کناں نور ربّ العُلیٰ آگئے
اُمت عاصیاں کے لئے اب شفیع الوریٰ آگئے
رحمتوں کی گھٹا چھا گئی بحر لطف و سخا آگئے
بن کے محبوب اللہ کے احمد مجتبٰے آگئے
مرحبا کی صدائیں ہوئی دافع ہر بلا آگئے
آئے گا اب نہ کوئی نبی خاتم الانبیا آگئے
چھا گئی ہر طرف یہ خوشی رحمت کبریا آگئے
پیکر لطف جود و عطا بندۂ حق نما آگئے

نور پھیلا شمیم الزّماں
جب حبیب خدا آگئے

سب سے پہلے خدا کا نام لیا

جب حبیب خدا کا نام لیا ... بڑھ کے رحمت نے ہم کو تھام لیا
بخت خفتہ ہوا مرا روشن ... جب نبی نے میرا سلام لیا
آئے دنیا میں سرور عالم ... سب سے اول خدا کا نام لیا
ہے مقرب خدا کا وہ بندہ ... جس نے عشق نبی کا جام لیا
دونوں عالم کا ہوگیا آقا ... ناخدا نے جسے غلام لیا
دل سے جس نے پڑھا درود ان پر
رحمتوں کا شمیم انعام لیا

قطعہ

صدق دل سے جو مدینے کی ڈگر دیکھ لیا
جیتے جی جنت فردوس کا در دیکھ لیا
مل گئی اس کو شفاعت کی ضمانت اے شمیم
جس نے اللہ کے محبوب کا گھر دیکھ لیا

غم حبیب

مرے رسول میں حق نے کمال رکھا ہے زمانے بھر میں انہیں بے مثال رکھا ہے
بشر اگر چہ ہیں لیکن کوئی مثال نہیں رخ رسول میں ایسا جمال رکھا ہے
فصیح بھی نہ ٹکا اور بلیغ عصر کوئی زبان پاک پہ شیریں مقال رکھا ہے
رہ نجات یہی بس ہے اور کچھ بھی نہیں غم حبیب کو سینے میں پال رکھا ہے
نہیں ہے خوف جہنم کا بھی سنو زاہد وفور عشق سے سینہ سنبھال رکھا ہے
نبی کی دیکھ محبت اے امت عاصی دم وصال بھی تیرا خیال رکھا ہے
کہیں گے سارے نبی اذھبوا الیٰ غیری مرے رسول نے اس دن مجال رکھا ہے
اے عاشقو نہ ملے گی زمانے بھر میں مثال بلال حبشی نے جو اپنا حال رکھا ہے
نبی کے شاتم و گستاخ کے لئے لوگو یقین جانو ہمیشہ وبال رکھا ہے

شمیم ہوگی تیری آرزو یہاں پوری
در حبیب کو حق نے نہال رکھا ہے

سکون جگر

نہ کعبہ نہ جنت میں گھر چاہتا ہوں　　خدا کی قسم ان کا در چاہتا ہوں
گناہوں کو اپنے مٹانے کی خاطر　　محمد کی بس اک نظر چاہتا ہوں
خدا کی رضا اور خوشی کے لئے میں　　رضائے شہ بحر و بر چاہتا ہوں
غم مصطفےٰ میں مری جان نکلے　　اسی سے سکون جگر چاہتا ہوں
مجھے کام دنیا سے کچھ بھی نہیں ہے　　مدینے کی جانب سفر چاہتا ہوں
دیار مدینہ میں یا رب پہنچ کر　　در پاک پر اپنا سر چاہتا ہوں
نہ دولت نہ جاہ و حشم کی تمنا　　حبیب خدا کی ڈگر چاہتا ہوں
دم واپسیں بس یہی آرزو ہے　　میں دیدار خیرالبشر چاہتا ہوں
شہنشاہ بطحا کے در پر پہنچ کر　　لٹانا میں اشک گہر چاہتا ہوں

جنہیں عشق کامل ہے خیرالوریٰ سے
شمیم ان کی میں اک نظر چاہتا ہوں

غریب وگدا کے سہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے بہت ہی دلارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زمین وزماں کے ہیں پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں محبوب داور تو کیوں نہ کہیں ہم
خلائق کے مالک ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی ہی اک ذات کے بعد سب سے
ہیں افضل اور اعلیٰ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زمانے تک عرش علیٰ کی جبیں پر
چمکتے تھے بن کے ستارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے زلزلے بتکدوں میں ہو یدا
جونہی آئے دنیا میں پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رسالت کا سب سے بڑا معجزہ ہے
کہ قرآن بھی ساتھ لائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سخاوت اور لطفُ عنایت کے پیکر
غریب و گدا کے سہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بروز جزا امت عاصیا ں کو
ضرور آئیں گے بخشوانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قیامت کی گرمی کا ہو خوف کیونکر
ہیں ساقیٔ کوثر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ترے در سے واپس کہاں جائیں اب ہم
غموں کی کہانی سنانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مقدر میرا جاگ اٹھتا کہ جس دن
مدینہ مجھے بھی بلاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پکار یں گے ہم سب بروز قیامت
شمیم آگئے وہ ہمارے محمد صلی علیہ وسلم

رسول عربی

سارے عالم کے ہیں مختار رسول عربی پیکر رحمت و انوار رسول عربی
مفلسوں کے ہیں طرفدار رسول عربی مخزن حلم ہیں سرکار رسول عربی
تم پہ قرباں میرے گھربار رسول عربی آپ اللہ کے دلدار رسول عربی
کل جہاں درپۓ آزار رسول عربی ہو کرم مجھ پہ بھی اکبار رسول عربی
ہوں مدینے کا طلبگار رسول عربی مجھ کو بلوایئے سرکار رسول عربی
گرم بستر رہا زنجیر بھی ہلتی ہی رہی واہ معراج کی رفتار رسول عربی
اللہ اللہ نہیں معلوم کہ معراج کی شب کیا ہوئی تھی وہاں گفتار رسول عربی
آئے وہ سب کے لیئے رحمت عالم بن کر دونوں عالم کے مددگار رسول عربی
میری سوئی ہوئی قسمت بھی بدل جائے گی دید ہو جائے جو ایک بار رسول عربی

واسطہ پنجتن پاک کا دیتا ہے شمیم
بس کرادیجئے دیدار سول عربی

الفت رسول

خدایا ہم کو یہ قسمت نصیب ہو جائے　　رسول پاک کی الفت نصیب ہو جائے
میں گھر گیا ہوں رذائل میں چاروں جانب سے　　ترے حبیب کی رحمت نصیب ہو جائے
سرور کیف کا عالم نہ پوچھ اسدم جب　　مدینے جانے کی نعمت نصیب ہو جائے
نزول رحمت پرورد گار ہو ہم پر　　ہمیں بھی کیف ومسرت نصیب ہو جائے
خدائے پاک کا محبوب اور محبّ بھی وہی　　جسے نبی کی محبت نصیب ہو جائے
میں دیکھ لوں گا مدینے کا گنبد و مینار　　اے کاش چشم رسالت نصیب ہو جائے
رسول پاک کی جو دل سے پیروی کر لے　　اسے خدا کی اطاعت نصیب ہو جائے
فرشتے رشک کریں گے ہماری قسمت پر　　اگر نبی کی زیارت نصیب ہو جائے
جو دیکھ لوں کبھی آقا کے روئے انور کو　　تو نعت لکھنے کی عظمت نصیب ہو جائے
قبول نعتیہ اشعار کرلو میرے حضور　　مجھے بھی عظمت ورفعت نصیب ہو جائے
اب نار سے بے خوف وہ رہے جس کو　　کسی ولی کی عقیدت نصیب ہو جائے

طفیل غوث معظم شمیم خستہ کو
بروز حشر شفاعت نصیب ہو جائے

عظمت رسول

اللہ نے بنایا تجھے بے مثال ہے
ہر ہر ادا تمہاری بہت باکمال ہے
تعظیم سے لیا ہے خدا نے بھی تیرا نام
عظمت کا تیری اسکو بھی اتنا خیال ہے
بیٹوں کا والدین کو بھی اسطرح نہیں
امت کا جسطرح سے نبی کو خیال ہے
آئے گا لطف اس گھڑی پوچھیں گے جب حضور
ہوتے ہوئے ہمارے بتا کیوں نڈھال ہے
قدرت رسول پاک کی سمجھے گا کیا کوئی
دو ٹکرے ہو کے مل گیا دیکھو ہلال ہے
آقا فصیح ایسے کہ جس کا نہیں جواب
آئے مقابلے میں یہ کس کی مجال ہے
سائل در رسول سے واپس نہیں پھرا
ایسا بھی کوئی صاحب جو دونوال ہے

خالق نے ان کے نور سے پیدا کیا جہاں
ہر شئے میں ان کے نور کا پنہاں جمال ہے
دیں نہ اذاں تو شمس بھی باہر نہ آسکے
کوئی جہاں میں عاشق مثل بلال ہے
ممکن نہیں کہ ہجر کی ایسی ملے مثال
حضرت اویس قرنی کا جیسا کہ حال ہے
مل جائے گا شمیم سلیقے سے مانگئے
دربار مصطفےٰ کا بہت بانہال ہے
ملنا مجھے بھی چاہئے اِذن سفر شمیم
ہجر رسول پاک میں جینا محال ہے

امام الانبیاء

اے شہ بحر و بر فخر جن و بشر آپ جیسا جہاں میں ہوا کون ہے
اور نبیوں کے بھی ہیں صحیفے مگر مثل قرآں صحیفہ ہو ا کون ہے

آپ کے حکم سے ہوگیا شق قمر کنکروں نے بھی کلمہ پڑھا جھوم کر
بے زباں جس کی ایسی اطاعت کریں اس جہاں میں بتا کہ ہوا کون ہے

لامکاں کا کیا ہے سفر آپ نے اپنے مولیٰ کو بھی دیکھا ہے آپ نے
گرم بستر تھا زنجیر ہلتی رہی جگ میں ایسا مسافر ہوا کون ہے

سدرۃ المنتہیٰ پہ جو پہونچے نبی یک بیک رک کے واں بولے روح الامیں
اس سے آگے پر و بال جل جائیں گے آپ کی تاب والا ہوا کون ہے

آپ کا نور قدرت نے پیدا کیا اور بنایا اسی سے ہے سارا جہاں
ہیں نہال آپ سے نجم و شمس و قمر آپ کے مثل نوری ہوا کون ہے

اے مرے ناخدا میں ہوں منجدھار میں اور پھنسا ہوں لٹیروں کی بارات میں
رحمت العالمین آسرا دیجئے آپ کے مثل ارحم ہوا کون ہے

ناز ہو کیوں نہ مجھ کو شمیم الزماں میں تو ہوں بندۂ سرور دو جہاں
ماسوا آپ کے اے شہ انبیا اور امام رسولاں ہوا کون ہے

سلام بدرگاہ خیرالانام

اے جانے والے حاجی میرا سلام کہنا دربار مصطفےٰ میں اتنا پیام کہنا
نرغے میں ہیں مسلماں چشم کرم ہو آقا رنج و غم والم کا قصہ تمام کہنا
جالی کو تھام کر کے رو رو کے مصطفےٰ سے جانب سے عاصیوں کے اتنا کلام کہنا
عصیاں سے پر ہیں ہم سب بدکار و بے اثاثہ لیکن تمہارے ہم ہیں خیر الانام کہنا
طیبہ کی جس گلی سے ہوئے گذر تمہارا آقا کے نقش پا کو میرا سلام کہنا
کوئے نبی کے کتّے مل جائیں راہ میں جو ان سے بھی عاجزانہ میرا سلام کہنا
با عجز و انکساری سرکار دو جہاں سے ہم سارے عاصیوں کا حال تمام کہنا

قلب شمیم میں ہے دیدار کی تمنّا
آقا بلالو اس کو با احترام کہنا

یا رسول اللہ

نہیں کوئی ہمارا ہے ہمارا یا رسول اللہ
تمہارا ہی سہارا ہے سہارا یا رسول اللہ

ترے منگتا نے اپنا دامن افلاس اے پیارے
ترے در پہ پسارا ہے پسارا یا رسول اللہ

علی کے واسطے ڈوبے ہوئے سورج کو مغرب سے
نکالا پھر دوبارہ ہے دوبارہ یا رسول اللہ

کیا جس وقت انگلی کا اشارہ چاند کی جانب
قمر فوراً دو پارہ ہے دو پارہ یا رسول اللہ

بتوں سے پاک کر کے خانہ کعبہ کو تم نے ہی
سنوارا ہے سنوارا یا رسول اللہ

مرا قلب و جگر اور جان و تن نقش کف پا پر
نثارا ہے نثارا یا رسول اللہ

کوئی غوث و قطب پہونچے نہیں اس کے مراتب کو
جسے تیرا نظارا ہے نظارا یا رسول اللہ

مطیع سرور عالم کو یہ قرآن کہتا ہے
کہ وہ رب کا دلارا ہے دلارا یا رسول اللہ

ہوئی فوراً مدد اس کی کنارے ہوگئی کشتی
تمہیں جس نے پکارا ہے پکارا یا رسول اللہ
شہنشاہ دو عالم مالک کون و مکاں ہو تم
مگر جو پر گذارا ہے گذارا یا رسول اللہ
دم آخر جنہیں مل جائے تیرا در میرے آقا
بلند اس کا ستارا ہے ستارا یا رسول اللہ
فرشتوں سے کوئی پوچھے دیار قدس کی عظمت
کہ پلکوں سے بہارا ہے بہارا یا رسول اللہ
کہانی غم کی اپنی کیا سناؤں اے مرے آقا
خسارا ہی خسارہ ہے خسارا یا رسول اللہ
امام احمد رضا نے قوت نوک قلم سے ہی
وہابی کو سدھارا ہے سدھارا یا رسول اللہ
شمیم بے نوا کی ہو مدد اچھا برا جو ہے
تمہارا ہی بیچارہ ہے بیچارہ یا رسول اللہ

مختارِ کائنات

مجھ کو یہ مل گیا ہے وسیلہ نجات کا   عاشق جو ہوگیا ہوں محمد کی ذات کا
نار سقر میں جائیگا وہ شخص بالیقیں   منکر جو ہوگیا ہے نبی کی صفات کا
صدیق نے نبی کی محبت میں دوستو   ہر لمحہ وقف کردیا اپنی حیات کا
اللہ نے دیا ہے رسول کریم کو   علم صریح ادنیٰ و اعلیٰ کی بات کا
ظاہر کبھی نہ ہوتی خدا کی ربوبیت   ہوتا نہ گر وجود محمد کی ذات کا
مختار کل بنا کے ہے بھیجا رسول کو   قبضے میں مصطفےٰ کے ہے کل کائنات کا
جو عاشق رسول شب زندہ دار ہے   ان کو نہیں ہے خوف ذرا بھی ممات کا
امت کا غم لئے ہوئے بخشش کے واسطے   گذرا مرے رسول کا لمحہ وفات کا
بعد وفات بخشش امت کی تھی دعا   دے گا کوئی مثال نبی کی وفات کا

جس نے دیا شمیم رہ حق میں جان ہے
سچ ہے کہ لطف مل گیا اس کو حیات کا

نورِ مجسّم

حُسنِ مکمل نور مجسّم صلی اللہ علیہ و سلم
رحم سراپا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم
باعث دنیا شافع محشر رحمت باری ساقیِ کوثر
کامل انساں نور مکرم صلی اللہ علیہ و سلم
معدن حلم و جود کے مخزن صاحب فیض و محسن و احسن
آپ ہیں سب کے مونس و ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
مظہر باری نائب اکبر ناز رسولاں فخر پیمبر
افضل و اکرم ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
شافع امت مالک جنت ناصر غربا قاسم نعمت
خلق میں یکتا پیکر ارحم صلی اللہ علیہ وسلم
آدم و یحییٰ یوسف و موسیٰ نوح و خلیل و حضرت عیسیٰ
آپ ہیں بیشک سب سے معظم صلی اللہ وسلم
نور نبوت مہر رسالت رشد مجسم ہادیِ امت
شمع ہدایت رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حور و ملائک جن و انساں کرسی و عرش و جنت و غلماں

آپ ہیں سب سے اعلیٰ و افخم صلی اللہ علیہ وسلم

حشر و عذابِ نار کا انکو کھٹکا اور ڈر کچھ بھی نہیں ہے
جن کا پیارا ورد ہے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

جب کہ ہیں آقا دافع عصیاں کیوں ہے شمیم خستہ گریاں
حشر کے دن کا کیوں ہو تجھے غم صلی اللہ علیہ وسلم

ورد میں اپنے صلِّ علیٰ چاہئے

حشر میں بس نگاہ شہا چاہئے　　دامن مظہر کبریا چاہئے
مرض غم کے شکنجے میں ہوں مبتلا　　بس مدینے کی خاک شفا چاہئے
عالم جانکنی میں جو مشکل پڑے　　سامنے روئے شمس الضحیٰ چاہئے
قبر کی کوٹھری میں ہو جب تیرگی　　روئے انور کی مجھ کو ضیا چاہئے
حشر کی دھوپ تپتی ہوئی ریت میں　　سایہء رحمت حق نما چاہئے
چاہئے جس کو جنت مبارک اسے　　مجھ کو کوئے حبیب خدا چاہئے
آپ ہیں قاسم نعمت لامکاں　　اس گدا کو نصیبا شہا چاہئے
عقل اور فہم کے بس میں ہے ہی نہیں　　تیری تعریف اس سے سوا چاہئے
جس طرف دیکھئے ظلمت و تیرگی　　یا خدا اب کرم کی ضیا چاہئے

روح کی تازگی کو شمیم الزماں
ورد لب ذکر صلی علیٰ چاہئے

محبوب کائنات

جس پر بھی فضل صاحب قرآن ہو گیا — وہ خوش نصیب اشرف وذیشان ہو گیا
سورج غروب الٹے قدم آ گیا معاً — جس دم رسول پاک کا فرمان ہو گیا
دولت کو ٹھوکروں میں نہ لایا ہے وہ کبھی — ان پہ فدا جو صاحب ایمان ہو گیا
اعلان مصطفیٰ نے نبوت کا جب کیا — فوراً رفیق غار کو ایقان ہو گیا
کیا پوچھتے ہو حضرت صدیق کا مقام — جن پر نثار حضرت رحمٰن ہو گیا
محبوب خاص وعام ہے وہ شخص بالیقیں — قربان ان پہ جو بھی مسلمان ہو گیا
محبوب کردگار کی نظر کرم ہوئی — اک دم میں عاصی صاحب عرفان ہو گیا
آیا تھا قتل کرنے جو خیرالا نام کو — اخلاق مصطفیٰ پہ وہ قربان ہو گیا
ذی علم بہر امتحاں آیا اگر وہاں — ان پر نگاہ پڑھتے ہی انجان ہو گیا
جو بن گیا غلام رسول کریم کا — سارے جہاں کا سرور وسلطان ہو گیا
دربار مصطفیٰ کی تمنا ہے ہر گھڑی — میری حیات کا یہی عنوان ہو گیا
شعر وسخن کا کچھ بھی نہیں علم تھا مگر — بس ان کا فضل ان کا ہی احسان ہو گیا

محبوب کائنات کا یہ فضل ہے شمیم
قسمت سے تو جو حافظ قرآن ہو گیا

اللہ کے رسول کی الفت ہے لازمی

ہرگز میرے رسول خدا سے جدا نہیں
انکی رضا بغیر خدا کی رضا نہیں

اللہ کے رسول کی الفت ہے لازمی
اس کے بغیر زہدو ورع کام کا نہیں

شمس وقمر ہوں یا کہ ستارے ہوں یا گلاب
کس چیز میں رسول کا جلوہ بسا نہیں

جود و کرم اور فیض وسخا کی ہو کیا مثال
سائل نے نا کبھی ترے در پر سنا نہیں

یوں تو رسول اور نبی بھی بہت ہوئے
تیرے علاوہ کوئی مگر مصطفیٰ نہیں

میری طرف نگاہ کرم کیجئے حضور
میرا جہاں میں کوئی بھی اب آسرا نہیں

مجھ کو بس اے رسول مدینے بلائیے
کوئی بھی آرزو میری اس کے سوا نہیں

مرشد فقیہ اعظم ہندوستاں مرے
مجھ کو شمیم خوف جزا و سزا نہیں

ہم ہیں تیرے سہارے

رحمٰن کے دلارے صلّ علی محمد　　بگڑی مری بنادے صلّ علی محمد
سارے جہاں کے پیارے صلّ علی محمد　　ہم آپ کے سہارے صلّ علی محمد
محبوب ہو خدا کے مالک ہو دو جہاں کے　　ہم کو بھی کچھ دلا دے صلّ علی محمد
داتا تمہیں ہو سب کے اے رحمت دو عالم　　للہ دو سہارے صلّ علی محمد
ہے گردش زمانہ چاروں طرف سے گھیرے　　تقدیر کو جگادے صلّ علی محمد
ہر جا سے لوٹ کر کے اپنا نصیب خفتہ　　آئے ہیں ہم جگانے صلّ علی محمد
معراج میں گئے تھے محبوب رب اکبر　　عرش عُلیٰ سے آگے صلّ علی محمد
منکر نکیر جس دم آئیں گے پوچھنے کو　　فوراً ہی ہم پڑھیں گے صلّ علی محمد
جانے کی ہے تمنا دربار مصطفیٰ میں　　مل جائیں گے بہانے صلّ علی محمد
تقدیر کا ہماری ہوتا بلند تارا　　واں جاکے گر سناتے صلّ علی محمد
حساس جان والی ہرنی پہ کیا تعجب　　کنکر بھی کلمہ پڑھتے صلّ علی محمد
ہو جائے چاند ٹکڑے پاکر اشارہ ان کا　　سورج بھی لوٹ جائے صلّ علی محمد
صحرا سے بھی گذرتے آقائے دو جہاں جب　　پتھر بھی گنگناتے صلّ علی محمد

میں بھی شمیم جاکر پڑھتا سلام ان پر
آقا اگر بلاتے صلّ علی محمد

مالک دو جہاں

آپ کے ماسوا اے رسول خدا
کوئی بھی اس جہاں میں ہمارا نہیں

ہو کرم مجھ پہ اے مالک دو جہاں
میرا دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں

آپ محبوب ہو مالک بحرو بر
رحمۃ العلمین مالک خشک و تر

حق کی قدرت کے مالک نہ کیوں آپ ہوں
دوستی میں ہمارا تمہارا نہیں

کوئی غوث و قطب کوئی ابدال ہو
معرفت اور تصوف کا سردار ہو

مرتبے کو صحابی کے پائے نہیں
ہوگا جب تک کہ تیرا نظارا نہیں

صدقے میں آپ کے یہ ہے سارا جہاں
آپ ہی سے چمن میں ہیں رعنائیاں

آپ سے نور، شمس و قمر کو ملا
آپ سے فیض کس شئے نے پایا نہیں

آپ کے ماسوااے رسول خدا کوئی بھی اس جہاں میں ہمارا نہیں
ہو کرم مجھ پر مالک دو جہاں میرا دنیا میں کوئی ٹھکانا نہیں

راعنا کیلئے لاتقولو کہا اس سے ظاہر شمیم الزماں یہ ہوا
میرے آقا کی ادنیٰ سی توہین ہو یہ خدا کو کبھی بھی گوارا نہیں

سب کو کیا بلند تمہاری نگاہ نے

راہ نجات ڈھونڈ لی ہر ایک گناہ نے — بے خوف کردیا ہے نبی کی پناہ نے
چشم کرم ہے جس پہ بھی ڈالی رسول نے — نظم جہاں بدل دیا اس کی نگاہ نے
جو ہیں شہ انام کے دربار کے غلام — بن کر گدا ہے بھیک لیا ان سے شاہ نے
جو عشق مصطفیٰ کے سمندر میں غوطہ زن — بستی پلٹ دیا ہے محض ان کی آہ نے
منظور ہے خدا کو رضا تیری اے حبیب — کعبہ کو بھی عظیم کیا تیری چاہ نے
پیدا ہوئے جس ماہ مقدس میں وہ رسول — پایا بلند خوب مقدر اس ماہ نے
سائل جو در پہ آیا رسول کریم کے — واپس نہیں کیا کبھی اس بارگاہ نے
میں جب سے کر رہا ہوں تیری مدح اے رسول — میرا بلند رتبہ کیا واہ واہ نے

خواجہ ہو کوئی یا کوئی غوث و قطب شمیم
سب کو کیا بلند نبی کی نگاہ نے

اعجاز مصطفےٰ

قدرت نے یہ کمال دکھایا بھی خوب ہے
بے مثل مصطفےٰ کو بنایا بھی خوب ہے

ہیں رب ذوالجلال کے مظہر مرے رسول
ان کو علوم غیب سکھایا بھی خوب ہے

معراج میں خدا نے رسول کریم کو
دیدار اپنا پیارا کرایا بھی خوب ہے

لازم سبھی پہ میرے نبی کی ہے پیروی
سورج غروب لوٹ کے آیا بھی خوب ہے

شقِّ قمر کا واقعہ تصدیق کے لئے
اعجاز مصطفےٰ نے دکھایا بھی خوب ہے

آیا جو لے کے مشت میں بوجہل کنکری
آقا نے میرے کلمہ پڑھایا بھی خوب ہے

امت کے غم میں روئے شب وروز ہیں رسول
بعد وفات لب کو ہلایا بھی خوب ہے

تو نے شمیم نذر عقیدت کے واسطے
نعت رسول پاک سنایا بھی خوب ہے

احمد مختار

جس کے دل میں حبّ آل احمد مختار ہے
سرور کونین کی الفت سے وہ سرشار ہے

خود ہے قرآں اس کا شاہد وہ خدا کا ہے کلام
جو بھی نکلی مصطفیٰ کے دہن سے گفتار ہے

ہے یہی قرآن کی تفسیر اکمل زاہدو
جو کہ میرے مصطفیٰ کا دلنشیں کردار ہے

ہے خدا خود اس کا طالب اور وہ محبوب ہے
جو رسول ہاشمی کے عشق میں سرشار ہے

ہوگئی ان پر نبوت اور رسالت سب تمام
خاتم بن کے آئی ذات سیدّ ابرار ہے

جو ہیں قائل آپ کے بھی بعد آئیں گے نبی
ان کی خاطر بالیقین رکھا عذاب نار ہے

خوف اس کو کچھ نہیں حشر و عذاب نار کا
جن کا پیارا شغل نعت احمد مختار ہے

کیوں نہ پھر نازاں ہو اس اپنے مقدر پر شمیم
جب کہ اک ادنیٰ غلام احمد مختار ہے

مری روح ہے مدینہ

اے خدا دکھا دے مجھ کو جو نبی کا ہے مدینہ
غم ہجر مصطفیٰ میں مجھے اب نہیں ہے جینا

نہ بہشت کی تمنا نہ ہی اس کی آرزو ہے
میں ہوں عاشق محمد میرا ذوق ہے مدینہ

میری ذات پہ فرشتوں کو بھی رشک ہوگا یارو
مرا ذکر ہے محمد میری جان ہے مدینہ

نہ خدا را مجھ کو چھیڑو میں ابھی پکار لونگا
مرے دل میں ہیں محمد مرے دل میں ہے مدینہ

مرا ذکر میرا مولیٰ جو کرے تو کیا تعجب
میں نبی کا ہوں دیوانہ مری روح ہے مدینہ

کیا ڈرائیگا جہنم کیا اثر کرے گی آتش
کہ ہے حُبّ مصطفیٰ کا مرے دل میں جب خزینہ

بے ادب نکل یہاں سے یہ ہے بزم مصطفائی
کہ نہیں ہے تو مہذب نہیں کوئی ہے قرینہ

نہ کہو مرے نبی کو کبھی ہرگز اپنا جیسا
جو کہے سمجھ لو اس کو وہ ذلیل ہے کمینہ

میں شمیم کھو گیا ہوں انہیں دونوں منزلوں میں
کبھی سامنے ہے کعبہ کبھی روبرو مدینہ

جمالِ مصطفیٰ

رسول خدا کا جمال اللہ اللہ نہیں جس کی کوئی مثال اللہ اللہ
غلط ان کو تشبیہ دینا قمر سے ہے قربان ان پر ہلال اللہ اللہ
چمک پائی سورج نے ان کی ضیا سے انہیں کا ہے پرتو ہلال اللہ اللہ
زمان و زمیں کی خبر دے رہے ہیں نگاہ نبی کا کمال اللہ اللہ
خدا کی حضوری میں معراج کی شب ہے امت کا ان کو خیال اللہ اللہ
زمانے کے فصحا مقابل میں عاجز زباں پہ وہ شیریں مقال اللہ اللہ
میں عاشق ہوں مجھ کو مدینے کی خواہش یہ ہے اپنا اپنا خیال اللہ اللہ
ہے سینے پہ پتھر زباں پہ محمد یہ ہے حال عشق بلال اللہ اللہ
نبی کی محبت میں سب دانت توڑے اویس قرن کا یہ حال اللہ اللہ
شمیم الزماں ان کی تعریف کیا ہو وہ ہیں آپ اپنی مثال اللہ اللہ

قطعہ

حُبِّ رسول پاک جو سینے میں نہیں ہے
عظمت نبی کی دل کے خزینے میں نہیں ہے

جام شراب عشق میسر نہیں جسے
کچھ لطف زیست ایسوں کے جینے میں نہیں ہے

خیال محمد

خیال ان کا جب بھی کسی دل میں آئے ادب سے وہیں کہہ دو سر کو جھکائے
جہاں میں کوئی ان کا ثانی نہیں ہے خدا نے بنایا نہیں ان کے سائے
کما حقہٗ ان کی تعریف ہر گز خدا کے علاوہ کوئی کر نہ پائے
درود و سلام ان پر بھیجو اے لوگو جہاں بھی کوئی ان کی نعتیں سنائے
خیال محمد میں ہے منہمک دل مجھے اب کسی کی نہیں یاد آئے
ملی سوزن گم شدہ رات میں ہی رسول معظم ہیں جب مسکرائے
مرے مصطفٰےؐ ہیں میں کہہ دونگا ان سے زمانہ تو ہر گز مجھے نہ ستائے

شمیم الزّماں اک سگ مصطفٰےؐ ہے
مقدر نہ کیوں عرش پر جگمگائے

قطعہ

عشق احمد سے جو خالی زندگی اچھی نہیں
ماسوا تعریف حضرت بندگی اچھی نہیں

عشق میں بیتاب ہو کر گر نہیں پہونچا شمیم
زندگی میں پھر کوئی خوش خرّمی اچھی نہیں

باعث نجات

مظہر ذات وکل صفات ہو تم
وجہ تخلیق کائنات ہو تم

احمد و حامد و بشیر و نذیر
صاحب فضل و بیّنات ہو تم

موت مانا کہ آئی تھی اک آن
میرا ایماں ہے باحیات ہو تم

داغ عصیاں کا غم نہیں مجھ کو
مصطفٰے باعث نجات ہو تم

اک اشارے میں چاند بھی شق ہے
مخزن شان معجزات ہو تم

سخت مشکل میں ہے شمیم ترا
اے نبی حل مشکلات ہو تم

نعت پاک

یاد نبی میں رولینا غم اشکوں سے دھولینا
اپنے نبی کو خوش کر کے تخم محبت بو لینا
جی چاہے جب رونے کو ان کی یاد میں رولینا
دست گدائی لے کر جا جو چاہے تو سو لینا
یاد میں شاہ بطحا کی اپنے کو تم کھو لینا
خانۂ دل روشن ہو گا دل میں ان کو سمو لینا
ان کے مثل حلیم شمیم
ناممکن ہے ہو لینا

قطعہ

تم کو قدرت نے بے مثال کیا
تم پہ انعام لازوال کیا

خالی دامن نہیں ہوا واپس
جس نے در پہ تیرے سوال کیا

حلیۂ مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمّدِ

بھیجو نبی پہ دم بدم صلِّ علیٰ محمدِ
کردیگا دور سارا غم ۔صلِّ علیٰ محمدِ

آپکی زلف گوش تک اور بڑھی تو دوش تک
پھر آگے کیوں بڑھائیں ہم صلِّ علیٰ محمدِ

دست رسول کی ادا سائل نے نانہیں سنا
بے مثل ہے یدِ کرم صلِّ علیٰ محمدِ

چہرۂ نور والضحیٰ چشم منور ماطغیٰ
سرُمگی ان کی چشم نم صلِّ علیٰ محمدِ

سینے سے بال ناف تک اس میں بھی نور کی جھلک
معتدل آپ کا شکم صلِّ علیٰ محمدِ

سنگ بھی موم ہو گیا سینے میں نقش لے لیا
رکھا نبی نے جب قدم صلِّ علیٰ محمدِ

گندمی رنگ آپ کا نوری ہے انگ آپ کا
واللّیل زلف محتشم صلِّ علیٰ محمدِ

سایہ نہیں ہے ذات کا آسرا سب کو آپ کا
آپ ہیں شافعِ اُمم صلِّ علیٰ محمدٍ

وجہ سکونِ قلب ہے پڑھنا ادب سے شرط ہے
ہے دافعِ غم و الم صلِّ علیٰ محمدٍ

وردِ زباں کیے رہو شیطان سے بچے رہو
ابلیس کے لئے ہے بم صلِّ علیٰ محمدٍ

لکھّے شمیم خستہ کیا نعتِ رسولِ دو جہاں
بعد خدا ہیں محترم صلِّ علیٰ محمدٍ

سراپائے رسول

مرسل داور رحمت عالم صلیِ اللہ علیہ وسلم
شمع ہدایت ہادئ اعظم صلی اِللہ علیہ وسلم

نور سراپا ذات منور سب میں یگانہ حلیۂ اطہر
بے سایہ ہے جسم مکرم صلی اِللہ علیہ وسلم

چشم مقدس کالی کالی ہلکی سی سرخی بھی جھلکتی
خوب چمکتا روئے مفخم صلی اِللہ علیہ وسلم

کاکل انور کان کی لو تک اور بڑھے تو دوش قدس تک
آپ کا سرتھا پیارا معظم صلی اِللہ علیہ وسلم

ابروئے جاناں پتلی لمبی خوب کشادہ پیشانی بھی
شکل چمکتی چم چم چم چم صلی اِللہ علیہ وسلم

فیض کا منبع ان کا سینہ جس میں نہیں تھا کوئی بھی کینہ
ناف تلک تھے بال مگر کم صلی اِللہ علیہ وسلم

آپ کا ہنسنا صرف تبسم ہوتے نچھاور ماہ و انجم
نرم طبیعت عادت اکرم صلی اِللہ علیہ وسلم

کف کشادہ چوڑی کلائی انگلی اقدس پیاری پیاری
پائے نبی بر عرش معظم صلی اِللہ علیہ وسلم

جب کہ ہے آقا دافع عصیاں کیوں ہے شمیم خستہ پریشاں
فکر نہ کر، ہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آرزوئے طیبہ

میں نہ جاسکا مدینہ یہ الم نہیں، تو کیا ہے
مرا قلب مضمحل ہے جو یہ غم نہیں تو کیا ہے

یہی اک تمنا میری یہی بس دعا ہے میری
درِ مصطفیٰ پہ جاؤں گو کہ دم نہیں تو کیا ہے

مرے اشک بن گئے ہیں مری مغفرت کے ساماں
''ترے درد نے رلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے''

درِ مصطفیٰ کی عظمت کیا تو پوچھتا ہے زاہد
سرِ فرش کوئے طیبہ جو ارم نہیں تو کیا ہے

مری ذات پہ ہے موسیٰ کو بھی رشک میرے یارو
میں ہوں امت محمد یہ حشم نہیں تو کیا ہے

جہاں ذکرِ مصطفیٰ ہے واں درود لازمہ ہے
جو نہیں پڑھے نبی پر یہ ستم نہیں تو کیا ہے

نہیں ہے شمیم خستہ کو بہشت کی تمنا
اسے آرزوئے طیبہ پہ فہم نہیں تو کیا ہے

بے مثل رسول

دنیائے رنگ و بو میں مثلِ شہا نہیں ہے
ان کے علاوہ کوئی بھی مصطفےٰ نہیں ہے

بے مثل ایسے آقا سایہ نہیں ہے انکا
میرے نبی کے جیسا کوئی ہوا نہیں ہے

ہے فیض کا خزینہ ان کا فراخ سینہ
صدرِ حبیبِ حق میں کینہ ذرا نہیں ہے

بازو گداز ان کے دستِ کرم ہیں لمبے
آقا کے در پہ سائل نے نا سنا نہیں ہے

تعظیم کر نبی کی ہو جائے گا بہشتی
حکمِ خدا ہے، میرا یہ فیصلہ نہیں ہے

عرشِ الٰہ بھی ہے زیرِ قدم نبی کے
پائے رسول جیسا کوئی بھی پا نہیں ہے

معراج میں نبی کو اللہ نے بلایا
جس جانب گئے ہیں کوئی گیا نہیں ہے

حُبِّ نبی سے سینہ میرا بنا مدینہ
مجھ کو شمیم خستہ خوفِ جزا نہیں ہے

غمِ مصطفےٰ

یہی اک دعا ہے لب پر کوئی اور دعا نہیں ہے
میرے مصطفےٰ بلا لو کوئی آسرا نہیں ہے

تو ہے خلق میں بھی یکتا اور کریم بھی ہے ایسا
''ترے در سے ہاتھ خالی کوئی لوٹتا نہیں ہے''

تری شکل و الضحیٰ ہے تری چشم ما طغیٰ ہے
اے رسول تیرا ثانی کوئی دوسرا نہیں ہے

نہ ستاؤ میرے اعدا میں ابھی پکارلوں گا
میرے دل میں مصطفےٰ ہیں کوئی فاصلہ نہیں ہے

میں سدا رہوں غزل خواں یہی دل میں میرے ارماں
اس عطا سے بڑھ کے دنیا میں کوئی عطا نہیں ہے

یہ کہا تھا لامکاں میں مرے مصطفےٰ سے رب نے
اے نبی قریب آجا یہاں دوسرا نہیں ہے

میری مغفرت یقینی ہے برادران دینی
میں فدائے مصطفےٰ ہوں مجھے کچھ سزا نہیں ہے

غمِ مصطفےٰ سے سینہ ہے شمیم کا منور
مجھے اب کوئی بھی خوف یوم جزا نہیں ہے

منقبت درشان غوث اعظم

مجھے اپنا جلوہ دکھا غوث اعظم نگاہِ کرم کردو یا غوث اعظم
مئے شوق بطحا پلاغوث اعظم کبھی بھی خدارا بلا غوث اعظم
اے نور نظر مصطفٰے کے دلارے نصیبہ ہمارا جگا غوث اعظم
نگاہ کرم جس پہ ڈالی ہے تم نے بنایا معًا با خدا غوث اعظم
خدا آپ کا یہ جہاں آپ کا ہے خدا سے ہمیں بھی دلا غوث اعظم
ہو نور خدا پر تو مصطفٰے تم مرے قلب کو جگمگا غوث اعظم
اے ساقی تو ہی مالک میکدہ ہے شراب محبت پلا غوث اعظم
خداتک پہونچنے کاشائق ہوں میں بھی مئے حُبّ عرفاں پلا غوث اعظم
دم واپسیں روئے زیبا دکھا دو یہی دل سے ہے التجا غوث اعظم
قطب غوث و ابدال و اہل ولایت تمہیں سب کے ہورہنما غوث اعظم
غریبوں کے ماویٰ یتیموں کے ملجا مددگار بے آسرا غوث اعظم

شمیم الزماں پہ ہو چشم عنایت
سفینہ بھنور میں پھنسا غوث اعظم

بموقعہ عرس قاسمی مارہرہ شریف

دیدار نبی کی حسرت میں جو قاسمی عرس میں آتے ہیں
آغوش میں لے کر شاہ حسن طیبہ کا نگر دکھلاتے ہیں

جو فیض یہاں سے پاتے ہیں وہ ذروں کو چمکاتے ہیں
کچھ ایسی عظمت پاتے ہیں اعلیٰ حضرت کہلاتے ہیں

وہ لوگ یہاں مخدوموں کے محبوب نظر بن جاتے ہیں
جو مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائے دلی ہو جاتے ہیں

آئے ہیں شہ برکت جب سے اک فیض کا دریا جاری ہے
مارہرہ کے اس در کے بچے بچپن سے ولی کہلاتے ہیں

ابدال یہاں اقطاب یہاں نجباء بھی یہاں نقباء بھی یہاں
جاؤں میں حسن شاہ اور کہاں اس در پہ سبھی مل جاتے ہیں

کیونکر ہو عذاب قبر کا غم کیوں رکھوں وہاں کا حزن والم
دیکھوں گا نکیروں کو جس دم کہہ دونگا حسن شاہ آتے ہیں

اس در کے مریدوں کو جبتک نہ خلد میں پہنچا دوں تب تک
جنت میں نہیں رکھوں گا قدم یہ غوث الوریٰ فرماتے ہیں

ہیں مرشد برحق شاہ حسن ہم سب کے دلوں میں جلوہ فگن
ہوتا ہے کبھی جب ظلم وفتن عاشق کی مدد فرماتے ہیں

ہیں منبع علم و حکمت بھی اور معدن خیر و برکت بھی
دیتے ہیں حسن شاہ ولایت بھی لے کر جو تمنا آتے ہیں

جو شہر رضا کی شہرت ہے کہ مرکز اہلسنت ہے
یہ برکت شاہ برکت ہے مارہرہ کا فیض لٹا تے ہیں

اس در پہ غلامی کی نسبت پاتے ہیں بریلی کے حضرت
ملتی ہے انھیں ایسی عظمت اعلیٰ حضرت کہلاتے ہیں

کیونکر نہ بچھاؤں دل اپنا اس وادئ شاہ برکت میں
جب شاہ بریلی برہنہ پا نظروں کو جھکائے آتے ہیں

اللہ کے سچے عاشق تھے روحانی طبیب حاذق تھے
مشکل میں کہو یا شاہ حسن وہ اب بھی مدد فرماتے ہیں

کیا صورت زیبا ان کی تھی اللہ کی یاد آجاتی تھی
جس کو بھی ملا دیدار حسن تقدیر پہ وہ اتراتے ہیں

تقدیر کا ہوں میں ایسا دھنی اب مجھ کو نہیں ہے کوئی کمی
عقبیٰ ہو کہ دنیا دونوں ہی اس در پہ سنوارے جاتے ہیں

مارہرہ کا در ہے ایسا در جھکتے ہیں جہاں شاہوں کے بھی سر
مخصوص نہیں کچھ جن و بشر اس در پہ فرشتے آتے ہیں

جو روشنی ہر سو پھیلی ہے جس اوج پہ آج بریلی ہے
یہ صدقہ آل رسولی ہے یہ خود ہی رضا فرماتے ہیں

کیا فیض کا دریا جاری ہے ہر منگتے پہ مستی طاری ہے
یہ عشق نبی کے دریا کی موجوں میں ہمیں نہلاتے ہیں

آباد ہوئے ہیں میخانے چھلکے ہیں عطا کے پیمانے
مخمور ہوئے ہیں دیوانے وہ ابر کرم برساتے ہیں

تنہا ہی نہیں ہے شمیم الزماں علماء ہوں کہ فقہاء آ کے یہاں
سرکار حسن کی چوکھٹ پر سب دست طلب پھیلاتے ہیں

حاضریٔ مدینہ کے موقع پر

۲۰۰۰ء

گنبد خضرا اتنا حسیں ہے کیسا ہوگا اس کا مکیں
جن و بشر یا حور و ملک ہوں ہمسر و ثانی کوئی نہیں

سارے جہاں کا ذرہ ذرہ دیکھ کے بولے روح امیں
خلق خدا میں کہیں نہیں ہے آپ کے جیسا کوئی حسیں

میرے نبی کی عظمت و شوکت کیا سمجھے گا کوئی بشر
عرش و کعبہ سے بھی افضل شہر مدینہ کی ہے زمیں

حسنِ شہ یوسف پہ کٹی تھیں مصر میں بس انگشت زَناں
قلب و جگر زخمی کرلیتیں دیکھ کے تیرا روئے حسیں

پائے نبی کی برکت ہے یہ شہر نبی کی عظمت ہے
مکہ سے بڑھ کر ہے بیشک دوگنی برکت و رحمت یہیں

لیزہ اس در کی ہوا ہے نورانی اس جا کی فضا
نزد خدا سب شہروں سے محبوب ہے تیرا شہر مبیں

یہ ہے دیارشاہ مدینہ باغ ارم کا زینہ ہے

جنت کی کیاری سے گذر کر تم پہنچو گے خلد بریں
جس وقت قریب روضہ ہوا سر جھکنے کو بیتاب ہوا
بس شرع وادب نے روک دیا ہرگز نہ بڑھے یہ دست وجبیں
مجھ عاصی کو در پہ بلایا روضۂ پر انوار دکھایا
ہرگز نہ ہو پائے گی اب نار جہنم میرے قریں
اسریٰ کی شب نبیوں کے آقا عرش بریں کے پار گئے
یک سرمو سدرہ سے آگے بڑھ نہ سکے جبریل امیں
رب نے کہا لا تجہر یعنی اپنی طرح سے پکارو نہیں
ورنہ جہنم کی وادی کا ایندھن تم بن جاؤ کہیں
ذات تیری لولاک لما ہے بات تمہاری وحی خدا
تیرے ہی صدقے دنیا بنی ہے تجھ پہ صدقے زمان وزمیں
پیارے نبی پہ پڑھئے ادب سے صلی اللہ علیہ وسلم
صبح و مسا پڑھتے ہیں فرشتے کر کے خمیدہ اپنی جبیں
بعد خدا رتبہ ان کا ہے اور خدا مداح انکا
ہم جیسوں سے مدح سرائی ناممکن ہے شمیم حزیں

لب پہ جاری رہے ہر گھڑی ہر گھڑی رحم فرمایئے یا نبی یا نبی
تربت پاک میں ہے دعائے نبی بخش دے یا خدا امتی امتی
روضۂ مصطفیٰ پہ جو حاضر ہوا ہو گیا با خدا جنتی جنتی
عالم نزع میں سامنے ہو خوشا روئے تاباں ترا یا نبی یا نبی
خلق سرکار سے وہ مسلماں ہوئی جس ضعیفہ کو تھی دشمنی دشمنی
دیکھ کر ان کو لاحول پڑھتے رہو جو نبی سے کرے ہمسری ہمسری
جس نے آقا کی ادنیٰ سی توھین کی بالیقیں ہوگیا دوزخی دوزخی
عشق سرکار میں جو گذرتی رہے ہے وہی کام کی زندگی زندگی
رکھئے سجدے میں سر آئے طیبہ نظر کیجئے اس طرح بندگی بندگی
عشق میں اعلیٰ حضرت نے نعتیں لکھیں کوئی کرتا رہے شاعری شاعری
ملتجی زیارت مرے مصطفےٰ
ہے شمیم الزماں قادری قادری

ماہ رمضان کو قرآں سے عزت ملی سب مہینوں پہ اس کو فضیلت ملی
بے ریا روزہ رکھنے کی دولت ملی مغفرت کے لیے اس کو شہرت ملی
کہہ رہے ہیں ملائک سبھی جھوم کر آج بخشے گئے ایماں والے بشر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں
مسجد یں بھر گیئں نیکیاں بڑھ گئیں فرض کی نیکی ستر ۷۰ گنا ہو گیئں
رزق مومن بڑھا برکتیں ہوگیئں چار سو دیکھئے رحمتیں چھا گیئں
صائموں پہ اگر پہونچے نارِ سقر روزہ ان کو بچائے گا بن کر سپر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں
رحمتوں کے خزینے لٹائے گئے برکتوں کے بھی دھارے بہائے گئے
رزق مومن خصوصی بڑھائے گئے عاصیوں کے گنہ بھی جلائے گئے
فخر سے اونچا ہے آج مومن کا سر کہہ رہے ہیں سبھی اس لئے جھوم کر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں
آج کی شب میں اک خاص فیضان ہے کہ تراویح میں ختم قرآن ہے
دھبئہ جرم دھلوانا آسان ہے رب اکبر کا ہم سب پہ احسان ہے
آج کر لیجئے ذکر رب رات بھر مغفرت کی طلب کیجئے رب کے در
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں

یہ تراویح کی شان بھی خوب ہے ان پڑھوں نے بھی قرآں سنا خوب ہے
مقتدی میرا مسرور، خوش خوب ہے بچہ بچہ یہاں وجد میں خوب ہے
جس کا سینہ ہے قرآں کا جائے مقر قبر کی مٹی کھائے نہ اس کو سقر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں

جھوم اٹھی روح قرآنی آیات سے توبہ کی عاصیوں نے بری بات سے
بخشا مولیٰ نے دوزخ کی آفات سے سب ہیں مسرور اس کی عنایات سے
رب نے فرمایا اَلصَّومُ لی اے بشر روزۂ بے ریا کا میں دونگا ثمر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں

مژدۂ مغفرت عاصیو واہ واہ رب کا فرمان لاتقنطوا واہ واہ
فیض رمضان و قرآن رب واہ واہ خوب بخشش کا سامان ہے واہ واہ
کر دعا اے شمیم الزماں ٹوٹ کر رب کے دربار میں پہونچے ہو باثر
ماہ رمضاں کا کوئی جواب نہیں

میں مشکل میں ہوں اب پڑا غوث اعظم
مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم

شریعت طریقت کے مہر درخشاں
نہ ثانی کوئی آپ کا غوث اعظم

ہے ساقی توئی مالک میکدہ بھی
مجھے جام عرفاں پلا غوث اعظم

تصرف سے بغداد مجھ کو بلاؤ
ہے دل کی یہی التجا غوث اعظم

کرم سے ترے ساری مشکل ہے آساں
خدا نے یہ رتبہ دیا غوث اعظم

مدد کیلئے میں نے آقا اغثنی
کہا جب ، کنارا ملا غوث اعظم

یہ دنیا ہے کیا ، روز محشر بھی آقا
تمہیں کو پکارو نگا یا غوث اعظم

ہے سب کو پتہ گردن اولیاء پر
ہے کس کا قدم آپ کا غوث اعظم

شمیم الزماں کیوں نہ بغداد جائے
ہیں درد جگر کی دوا غوث اعظم

☆☆☆☆☆☆☆☆

کثرت سے یزیدی ہیں پھر بھی ہیبت سے سبھی تھراتے ہیں
عشاقِ حسینی کربل میں تلوار یں جب لہراتے ہیں

ہیں صبر و تحمل کے پیکر کربل میں حسین ابن حیدر
سجدہ میں کٹا کر اپنا سر نانا کا دین بچاتے ہیں

ہے صبر کا نام حیاتِ ابد اور ظلم کا نام ممات ابد
مٹتے ہیں یزیدی دنیا سے شبیر امر ہو جاتے ہیں

سرکار دو عالم کی دختر بستر پہ ہیں محوِ خواب اگر
تو بلبل سدرہ رُوح الا میں شبیر کا جھولا جھلاتے ہیں

عاشق کی بھنور میں کشتی پھنسی وہ نعرہٗ ابن علی سے بچی
جو دل سے پکارو آج بھی تم وہ فوری مدد فرماتے ہیں

سرکار کا ہے فرمان مبیں بیشک ہے ہمارے دل کو یقین
اعدائے حسین ابن حیدر دوزخ میں جلائے جاتے ہیں

اپنا ہے عقیدہ شمیم زماں دیکھو گے بروز حشر وہاں
شیدائے شہنشاہ کربل جنت میں بلائے جاتے ہیں

خواجۂ خواجگاں غریب نواز خسرو خسرواں غریب نواز
چرخِ شرع وادب کے ماہ مبیں رہبر رہرواں غریب نواز
آپ کا در ہے عاشقوں کے لیے جنتی آستاں غریب نواز
آج بھی آپ کی حکومت ہے شاہ ہندوستاں غریب نواز
تیرے رخ کی ضیاء سے دیں کے معین ملک ہے ضوفشاں غریب نواز
ہے نہیں کوئی آپ سے بڑھ کر ہند میں علم داں غریب نواز
کوئی دربار ہو کسی کا ہو مرکزی آستاں غریب نواز
تیری نسبت سے حشر تک سب ہیں جنتی چشتیاں غریب نواز
اپنی غربت پہ ناز ہے کیونکہ آپ ہیں دائما غریب نواز
آپ کے در پہ آ کے جھکتے ہیں وقت کے خسرواں غریب نواز
فخر کرتا ہے اس گدائی پر
یہ شمیم الزماں غریب نواز

اب چشم کرم کیجئے سرکار دو عالم ﷺ

للہ شفا دیجئے سرکار دو عالم ﷺ

ہے آپ کی رفعت وَ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ

عاصی کی بھی سن لیجئے سرکار دو عالم

بیمار ہوں آقا ہے نہیں کوئی سہارا

دامن کی ہوا دیجئے سرکار دو عالم

امراض و مصائب نے مجھے گھیر لیا ہے

داروئے صحت دیجئے سرکار دو عالم

محشر کی تپش میں ہے پریشان یہ امت

چادر میں چھپا لیجئے سرکار دو عالم

ہیں دافع امراض بھی اور شافع عصیاں

محشر میں مدد کیجئے سرکار دو عالم

سہ بار گیا، پھر ہے زیارت کی تمنا

پھر در پہ بلا لیجئے سرکار دو عالم

میں آپ کی تعریف کے لائق نہیں داتا

منگتا کی سند دیجئے سرکار دو عالم

کرتا ہے شمیم عرض کہ اب جام ولایت
اس کو بھی پلا دیجئے سرکار دو عالم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملا جو رمضاں کو اعلیٰ رتبہ کسی بھی مہ کو ملا نہیں ہے
اسی میں نازل ہوا ہے قرآں کہ جسمیں کچھ افترا نہیں ہے
زکوٰۃ و صدقہ نماز و حج ہیں عبادتٌ بے مثال لیکن
رکھو گے روزہ ملے گا اللہ کسی کی ایسی جزا نہیں ہے
ہے لَیلۃُ القدرُ خیر من الف شھر سے بس ہوا یہ ظاہر
ہزاروں مہ سے یہ شب ہے بہتر کسی سے بھی یہ چھپا نہیں ہے
ہیں بند دروازۂ جہنم کھلے ہیں ابواب خلد سارے
مَرے جو اس ماہ میں مسلماں اسے لحد میں سزا نہیں ہے
ہیں قید ابلیس اور شیاطیں بڑھی مسلماں کی خیر و نیکی
بھری ہیں دنیا کی سب مساجد کسی میں خالی جگہ نہیں ہے
زکوٰۃ وصدقات اور فطرے نکالتے ہیں مسلماں بڑھ کے
کسی بھی مذہب اور قوم کے حامیوں میں ایسی سخا نہیں ہے

زبور داؤد پڑھتے جس دم پرند و حیوان کرتے سر خم
فرشتے آتے ہیں قرآں سننے، کسی میں ایسا مزا نہیں ہے
بفضل مولیٰ شمیم خستہ کے سینے میں بھی ہے حفظ قرآں
لحد کی مٹی بدن کو کھائے یہ خوف و دہشت ذرا نہیں ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو جنتی دروازے سے یہاں اک بار گذر کر جاتے ہیں
وہ خواجۂ ہند کی برکت سے حقدار ارم ہو جاتے ہیں
اللہ کے سچے عاشق ہیں روحانی طبیب حاذق ہیں
مشکل میں کہو یا خواجہ کرم تو فوری مدد فرماتے ہیں
کہ پا کر کے غلامی کی نسبت خدام ولی کہلاتے ہیں
جب چرخ پہ اڑنے لگا جوگی خواجہ کی وہیں پہونچی جوتی
جے پال کو جم کریوں رکھوں وہاں کا حزن والم
دیکھوں گا نکیروں کو جس دم کہہ دونگا کہ خواجہ آتے ہیں
ابدال یہاں اقطاب یہاں نجباء بھی یہاں نقباء بھی یہاں
جاؤں میں اے خواجہ اور کہاں اس در پہ سبھی مل جاتے ہیں
ہیں خواجہ معین الدین حسن ہم سب کے دلوں میں جلوہ فگن

ہوتا ہے کبھی جب ظلم وفتن عاشق کی مدد فرماتے ہیں
تنہا ہی نہیں ہے شمیم الزماں علماء ہوں کہ فضلاء پیرو جواں
یاں خواجہ ہند کی چوکھٹ پہ سب دست طلب پھیلاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

عاشق احمد مختار ہیں میرے خواجہ نائب سیدابرار ہیں میرے خواجہ
لذت عشق سے سرشار ہیں میرے خواجہ جلوۂ حق کے پرستار ہیں میرے خواجہ
اپنی عزت پہ کرو فخر اے میرے ہمدم ہم غریبوں کے طرفدار ہیں میرے خواجہ
نیر چرخ عمل گوہر دریائے علوم فخر ہر جبہ و دستار ہیں میرے خواجہ
ہو مبارک انہیں دنیا جو ہیں طالب اس کے ہم تو بس تیرے طلبگار ہیں میرے خواجہ
اپنے تو اپنے ہیں اپنوں پہ کرم کیا معنیٰ آپ تو ناصر اغیار ہیں میرے خواجہ
ان کے اکرام ونوازش کی کرامت دیکھو مفلسوں کے بھی طرفدار ہیں میرے خواجہ
دم نکلنے لگے جس وقت بدن سے اس دم ہم ترے طالب دیدار ہیں میرے خواجہ
دل چمک جائے گا اخلاص سے آؤ در پہ مہبط رحمت وانوار ہیں میرے خواجہ
کوئی اجمیر سے جاتا نہیں خالی دامن کنز رحمان کے مختار ہیں میرے خواجہ

نار دوزخ کا نہیں خوف شمیم خستہ
دونوں عالم میں مدگار ہیں میرے خواجہ

حسین کا سر کبھی بھی جور و جفا کے آگے جھکا نہیں ہے
خدا کے آگے زمین کربل پہ یوں جھکا کہ اٹھا نہیں ہے

بتا رہا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا نہ کھاؤ دھوکا اے دنیا والو
کہ مر گئے ہیں یزیدی ظالم حسین ہرگز مرا نہیں ہے

کمال ذبح عظیم ہے یہ حسین کا سر جدا ہے تن سے
شہید اعظم کے روئے انور پہ پھر بھی کچھ بل پڑا نہیں ہے

یزیدی نرغے سے جا کے واللہ بھنور سے عاشق کو ہے نکالا
مدد کو تم بھی انہیں پکارو کہ ان کی عادت میں نا نہیں ہے

حسینی نسبت کا یہ بھرم ہے یہ انکا کتنا بڑا کرم ہے
شہید اعظم کا نام لیوا کہیں کسی سے ڈرا نہیں ہے

سبیل و کھچڑا ملیدہ حلوہ جو کررہے ہیں یہ نذر تحفہ
حساب محشر، عذاب دوزخ کا خوف ان کو ذرا نہیں ہے

شہیدوں کا ہے مقام عالی ہے انکی عظمت بہت نرالی
شہید اعظم کا عالی منصب دگر کسی کو ملا نہیں ہے

پڑا ہے ماتھے پہ کالا دھبہ عجب نحوست زدہ ہے چہرہ
مقام آل نبی کیا جانے جب ایماں کی کچھ ضیاء نہیں ہے

حدیث پاک نبی کی رو سے امام کرب وبلا کے صدقے
حسین کے عاشقوں کی خاطر لحد میں کوئی سزا نہیں ہے
نواسۂ مصطفیٰ بھی ہیں وہ امام کرب وبلا بھی ہیں وہ
حسین اعظم کو جو نہ مانے شمیم اس کا بھلا نہیں ہے

قطعہ

مرے خواجہ ترا دربار یہ کیسا سہانہ ہے
کھینچا ہے نقش دل پر کس ولی کا آستاں ہے

شمیم بے نوا کی جھولیاں بھر دو میرے آقا
ہو تم ہند الولی خواجہ ترا در بھی یگانہ ہے

یارسول اللہ

غمے دارم سراپا بے قرارم یا رسول اللہ
مراہر گز نہ تاب انتظارم یا رسول اللہ
سلام بیکراں بر تو ہمی خواہم ترا ہیئم
کرم اک بار کن بر حال زارم یارسول اللہ
شفیع عاصیاں اے صدر محشر رحمت داور
گنہگارم غریبم بے نوایم یا رسول اللہ
درشتی روز دیواں راچرا باشد مرادہشت
کریم وپیشوائے چوں تو دارم یارسول اللہ
شمیم خستہ کے نعت ترا گوید پسندیدہ
ترا بعد خدا یابم معظم یا رسول اللہ

رضائے محمد

جہاں آفریدی برائے محمد
تن و جاں وایماں فدائے محمد

دو عالم رضائے خدارا می خواہند
خداوند خواہد رضائے محمد

نہ فہمد کسے جز خدا رتبۂ او
نہ داند کسے سَرّ ہائے محمد

بہر سومی بینم ترا نور یا بم
بہر چیز پنہاں ضیائے محمد

دم واپسیں التجا ایں کنم بس
شود وجد بر نقش پائے محمد

بہانہ بمعراج رفتن بود ایں
خدا بس می خواہد لقائے محمد

بغیر اجازت امین وحی ہم
نہ داخل بود در سرائے محمد

غمے دارم اوراعلاجے نمی ہست
شفا یا بم از خاکپائے محمد

کرم کن بر آشفتہ و خستہ حالم
نہ دارم سوا آسرائے محمد

نداند کسے شانِ ربّ دو عالم
بخلقے ہمہ از سوائے محمد

سعی کرد اہل قلم و مد بر
نہ پرواز کردے بجائے محمد

بروز قیامت بپوش اے عیوبش
شمیم الزّماں ہم گدائے محمد

صلوٰۃ وسلام

اے حبیب رب عالم الصلوٰۃ و السلام
وجہ تخلیق دو عالم الصلوٰۃ و السلام

صاحب لولاک تیری ذات اقدس اے حضور
آپ ہیں نور مجسم الصلوٰۃ و السلام

اے انیس بیکساں اے چارہ ساز مفلساں
اے گنہگاروں کے ہمدم الصلوٰۃ والسلام

صاحب روز جزا اور صاحب جود وسخا
فضل مولیٰ ناز آدم الصلوٰۃ والسلام

آپ مزّمل مبشر اور مدثر و نذیر
زینت عرش مفخّم الصلوٰۃ و السلام

آپ پہ صدقے مراتن اور مراقلب حزیں
جان ایماں ، جان عالم الصلوٰۃ و السلام

آپ کا پیارا لقب یٰسین و طٰہٰ ہے حضور
آپ کی ہے شان اعظم الصلوٰۃ والسلام

ہادیِٔ دین متین و رہنمائے دو جہاں
پیکر رشد مجسّم الصلوٰۃ و السلام

مالک میزان و کوثر شافع یوم النشور
اے معظم اے مکرم الصلوٰۃ والسلام
پیش کرتا ہے شمیم قادری با عاجزی
اے شہنشاہ دو عالم الصلوٰۃ و السلام

اسلام علیک

اے رسول خدا السّلام علیکَ
تم پہ صبح و مسا السّلام علیکَ
یا حبیب خدا مجتبےٰ مصطفےٰ یا شہ دوسرا مقتدیٰ مرتضےٰ
آپ کی جو رضا وہ رضائے خدا آپ کے ماسویٰ کون ایسا ہوا
یا شفیع الوریٰ السّلام علیک
تم پہ صبح و مسا السّلام علیک
یا سراج الہدیٰ رحمت کبریا نور ربّ العلیٰ زیب عرش خدا
آپ کے مثل کوئی نہیں ہے، شہا آپ ہی سب کے ہیں مونس و آسرا
بحر لطف و سخا السّلام علیک
تم پہ صبح و مساَ السّلام علیک

احمد مجتبیٰ خلق کے رہنما بندۂ حق نما خاتم الانبیاء
آپ سا کون ہے اہل جودوعطا ہو۔نگاہ کرم اے میرے ناخدا
دافع ہر بلا السّلام علیک
تم پہ صبح و مسا السّلام علیک
مظہر کبریا شرح شمس الضحیٰ سرور اصفیا دلبر اولیاء
یہ شمیم الزّماں آپ کا ہے گدا دَست بستہ یہی کرتا ہے التجا
ہو قبول اے شہا السّلام علیک
تم پہ و مسا السّلام علیک

چشمِ کرم

اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم
میں ہوں بیمار ترا پیارے نبی چشم کرم

آپ ہیں مالک و مختار رسول عربی   دونوں عالم کے مددگار رسول عربی
مفلسوں کے بھی طرفدار رسول عربی   دور کر دیجئے سرکار مرا رنج و الم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

اللہ اللہ شہ ذیشان کا رتبہ دیکھو   خلوت راز میں خالق کا بلانا دیکھو
لامکاں میں مرے سرکار کا جانا دیکھو   حد سے آگے شب معراج گئے ان کے قدم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

ہو مبارک مرے سرکار کا پیدا ہونا   رحمت و نور سے گھر گھر میں اجالا ہونا
ان سا ممکن نہیں دنیا میں کسی کا ہونا   حور وغلمان وملائک کی جبیں در پہ ہے خم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

آسماں لوح وقلم جنت و دوزخ دیکھی   چشم نورانی سے دنیا کی حقیقت دیکھی
خوب جی بھر کے خداوند کی صورت دیکھی   پھر بھی سرکار کی جھپکی نہیں چشمانِ کرم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

بارہویں صبح میں آقا کی ولادت دیکھو   ہر طرف آمد سرکار کی برکت دیکھو
کافرو مشرک و بے دین پہ رحمت دیکھو   عام دنیا میں شہ دین کا ہے رحم و کرم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

کاش میں عاشق محبوب خدا ہو جاؤں　　عشق سرکار میں اس طرح سے میں کھو جاؤ
ان کے دربار میں پہونچوں تو وہیں سو جاؤں　　پھر تو مٹ جائیں مرے دل سے سبھی رنج والم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

بحر ظلمات سے للہ بچائیں ہم کو　　چادر نور میں سرکار چھپائیں ہم کو
پیش نیکاں نہیں شرمندہ کرائیں ہم کو　　حشر میں اپنے گنہ گار کا رکھ لیجے بھرم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

میرے ہی ملک میں اب میرا ہے رہنا دوبھر　　قوم مسلم کا یہاں ہوگیا جینا دو بھر
عزت و عظمت و عفت ہے بچانا دو بھر　　حد سے زیادہ ہوا جاتا ہے یہاں ظلم و ستم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

رب کے محبوب کرم آپ جو فرمائیں گے　　برق رفتار سے ہر سو ہمیں چھا جائیں گے
ملک میں پرچم حق شان سے لہرائیں گے　　المدد شاہ دو عالم ترے کہلاتے ہیں ہم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

ہر طرف ظلم کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے　　پردۂ گوش پہ دھیمی سی صدا آئی ہے
اپنے کرتوت کی تم نے یہ سزا پائی ہے　　اب تو للہ ندامت سے کرو آنکھوں کو نم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

ہے ضرورت شہ صدیق کا ایثار بنو　　ظلم ڈھا دینے کو فاروق کی تلوار بنو
نرغۂ کفر میں اب حیدر کرار بنو　　اے شمیمؔ آتی ہے رگ رگ سے صدائے پیہم
اک نظر شاہ امم شاہ امم شاہ امم

نعت سرکار

جب سے سرکار کی رہبری ہوگئی
میری قسمت بھی کتنی بھلی ہوگئی

چار سو روشنی روشنی ہوگئی
دور دنیا سے اب تیرگی ہوگئی

فض مولیٰ سے باندھا جو رخت سفر
میری منزل نبی کی گلی ہو گئی

یہ انہیں کا کرم ان کا احسان ہے
نام احمد سے دل بستگی ہوگئی

میں نے طوفان میں جب پکارا انہیں
کتنی آسان مشکل میری ہوگئی

عشق سرکار میں نکلے میرا یہ دم
یہ تمنا میری آخری ہوگئی

نعت سرکار لکھنا میسر ہوا
باعث مغفرت شاعری ہوگئی

صدقۂ نعتِ پاک نبی دیکھئے
چپّہ چپّہ میں شہرت مری ہوگئی

پائے ناز نبی سے شمیمؔ الزماں
خلد یثرب کی ہر اک گلی ہوگئی

نعت پاک

گلِ رنگِ حسیں کو ناز ہے طیبہ کے خاروں پر
بہار خلد کو بھی رشک ہے ان ریگزاروں پر

مدینہ دیکھنے کی جستجو ہر دم ستاتی ہے
کرم فرمائیے اے میرے آقا بے قراروں پر

حبیب دو جہاں کا دیکھئے اعجاز اے لوگو
چلا کرتے ہیں خورشید وقمران کے اشاروں پر

معطر ہے فضائے سنیت ہر سمت دنیا میں
''رضا و حامد و نوری کا گلشن ہے بہاروں پر''

کہا ہے اعلٰحضرت نے حدیث پاک کی رو سے
نہ ہرگز جائیں مستورات ولیوں کے مزاروں پر

جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ جو رکھتے ہیں
بلا خوف وخطر چلتے ہیں تلواروں کی دھاروں پر

زباں پر نام احمد ہے تو طوفاں کیا بگاڑے گا
چلا کرتی ہے کشتی جس کے دم سے تیز دھاروں پر

شمیمؔ قادری کی آرزو ہو جائیگی پوری
خدا والے چلا دیتے ہیں کشتی ریگزاروں پر

نعت شریف

ہے ہر نبی کا مقام اعلیٰ مگر کوئی مصطفےٰ نہیں ہے
رَفَعنَالَکَ کا بلند سایہ کسی نبی کو ملا نہیں ہے

قدم کے نیچے ہے عرش حق بھی تبارک اللہ شان عالی
سوائے میرے نبی کے کوئی بھی لامکاں میں گیا نہیں ہے

ہے ذات قَد جَاءَکُم مِنَ اللّٰہ نہ ان کا ثانی نہ ان کا سایہ
قسم خدا کی نبی کے جیسا کہیں کوئی دوسرا نہیں ہے

بحکم مختار ہر دو عالم چرا ہے سینہ قمر کا جس دم
تو دونوں ٹکڑے ملے نہ جب تک اشارہ ان کا ہوا نہیں ہے

زبان معجز بیاں ہے ان کی مثال لاؤں کہاں سے اس کی
بغیر مرضی رب کے کچھ بھی مرے نبی نے کہا نہیں ہے

یہاں سے معراج میں بلایا مقام محمود کا دکھایا
خدائے واحد نے مرتبہ یہ کسی نبی کو دیا نہیں ہے

رسول بطحا کے سچے عاشق جوان کا دشمن ہے وہ منافق
کہوں میں کس طرح اسکو سنی جو دل میں حُبِّ رضا نہیں ہے

ہزار سے بھی ہیں اور زائد رضا کے لکھے کتب، رسائل
کئی صدی سے کسی محقق نے اتنا زیادہ لکھا نہیں ہے

ملیں گے جنت میں اعلیٰ درجے رسول کون ومکاں کے صدقے
شمیم کو ہے یقین واثق عمل اگر چہ ذرا نہیں ہے

نعت پاک

حسن یوسف ہیچ نورِ کبریا کے سامنے
سب حسیں قربان مصطفٰی حُسنِ کے سامنے

میں سراپا پُر خطا ہوں تم شفیع المذنبیں   یعنی محبوب خدا ہو رحمتہ للعلمیں
خوف ہو کیونکر نکیرین خدا کے سامنے

علم کا غیبی خزانہ رب تعالیٰ نے دیا   کنجیاں کونین کی انکے حوالے کردیا
دونوں عالم آشکارا مصطفٰی کے سامنے

لے کے آیا مشت میں بوجہل کنکریوں کو جب   حکم سرکار دوعالم پاتے ہی وہ مل کے سب
وجد میں پڑھنے لگیں کلمہ شہا کے سامنے

نور سے اپنے خدائے پاک نے پیدا کیا   باعث تخلیق عالم نور سر تا پا کیا
پھیکے ہیں شمس وقمر شمس الضحیٰ کے سامنے

حُبّ سرکار دوعالم جنکی گھٹی میں پڑی   جام عشق ومعرفت جو پی رہے ہیں ہر گھڑی
مائل سجدہ بدل ہیں نقش پا کے سامنے

دی سزائیں سخت بہنوئی سے رشتہ دار کو   قتل کرنے پھر چلے آئے عمر سرکار کو
ہوگئے مرعوب شان مصطفٰی کے سامنے

اہل نجد ورفض ہوں یا کوئی ارباب ظلم   شاطران دیں کی خاطر جب اٹھا ان کا قلم
ہوگئے مبہوت سب احمد رضا کے سامنے

روزہ وصدقہ تلاوت ہو شمیمؔ قادری   بے ریا جملہ عبادت ہو شمیمؔ قادری
اس سے بہتر بیٹھنا ہے اولیاء کے سامنے

عشق نبوی سے دل جو سجایا نہیں وہ کسی زاویے سے ہمارا نہیں
اے نکیرو میں ہوں عاشق مصطفیٰ قبر میں آ کے مجھ کو جگانا نہیں
میرے سرکار ہوں گے وہاں جلوہ گر اس لئے قبر کا مجھ کو کھٹکا نہیں
میری نس نس میں ہے عشق خیر الوریٰ نجد یو! ہتھکڑی سے ڈرانا نہیں
ہے نحوست زدہ چہرہ ان سب کا کیوں عشق کے نور سے دل مجلّٰی نہیں
سنت مصطفیٰ میں ملا جو مزہ وہ مزہ اور کسی شئے میں پایا نہیں
لے رہا ہوں ابھی دید کے میں مزے موت آتی ہے آ، رک کے آنا نہیں

اے شمیم الزماں ناز قسمت پہ کر
وہ نوازش ہوئی جو تھا سوچا نہیں

ان سے اعلیٰ کوئی بن کے آیا نہیں
ان سے زیادہ کوئی رب کو پیارا نہیں

اہل ایمان کی جاں سے اقرب ہیں وہ
رب نے قرآن میں کیا بتایا نہیں

اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی زباں
مرضیٔ حق بنا وہ ہلاتا نہیں

ہو گئے قابَ قوسین سے بھی قریں
آنکھ جھپکی نبی کی ذرا سا نہیں

بن پڑھے ایسے کہ آپ اُمّی لقب
علم اتنا کسی نے بھی پایا نہیں

تھا عرب میں فصاحت کا جو بادشاہ
مثل اک آیت قرآں لایا نہیں

رکھ دیں پتھر پہ پا تو پگھل جائے وہ
پر زمیں پر نشاں ان کا پڑتا نہیں

میں ہوں بیمار عشق شہ انبیاء
دل کو تسکیں سوائے مدینہ نہیں

زاد بخشش فقط ہے درود آپ پر
اپنے اعمال پر کچھ بھروسہ نہیں

عشق آقا شمیم الزماں دل میں ہے
آخرت کا کوئی اور توشہ نہیں

مصطفیٰ کا کہاں بول بالا نہیں دو جہاں میں کہاں ان کا چرچا نہیں
اَلَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ ان کے دربار میں شور کرنا نہیں
دیکھ لو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ تذکرہ میرے آقا کا کس جا نہیں
بیت المقدس سے کعبہ جو قبلہ بنا ان کی مرضی نہ ہوتی بدلتا نہیں
کیا وَ اَمَّا بِنِعمَةِ رَبِّكَ سے ذکر میلاد کرنے کا ملتا نہیں؟
بات سنت کی کرتے ہیں نجدی مگر وادیٔ عشق میں پاؤں رکھا نہیں
بولہب خوش نہ ہوتا جو میلاد پر پیر کے دن بھی آرام پاتا نہیں
جس زمانے کو آقا سے نسبت ملی اس سے بہتر کوئی بھی زمانہ نہیں
آئے جس وقت آقا شمیم الزماں
کوئی بھی وقت اس سے سہانا نہیں

وصف خیر البشر جس میں آیا نہیں ایسا قرآن میں کوئی پارہ نہیں
حکم لا تجھروا آیا قرآن میں اونچی آواز میں بات کرنا نہیں
ورنہ ہے حبطِ اعمال کی جو سزا ہو گئے سب تباہ تم نے جانا نہیں؟
آیت لَا تُقَدِّمُوا بَینَ یَدَیْ حکم تعظیم کیا اس سے آیا نہیں؟
ورد صَلُّوا عَلَیهِ وَ سَلِّمْ کرو اس سے بہتر کوئی بھی وظیفہ نہیں
شافع المذنبیں کے سوا حشر میں رَبِّ سَلِّمْ کوئی کہنے والا نہیں
کیسے سمجھے وہ ناداں مقام نبی جام عشق نبی جس نے پایا نہیں
ان کی تعظیم و توقیر ہے لازمی کہ ادب کے سوا کوئی چارہ نہیں

نعت لکھتا شمیم الزماں ہے فقط
شاعری ورنہ اس کا تو پیشہ نہیں

جو نبی کا نہیں وہ خدا کا نہیں وہ ہمارا تمہارا کسی کا نہیں
ہیں بشیر و نذیر و سراج منیر داعیٔ حق کوئی آپ جیسا نہیں
ذرہ ذرہ قیامت تلک غیب کا اور کسی نے سوا ان کے جانا نہیں
تا کہ قائم قیامت اچانک ہی ہو مصطفیٰ نے تعین بتایا نہیں
ہوگی ہرگز نہ مقبول ایسی دعاء جس میں شامل نبی کا وسیلہ نہیں
کوئی ثانی ہو کیسے نبی کا مرے جسم اقدس کا جب ان کے سایہ نہیں
مریم و آسیہ کو ملا مرتبہ پھر بھی وہ عائشہ اور خدیجہ نہیں
حضرت فاطمہ کے سوا خلد سے نوری جوڑا کسی کو بھی آیا نہیں
بے اجازت نہ داخل ہوں جبریل بھی اور دنیا میں کوئی گھرانہ نہیں

نجدیوں کی خباثت شمیم الزماں
الاماں کوئی طور و طریقہ نہیں

لاکھ کر لے عمل ہوگا اعلیٰ نہیں جو نہ دیکھے نبی کو صحابہ نہیں
جب نبی کا لعاب دہن پڑ گیا ختم ہونے کو جابر کا کھانا نہیں
بھر کے لپ کیا نبی نے ردا میں دیا حافظہ میں کوئی بوہریرہ نہیں
ہو گئے عشق میں مصطفیٰ کے فدا اویس قرنی نے حالانکہ دیکھا نہیں
پڑھ کے کلمہ مسلماں ہوئے اس گھڑی لڑ سکے جب نبی سے رُکانہ نہیں
کہہ دیا جب نبی نے زمیں سے پکڑ بڑھ سکے اس سے آگے سراقہ نہیں
موت اس وقت تک ان کو آئی نہیں کنگن سونا جب تک کہ پہنا نہیں
فتح فاروق نے پائی کسریٰ پہ جب دے دیا ان کو کنگن اور مانگا نہیں
از زمیں تا فلک حال جن و ملک میرے آقا پہ کیا آشکارا نہیں
اے شمیم الزماں کہہ دے بعد خدا
ان سے زیادہ کوئی شان والا نہیں

تیرے قبضے میں کل خدائی ہے　　رب نے مخلوق جو بنائی ہے
حشر کی دھوپ ہے خدا کی پناہ　　میرے آقا تری دہائی ہے
پانی پانی ہے حسن بدر میں　　کتنی اچھی تری کلائی ہے
تاجِ لولاک ہے ملا تم کو　　خلق تیرے ہی صدقے آئی ہے
تیری رحمت پہ ناز ہے ورنہ　　میرے اندر بہت برائی ہے
میرے آقا ضرور آئیں گے　　قلب عاشق میں گر صفائی ہے
کل جہاں پہ حکومت ہے جن کی　　ان کا بستر بس اک چٹائی ہے
حشر قائم کیا خدا نے کیوں　　شان محبوبیت دکھائی ہے
جس سے پیدا ہو عشق مصطفوی　　سب سے اچھی وہی پڑھائی ہے
بخش دی رب نے آپ کی امت　　قدر کی رات جب بھی آئی ہے
ہے گناہوں کی اس قدر کثرت　　کیا قیامت قریب آئی ہے
یہ ہے صدقہ فقیہہ اعظم کا　　منزل حق جو میں نے پائی ہے

مغفرت ہوگئی شمیم اس کی
جس نے بھی بزم یہ سجائی ہے

سب سے اعلیٰ سب سے بالا بحر و بر کے سامنے
ہے نبی افضل مرا ہر خشک و تر کے سامنے

کچھ نہیں پنہاں، جہاں کا ذرہ ذرہ ہے عیاں
آمنہ بی بی کے اس لخت جگر کے سامنے

دل یہ بولا مل گئی جنت کی بھی جنت مجھے
گنبد پرُ نور جب آیا نظر کے سامنے

شافع امت ہیں وہ اللہ کی رحمت ہیں وہ
حشر کا کیا غم ہو ایسے ذی اثر کے سامنے

انبیاء کو قسمت خیر الامم پہ ناز ہے
شافع محشر شہ والا گہر کے سامنے

رک گئی جبریل کی پرواز بھی سدرہ تلک
صاحب اسریٰ کے نورانی سفر کے سامنے

حسن اس کا ماند پڑتا ہوتا گر جلوہ نما
چہرہ زیبا ترا بدر القمر کے سامنے

شان و عظمت انبیاء کو اک سے اک بڑھ کر ملی
کم ہے لیکن مالک جن و بشر کے سامنے

بھاگتا شیطان ہے حضرت عمر کو دیکھ کر
آگئے جس دن سے وہ خیر البشر کے سامنے

تھے اگرچہ ظلم بیحد معاف آقا نے کئے
آگئے سفیان جب ان کی نظر کے سامنے

روز محشر میں تھا غمگین مصطفیٰ جب آگئے
ہوگیا بے فکر میں اپنے مقر کے سامنے

فن میں ہو ملکہ کسی کو نعتیہ شاعر ہوں میں
کس کو ہوگا ناز میرے اس ہنر کے سامنے

ناز کر قسمت پہ اپنی اے شمیم قادری
تو کھڑا ہے مصطفیٰ کے پاک در کے سامنے

جگمگاتا ہے مقدر کا ستارا اے شمیم
میں کھڑا ہوں روضۂ خیر البشر کے سامنے

اللہؑ

خانۂ کعبہ شان تمہاری اللہؑ ساری دنیا تیری دیوانی اللہؑ
غیر خدا کو پوج کے کوئی شرک کرے ہم ہیں اپنے رب کے پجاری اللہؑ
جو بھی ہیں مصروف طواف کعبہ میں ان سب کی ہے شان نرالی اللہؑ
بوسۂ سنگ اسود کو سب ٹوٹ پڑے کیا بخشش کی راہ نکالی اللہؑ
پڑھ لے نماز نفل حطیم کعبہ میں ہوگی دعاء مقبول تمہاری اللہؑ
رکن یمانی سے لے کر کے اسود تک عرشی جماعت فرش پہ اتری اللہؑ
چمٹا جب میں مستلزم سے آئی صدا پوری ہوگی مانگ تمہاری اللہؑ
بخشا خدا نے میں نے مصلّٰی جیسے کیا شانِ مقام ابراہیمی اللہؑ
زمزم پی کر پیاسیں لوگ بجھاتے ہیں اس میں اثر ہے خوب غذائی اللہؑ
پہونچا جب میزاب پہ رحمت برس پڑی ہوگئی میرے دل کی صفائی اللہؑ

آئی شمیم قادری تیرے حصے میں
پیارے نبی کی مدح سرائی اللہؑ

قدمِ رسُولِ پاک

اللہ نے رسول سا پیدا کوئی کیا نہیں
معراج لامکان میں انکے سوا گیا نہیں

پائے رسول پاک کی دے گا کوئی مثال کیا
پہونچے ہیں مصطفیٰ جہاں کوئی وہاں گیا نہیں

اللہ معطی، مصطفیٰ قاسم ہیں ایسے باخدا
سائل نے در پہ لفظ نا ہرگز کبھی سنا نہیں

مازاغ اور ماطغیٰ چشمان پاک مصطفیٰ
کوئی بھی غیب کیا چھپے جب کہ خدا چھپا نہیں

ذات رسول نور حق شکل نبی جمال حق
نور خدائے پاک سے نور نبی جدا نہیں

اس کو شمیمؔ خوشنوا نارسقر کا خوف کیا
جس نے درود محترم ترک کبھی کیا نہیں

سردار ہیں مصطفےٰ

سارے عالم کے مختار ہیں مصطفےٰ
سب رسولوں کے سردار ہیں مصطفےٰ
کوئی جانے گا کیا مرتبہ آپ کا
رب تعالیٰ کے اسرار ہیں مصطفےٰ
منصب مقتدا پہ تھے اسرا کی شب
آپ نبیوں کے سالار ہیں مصطفےٰ
جن کے دل میں محبت نہیں آپ کی
زندہ رہ کر وہ مردار ہیں مصطفےٰ
کنز مولیٰ کے مالک نہ کیوں آپ ہوں
جبکہ محبوب ستار ہیں مصطفےٰ
شافع عاصیاں رحمت عالمیں
آپکے ہم گنہ گار ہیں مصطفےٰ
اے شمیم الزماں تجھکو ہے خوف کیا
حشر میں جب مدد گار ہیں مصطفےٰ

مالک کوثر

سرور دو عالم کا سب سے اعلیٰ رتبہ ہے
زیر پائے نورانی عرش حق تعالیٰ ہے

ذات نور احمد سے دو جہاں بنایا ہے
ذرّے ذرّے میں دیکھو مصطفےٰ کا جلوہ ہے

علم کا ذخیرہ ہے نور کا خزینہ ہے
فیض و نور کا منبع مصطفےٰ کا سینہ ہے

حسنِ ماہِ کامل کیا آفتاب ہے حیراں
کس طرح محمد کو یک نے یک بنایا ہے

ہیں وہ مالک کوثر اور شافع محشر
بعد کبریا ان کا سب سے اعلیٰ رتبہ ہے

تھا خزانۂ مخفی کچھ نہ تھا بجز ربی
رب نے آپ کے صدقے خلق کو سجایا ہے

فرش پر ترا پرچم ہیں فرشتوں کے سرخم
عرش رب کعبہ پہ تیرا بول بالا ہے

عابدوں اور نیکوں کے حامی تو سبھی ہونگے
ہم گناہگاروں کو آپکا سہارا ہے

رنگ گندمی ایسا حسن ان پہ خودشیدا
رب نے جس طرح چاہا اس طرح بنایا ہے

آپ کا لقب یسٰیں مثل نہ کوئی ثانی
جسم پاک نورانی اور قدیگانہ ہے

میرا یہ عقیدہ ہے ہاں یہی بس ایماں ہے
ہے وہی خدا کا جو ہوگیا تمہارا ہے

خواب میں سہی لیکن دیکھ لوں میں آقا کو
روز وشب مرے دل کی بس یہی تمنا ہے

کوئی فکر ہو کیونکر کیسی گرمیٔ محشر
ہاتھ میں مرے آقا آپ کا وسیلہ ہے

کیجئے شہہ بطحا مشکلوں کو اب آساں
ظلمتوں کی دلدل میں پھنس گیا بے چارہ ہے

منتظر شفاعت کے ہم بروز محشر ہیں
کہ شمیم خستہ کو آپکا سہارا ہے

شان رسالت دیکھئے

رب نے بخشی مصطفےٰ کو سب پہ سبقت دیکھئے
مسجد اقصےٰ میں نبیوں کی امامت دیکھئے

لامکاں میں اُدنُ مِنِّی ربِّ اکبر نے کہا
یہ حبیب حق تعالیٰ کی ہے عظمت دیکھئے

حکم کی انگلی اٹھی فوراً قمر شق ہو گیا
سرور کونین کی شان رسالت دیکھئے

عرش نے سر پر لیا معراج میں ان کا قدم
پائے ناز سرور عالم کی رفعت دیکھئے

نور ہے ذات مقدس اس لئے سایہ نہیں
جسم پاک مصطفیٰ کی یہ لطافت دیکھئے

چل رہے ہیں حضرت روح الامیں تھامے لگام
مصطفےٰ کی یہ شب معراج شوکت دیکھئے

بخشش امت میں ہی ان کی خدا سے ہے رضا
سرور عالم کی یہ امت پہ رحمت دیکھئے

عاصیوں کے غم میں روئے مغفرت کے واسطے
رحمۃ للعٰلمین کی یہ محبت دیکھئے

مشت میں بوجہل کی کنکر نے کلمہ پڑھ دیا
بے زباں مخلوق کرتی ہے اطاعت دیکھئے

سورج الٹے پاؤں پلٹا ہے علی کے واسطے
حکم محبوب خدا کی جاہ و حشمت دیکھئے

پتھروں نے بھی پڑھا ہے ان پہ صلوٰۃ وسلام
یہ میرے سرکار کی شان رسالت دیکھئے

عید کے دن رو رہا تھا ایک بچہ راہ میں
دوش اقدس پہ بٹھایا ان کی شفقت دیکھئے

پتھروں کی بارشیں اور گالیاں کھا کر دعاء
کافروں کے حق میں بھی آقا کی رحمت دیکھئے

مل گئے ہم کو مقدر سے رسول ہاشمی
یہ خدائے پاک کی انمول نعمت دیکھئے

کیا لکھوں گا نعت میں قرآں پڑھوا ے مومنو
کر رہا ہے خود خدا آقا کی مدحت دیکھئے

مان کر ان کو نبی منکر ہیں علم غیب کے
بدعقیدوں کی رذالت اور ضلالت دیکھئے

آیۂ قرآن میں پاکیزگی کا تذکرہ
اہل بیت مصطفیٰ کی یہ طہارت دیکھئے

خوب کی تصدیق معراجِ رسول اللہ کی
حضرت بوبکر کی شان صداقت دیکھئے

منکر حکم نبی کا سر قلم کر ہی دیا
حضرت فاروق اعظم کی عدالت دیکھئے

صرف دعوت کا بہانہ ہر قدم پر اک غلام
کر دیا آزاد عثماں کی سخاوت دیکھئے

بابِ خیبر کو اکھاڑا تھا نبی کے حکم سے
حضرت مولیٰ علی کی یہ شجاعت دیکھئے

آرزوئے شہر بطحا دل میں رکھے ہے شمیمؔ
ہوگی کب سرکار کی چشم عنایت دیکھئے

نور خدا آ گئے

وجہ تخلیق ارض و سما آ گئے یعنی محبوبِ ربُّ العلیٰ آ گئے
ہر طرف ہے صدائے صلوٰۃ و سلام
دھوم عالم میں ہے مصطفیٰ آ گئے
ظلمت و تیرگی دور ہو جائیگی رہنما بن کے نور خدا آ گئے
ہم کو کافی ہے سرکار کی رہبری
بن کے وہ شمع راہ ہدیٰ آ گئے
ڈوب سکتی نہیں مری کشتی کبھی موج طوفان میں نا خدا آ گئے
گمرہی کا مجھے کوئی خدشہ نہیں
جب محمد مرے رہنما آ گئے
عاصیوں کے بھی چہرے دمکنے لگے حشر میں جس گھڑی مصطفیٰ آ گئے
فکر بخشش نہ کرائے شمیم الزماں
نعت پڑھ دے شفیع الوریٰ آ گئے

سب سے اعلیٰ سب سے بالا ہیں ہمارے مصطفٰے
سب رسولوں کے بھی ہیں آنکھوں کے تارے مصطفیٰ

امت خیرالامم پر رب کا ہے فضل و کرم
روز محشر عاصیوں کے ہیں سہارے مصطفیٰ

خود ہی موجوں نے ہمیں ساحل تلک پہنچادیا
جیسے ہی منجد ھار میں ہم نے پکارے مصطفیٰ

با ادب بھیجیں گے ان پر ہم کھڑے ہو کر سلام
قبر میں تشریف جب لائیں گے پیارے مصطفیٰ

چاند دو ٹکڑے ہوا سورج بھی آیا لوٹ کر
دیکھ کر انگشت اقدس کے اشارے مصطفیٰ

گرتے گرتے ایک دم سنبھلا نظر جیسے پڑی
ربِّ سلِّم کہتے ہیں پل کے کنارے مصطفیٰ

جنت الفردوس کا بھی حسن کیا بھائے اسے
کرلیا جس نے مدینہ کے نظارے مصطفیٰ

تھا جو یثرب اب ہے طیبہ اس میں اب چاروں طرف
رحمت و انوار کے بہتے ہیں دھارے مصطفیٰ

ہیں نظر میں ہیچ اب دنیا کی سب رعنائیاں
دیکھ کر روضے کے گنبد اور منارے مصطفیٰ

لائق گردن زنی ہے وہ شمیم قادری
آپ کی توہین پر جو بھی ابھارے مصطفیٰ

مالک جنت

اللہ اللہ رسول کی عظمت
کون جانے گا رتبہ و حشمت
میں نے پائی ہے خوب یہ قسمت
دل میں میرے رسول کی الفت
عشق نبوی سے دل رہے معمور
مجھ کو کافی ہے بس یہی نعمت
رب نے ان کو بنا کے بھیجا ہے
سارے عالم کے واسطے رحمت
بھیجتے ہیں سلام روز و شب
گھیر کر سب ملائکہ تربت
لامکاں پہنچے آنِ واحد میں
کس نبی کو ملی ہے یہ رفعت
باغِ فردوس ملکیت میری
میرے آقا ہیں مالکِ جنت

امتوں میں رسولوں کی افضل
سرور کائنات کی امت
عظمت مصطفیٰ کا جو منکر
حشر میں وہ اٹھائے گا ذلت
اجر دے ان کو اے مرے مولیٰ
کر رہے ہیں جو دین کی خدمت
اے شمیم الزماں خُدا نے دی
سب رسولوں پہ آپ کو سبقت

تخلیق آدم

پڑھیے قَد جَاءَکُم مِّنَ اللّٰہِ نُور ہوگیا ہے مرے مصطفےٰ کا ظہور
بھیجتے ہیں نبی پر ملائک سلام مست ہیں آج جنت میں غلمان وحور
وجہ تخلیق آدم کی میلاد پر ہرطرف بحروبر میں ہے کیف وسرور
شاہِ دیں آگئے بت پرستی مٹی خاک میں مل گیا بت کدوں کا غرور
کردیا سب کو منسوخ قرآن نے حکم توریت و انجیل وحکم زبور
کفر کی تیرگی منھ چھپانے لگی ہوگیا کوہِ فاراں سے اعلان نور
جو بھی جلتے ہیں میلاد سرکار سے ناردوزخ کا ان کے لئے ہے تنور
مصطفےٰ کی رضا اور خوشی کیلئے حشر میں بخشی جائے گی امت ضرور
ہم گنہ گاروں کو بخش دے گا خدا امت مصطفےٰ کے لیے ہے غفور
مصطفےٰ کے گھرانے کی یہ شان ہے خود خدا ان کو کہتا ہے پاک وطہور
باطفیل نبی بخش دے اے خدا
ہوگیا جو شمیم الزماں سے قصور

اعلانِ حق

سیرت رسول پاک کی قرآں میں دیکھئے
اسوہ عمل کا شاہِ رسولاں میں دیکھئے

موسیٰ کی طرح جلوۂ ربِّ قدیر کو
چشمان پاک مظہر یزداں میں دیکھئے

دونوں جہاں کا حسن اگر دیکھنا ہے تو
خیر البشر کے روئے درخشاں میں دیکھئے

نبیوں کے سب کمال رسولوں کے معجزے
پیغمبروں کے آخری سلطاں میں دیکھئے

تشریف لا رہے ہیں نبی اس جہان میں
مستی سرور حوروں میں غلماں میں دیکھئے

اعلان حق کیا مرے آقا نے جس گھڑی
لرزہ پڑا ہے شرک کے ایواں میں دیکھئے

سجدے میں رکھا سر تو فرشتے اتر پڑے
اعجاز ان کا بدر کے میداں میں دیکھئے

اس طرح رب نے کردیا ذکر نبی بلند
مسجد میں مدرسوں میں بیاباں میں دیکھئے
حسن و جمالِ لعل و گہر ماند پڑ گئے
دندانِ مصطفےٰ رخ خنداں میں دیکھئے
جبریل کیا پڑھائیں گے میرے رسول کو
رب نے پڑھایا سورۂ رحماں میں دیکھئے
تعظیم میں نبی کی نہ اسریٰ کی شب اٹھا
نوری بشر کو قاف کے زنداں میں دیکھئے
ذات نبی میں نقص کوئی آئے گر نظر
ایمان اپنا اپنے گریباں میں دیکھئے
ہر زاویے سے جینے کا مل جائے گا شعور
اللہ کے رسول کے فرماں میں دیکھئے
شمس و قمر کے حسن میں ہے نقص اے شمیمؔ
حسنِ کمال صاحبِ قرآں میں دیکھئے

نعت سرور

میں بھی ایک روز طیبہ جاؤں گا
سوئی قسمت وہیں جگاؤں گا

با ادب با وضو قرینے سے
نعت سرور وہاں سناؤں گا

دل ہی دل میں وہاں پہ رو رو کر
حال دل اپنا میں سناؤں گا

دیکھ کر روضۂ شہ بطحا
پیاس آنکھوں کی میں بجھاؤں گا

اپنے آقا پہ بھیج کر میں سلام
دل میں عشق نبی بساؤں گا

ناز ہو کیوں نہ اپنی قسمت پر
میں نبی کا ہی کہلواؤں گا

نعرۂ حق لگا لگا کے شمیمؔ
ظلمت کفر کو مٹاؤں گا

انشاءاللہ

ہم بھی اک روز پہونچ جائیں گے انشاءاللہ
شہر طیبہ کی ہوا کھائیں گے انشاء اللہ

دل میں ہے عشق نبی اس لئے مجھ کو ہے یقیں
میرے آقا مجھے بلوائیں گے انشاء اللہ

نعت پاک شہ کونین سنائیں گے ضرور
روضۂ پاک پہ جب جائیں گے انشاء اللہ

تھام کر روضۂ اقدس کی سنہری جالی
حال غم اپنا سناآئیں گے انشاء اللہ

میں گنہ گار سیہ کار خطا کا رجھی ہوں
داغ عصیاں مرا دھلوائیں گے انشاء اللہ

جسکا شیوہ ہے سدا شیوۂ توہین نبی
حشر کے روز سزا پائیں گے انشاء اللہ

مالک خلد بریں ہیں وہ شمیمؔ خستہ
رب سے جنت ہمیں دلوائیں گے انشاءاللہ

شجر نے کیا سلام

آقائے کائنات کا رتبہ عجیب ہے
عاشق جوان کا ہے وہ خدا کے قریب ہے
رہ کر زمیں پہ دیتے تھے وہ عرش کی خبر
یکساں نگہ میں انکی بعید و قریب ہے
پیش رسول جھک کے شجر نے کیا سلام
کلمہ پڑھا یہود نے توڑا صلیب ہے
میرے نبی نے ختم کیا فرق و امتیاز
اک صف میں دیکھو آج امیر و غریب ہے
ہر خاص و عام کا وہ نبی بن کے آگیا
امت کا جو مسیح اور سب کا طبیب ہے
کیوں کر ہو مجھکو خوف عذاب جحیم کا
جبکہ شفیع حشر خدا کا حبیب ہے
دل سے بصد خلوص رسول کریم پر
بھیجو درود سنتِ رب مجیب ہے
ہے ناز مجھ کو اپنے مقدر پہ دوستو
لکھتا ہے نعت جو بھی بڑا خوش نصیب ہے
للہ اب نگاہِ کرم اس پہ کیجئے
مشکل میں پھنس گیا یہ شمیم غریب ہے

رحمت دو جہاں

مالک این و آں مرے آقا فخر کون و مکاں مرے آقا
رحمت دو جہاں میرے آقا سرور انس و جاں مرے آقا
نور احمد سے خلق کل پیدا حاصل کل جہاں مرے آقا
علم کس شی کا ہے نہیں ان کو عالم کن فکاں مرے آقا
سارا عالم ہے آپ کے صدقے آپ جانِ جہاں مرے آقا
آپ کی ملک آپ کے تابع یہ زمین و زماں مرے آقا
میزباں تھا خدا شب اسریٰ عرش پر میہماں مرے آقا
بلبل سدرہ ایک مونہ بڑھے اور گئے لامکاں مرے آقا
فکر جنت ہو کیوں کہ ہے تیری ملک باغ جناں مرے آقا
مجھ کو بہکا کوئی نہیں سکتا آپ ہیں پاسباں مرے آقا
میں غزل اور ھزل نہیں کہتا نعت ہے میری جاں مرے آقا
شاعری ہے نہیں مرا پیشہ ہوں ترا مدح خواں مرے آقا

قبر میں دید کا تمنائی
ہے شمیمؔ الزماں میرے آقا

حوض کوثر

میرے آقا مجھے بلائیں گے
داغ عصیاں مرا مٹائیں گے

سر کے بل شہر طیبہ جاؤں گا
جب رسول خدا بلائیں گے

بار گاہ رسول میں جاکر
نعت پاک نبی سنائیں گے

ان پہ پڑھ کر سلام الفت سے
اشک گوہر وہیں لٹائیں گے

اپنی قسمت نے یاوری کی تو
اپنا مسکن وہیں بنائیں گے

حوض کوثر سے مالک کوثر
آب کوثر ہمیں پلائیں گے

اپنی چشم کرم سے امت کو
سرورِ دین بخشوائیں گے

امت مصطفےٰ کے قدموں میں
پُل پہ جبریل پر بچھائیں گے
کس قدر ہیں گناہ پھر بھی تو
ہم نبی کے ہی کہلوائیں گے
تیرگی روشنی میں بدلے گی
قبر میں جس گھڑی وہ آئیں گے
ہو گیا گر نبی کا لطف و کرم
دھوم کونین میں مچائیں گے
دعوۂ ہمسری جو کرتے ہیں
قبر میں ہی وہ پیٹے جائیں گے
علم غیب نبی کے جو منکر
قبر میں ہی وہ مار کھائیں گے
دشمنی جو نبی سے کرتے ہیں
روز محشر وہ منھ کی کھائیں گے
یہ یقیں ہے شمیمؔ مجھکو بھی
اپنا دیدار وہ کرائیں گے

مقام نبی

عاشقوں کے دلوں کا قرار شاہ بطحا کا پیارا مزار
جانِ کعبہ ہے روضہ ترا رحمتیں روز و شب ہیں نثار
یاد آتے ہی سرکار کی آگیا میرے دل کو قرار
اللہ اللہ مقام نبی سب رسولوں میں ہے افتخار
بولے جبریل اسریٰ کی شب چلیئے اب مولیٰ کو ہے انتظار
دے کے اخوانیت کا سبق کردیئے دور سب انتشار
اپنی امت پہ سرکار کا ہو رہا ہے کرم بے شمار
باادب سر کے بل اب چلو آگیا مصطفےٰ کا مزار
منکر اختیارِ نبی تیرے ایمان میں ہے درار
مانگ ان سے شمیؔم الزماں
رب نے ان کو دیا اختیار

انوارِ عقیدت

ہم نعت نبی پڑھ کے سنایا ہی کریں گے
الفت کا دیا دل میں جلایا ہی کریں گے

سرکار کی میلاد منایا ہی کریں گے
جو جلتے ہیں ہم ان کو جلایا ہی کریں گے

بدعات سمجھتا ہو جو صلوٰۃ نبی کو
شیطان کی طرح اسکو بھگایا ہی کریں گے

آلام میں آتے ہیں مرے کام محمد ﷺ
ہم ان کو مصائب میں بلایا ہی کریں گے

پاکیزہ تمنا ہے شب و روز ہمیشہ
ہم دل میں شہ دیں کو بسایا ہی کریں گے

اخلاص سے دل میں یہ تمنا لئے بیٹھو
چاہیں گے نبی گر تو بلایا ہی کریں گے

ہم جشن شہ والا ہر اک گام مناکر
انوار کی بارش میں نہایا ہی کریں گے

گر چشم بصیرت نہیں پھر دیکھے گا کیسے
سرکار تو میلاد میں آیا ہی کریں گے

پڑھ کر کے درود ان پہ ہم گلدستۂ دل کو
گلہائے عقیدت سے سجایا ہی کریں گے

توہین نبی کے ہیں اگر داغ دلوں میں
پیشانی میں دھبّے ابھر آیا ہی کریں گے

شیطان کے کارندوں سے بچ کے رہو ورنہ
تسبیح کے دانوں میں پھنسایا ہی کریں گے

ایماں ہے شمیمؔ اپنا کہ سرکار دو عالم
ہم سب کو قیامت میں بچایا ہی کریں گے

روز محشر

اللہ اللہ مصطفیٰ کی شان ہو کس سے بیاں
عظمتِ شان نبی ہے تیس پارے سے عیاں
حوض کوثر سے پلائیں گے رسول دو جہاں
حشر میں جب ہر طرف ہوگی بکا آہ و فغاں
انکی عظمت کی حدوں تک کوئی پہونچے ہے محال
مصطفیٰ معراج اقدس میں گئے تھے لامکاں
رب نے لَوْلَاكَ لَمَا کا تاج ان کو ہے دیا
انکے صدقے میں بنایا ہے زمین و آسماں
عرشِ رب تھا زیر پائے مصطفیٰ اسریٰ کی شب
کعبۂ اقدس سے بہتر تربت شاہ زماں
سرور کونین پر کثرت سے تم بھیجو درود
روز محشر نیکیوں کا پلہ ہو جائے گراں
ہے تو ہی جان جہاں اے باعث کون و مکاں
جسم و جاں تیرے لئے تم پہ تصدق دو جہاں
قوم مسلم پر بہت ہی ظلم ہوتا ہے حضور
اب نہیں رہنے کے قابل یہ مرا ہندوستان
کنت کنزاً مخفیاً سے ہے یہی ظاہر شمیم
نور مصطفوی سے پہلے ذات باری تھی نہاں

رتبہ مصطفیٰ

لکھ دیا جائے میری قسمت موت آئے نبی کی الفت میں
ایک دو آیتیں نہیں بلکہ پورا قرآں ہے ان کی عظمت میں
روز و شب رحمتیں برستی ہیں رحمت دو جہاں کی تربت میں
بخشوائیں گے مصطفیٰ ہم کو ان کا ثانی نہیں شفاعت میں
پیکر نور ہیں شہ بطحا دیکھ لو نور والی آیت میں
رب تعالیٰ کی ہے رضا و خوشی احمد مصطفیٰ کی چاہت میں
چاشنی وہ نہیں کسی شئ میں جو ہے نام نبی کی لذت میں
جو درود و سلام پڑھتے ہیں بس وہ جائیں گے باغ جنت میں
منکرین نبی بھی دیکھیں گے رتبۂ مصطفیٰ قیامت میں
دعوئے ہمسری کرے جو بھی کون اس سے بڑھا حماقت میں
جو درود نبی نہیں پڑھتا ہے وہ ڈوبا ہوا خساست میں
باغ فردوس میں شمیمؔ حزیں
جائے گا آپ کی قیادت میں

جشن میلاد

میرے آقا مدینہ بلالیجئے اپنی چوکھٹ پہ مجھ کو بلالیجئے
اشک آنکھوں سے آقا چھلک جائیں گے جلد میری خبر با خدالیجئے
مغفرت کی ضمانت یہی ہے یہی دل میں سرکار کو بس بسالیجئے
حشر میں مصطفےٰ سے کہے گا خدا امت عاصیاں بخشوا لیجئے
مانگنا جو ہے مانگو دیا جائے گا سر کو سجدے سے لیکن اٹھالیجئے
ہے نبی کی شفاعت کی گر آرزو جشن میلاد سرور منالیجئے
بارش رحمت و نور ہونے لگی ذکر سرکار میں اب نہا لیجئے
اپنے آقا پہ پڑھ کر درود و سلام لا دوا مرض کی بھی شفا لیجئے
مصطفےٰ کے وسیلے سے ہی مانگیئے چاہیئے جو بھی اس سے سوا لیجئے
کر کے فریاد آواز بھی رندھ گئی
اب شمیمؔ الزماں کی صدا لیجئے

شہرِ طیبہ

رحمۃ للعلمیں کی کتنی اونچی شان ہے
حسن پہ ان کے فدا خود داور رحمٰن ہے
ان کے صدقے میں زمین و آسماں سب کچھ بنے
ہاں یہی ایمان میرا ہاں یہی ایمان ہے
عشق کی آنکھوں سے دیکھو پھر تمہیں معلوم ہو
عظمت سرکار پہ نازل ہوا قرآن ہے
شہر طیبہ کو ملی ہے حسن ورعنائی عجب
حسن باغ خلد بھی اس پر بہت حیران ہے
جسم پر بشری لبادہ در حقیقت وہ ہیں نور
ہے نہیں انسان ان سا وہ مگر انسان ہے
مالک جنت ہیں وہ چاہیں جسے کردیں عطا
انکی رحمت اور عنایت میں نہیں فقدان ہے

مصطفٰے کا عشق جس کے دل میں ہے ایماں کے ساتھ
جنت الفردوس کے لائق وہی انسان ہے
آرزو باغ ارم کی ہے نہیں مجھ کو ذرا
روضۂ پاک نبی پہ خلد بھی قربان ہے
مجھ کو دنیا سے نہیں مطلب مرا ملجا ہیں آپ
آپ کی ہی ذات میرا کعبۂ ایمان ہے
مجھ کو حسرت ہے مدینے کی شمیؔم قادری
یاوری کردے گی قسمت دل کا جو ارمان ہے

دیکھتے رہ گئے

یہ حسیں معجزہ دیکھتے رہ گئے چاند ٹکڑے ہوا دیکھتے رہ گئے
سدرۃ المنتہیٰ سے ہی روح الامیں شان خیرالوریٰ دیکھتے رہ گئے
شب اسریٰ میں سب انبیاء ورسل عظمت مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے
مغفرت عاصیوں کی بحکم نبی ہم بھی روز جزا دیکھتے رہ گئے
مصطفیٰ لامکاں جب گئے تو ملک انکا یہ مرتبہ دیکھتے رہ گئے
حُلّۂ سرخ میں بدر کے سامنے روئے بدر الدجیٰ دیکھتے رہ گئے
شمس کی واپسی حکم سرکار سے شاہ مشکل کشا دیکھتے رہ گئے
آئے جب گود میں مصطفیٰ تو ملک قسمت آمنہ دیکھتے رہ گئے
ظلمت و تیرگی، نور سے چھٹ گئی کیا سے کیا ہوگیا دیکھتے رہ گئے
باطفیل نبی یہ شمیمؔ حزیں
خلد پہونچا تو کیا دیکھتے رہ گئے

مدینے میں دوستو

رحمت برس رہی ہے مدینے میں دوستو
ہاں روضۂ نبی ہے مدینے میں دوستو
تقدیر کی بلندی سے پہونچے ہیں جونفوس
قسمت سنور رہی ہے مدینے میں دوستو
جب سے مرے رسول کی آمد وہاں ہوئی
جنت اتر پڑی ہے مدینے میں دوستو
رعنائی بہشت بریں ہیچ ہے یہاں
سب کی نظر جمی ہے مدینے میں دوستو
تھی جہل کی زمین اب ایمان و نور کا
مرکز بنی ہوئی ہے مدینے میں دوستو
سب انبیاء و رسلِ اوالعزم کیوں نہ ہوں
سب کی جبیں جھکی ہے مدینے میں دوستو
ستر ہزار صبح و مسا آتے ہیں ملک
انوار کی جھڑی ہے مدینے میں دوستو

نور و بہار رحمتِ پرور دگار کی
چادر تنی ہوئی ہے مدینے میں دوستو
یثرب کی سب بلائیں ٹلیں ایک آن میں
کیسی ہوا چلی ہے مدینے میں دوستو
روح الامین جس جگہ آتے تھے بار بار
ہاں ہاں وہی گلی ہے مدینے میں دوستو
پہنچوں گا میں ضرور عقیدہ ہے بولتا
قسمت میری لڑی ہے مدینے میں دوستو
ہجرت کیا رسول نے مکہ سے جس گھڑی
سب کو خوشی ملی ہے مدینے میں دوستو
پہنچوں اگر میں خوبیٔ قسمت سے تو کہوں
دل کی کلی کھلی ہے مدینے میں دوستو
اس جا ہے میرا جسم مگر روح تو شمیمؔ
سرشار ہو رہی ہے مدینے میں دوستو

میرے نبی

رب تعالیٰ کے محبوب میرے نبی
ہے وہ طالب تو مطلوب میرے نبی
شکل میں جو ستارے کی چمکا کئے
عرش پہ تھے وہ مجوب میرے نبی
شعب طالب کی وہ سختیاں الاماں
ہے فدا صبر ایوب، میرے نبی
دے رہے ہیں ملائک ہر اک روز وشب
آپ کے در پہ جاروب میرے نبی
لامکاں جب وہ معراج کی شب گئے
رب تھا طالب اور مطلوب میرے نبی
جو اہانت کرے میرے سرکار کی
وہ خدا کا ہے معتوب میرے نبی
جب کہ نقطے کا دھبّہ نہیں نام میں
کون کہتا ہے معیوب میرے نبی
صدقہ میں آپ کے یہ شمیمؔ حزیں
پا گیا رتبۂ خوب میرے نبی

آمنہ کا دلارا

میرا دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہاں اگر آمنہ کا دلارا نہیں
ان کے در کی غلامی کی ہے آرزو قصر شاہی کی مجھ کو تمنا نہیں
آپ کے در پہ سر کی ہے بس آرزو میرا سر اور کہیں بھی جھکے گا نہیں
مصطفیٰ مجتبیٰ خاتم الانبیاء رب نے ایسا نبی کوئی بھیجا نہیں
اور کس کو پکاروں مدد کے لیے آپ کے ماسوا کوئی آقا نہیں
کوئی ثانی ہو کیسے نبی کا مرے جسم اطہر کا جب ان کے سایہ نہیں
آن کی آن میں لامکاں کا سفر اور کسی کو خدا نے بلایا نہیں
آپ کے عشق و ایماں سے معمور ہے دل کسی اور کو اپنا دوں گا نہیں
نارِ دوزخ بنے گا ٹھکانہ تیرا گر درودِ نبی تو پڑھیگا نہیں
وہ ہیں محبوبِ داور شمیؔم الزماں
ان کے جیسا کوئی رب کو پیارا نہیں

کوئی بھی شہر مثل مدینہ نہیں اسکی عظمت کسی نے بھی پایا نہیں
شہر مکہ کو طیبہ سے افضل کہوں عشق کو میرے لیکن گوارا نہیں
جب محبت مدینہ سے آقا کو ہے شہر مکہ سے پھر کیسے پیارا نہیں
مصطفیٰ نے بسایا ہے اس شہر کو اس سے زیادہ کسی کو بھی چاہا نہیں
زاہد! وشان طیبہ سے الجھو نہیں عشق میں کچھ ہمارا تمہارا نہیں
کعبہ میں تین سو ساٹھ رکھے تھے بت گر نہ آتے نبی شان پاتا نہیں
حجر اسود کی عظمت مسلّم مگر وہ نہ لیتے کوئی بوسہ لیتا نہیں
کر دیا مصطفیٰ نے اسے چوم کر شان والا حجر، عام جیسا نہیں
ہے مصلّٰی مقام برا ہیم گر ان کے دربار سا خلد روضہ نہیں
مر گیا جو مدینے میں ایمان پر قبر اور حشر کا اس کو کھٹکا نہیں
گر فضیلت ہے مکہ کی طیبہ پہ تو برکتیں رحمتیں کیوں دوبالا نہیں؟
لاکھ کوشش کرے طیبہ آ نہ سکے جب تلک ہو نبی کا بلاوا نہیں
آ گیا سامنے روضۂ مصطفیٰ کر لے نیچی نظر سر اٹھانا نہیں
مضطرب دل ہے سجدہ کروں کس طرح کہ روا اس شریعت میں سجدہ نہیں
روضۂ شاہ والا پہ عشاق کی اشک آنکھوں سے بہتا ہے تھمتا نہیں

شہر طیبہ ہی میں آتا جاتا رہوں اور کسی بھی سفر کی تمنا نہیں
کر سکے کیا مدینہ کی عظمت بیاں لذت عشق جو شخص پایا نہیں
میں مدینے کا عاشق ہوں سرکار بس اس سے بڑھ کر کسی کو بھی جانا نہیں
ملتی لا اُقسِمُ کی فضیلت کہاں گر نبی میرا مکہ میں آتا نہیں
دیکھئے اَنتَ حِلٌّ بِھٰذَ البَلَد فیصلہ رب کا ہے دوسرے کا نہیں
اللہ اللہ مدینے میں خاک شفا اور کسی جا نے یہ فضل پایا نہیں
زاہد و! ہے ریاض بہشتی یہاں اور کہیں اس کو رب نے اتارا نہیں
رحمت و نور والی یہاں کی فضا کوئی بھی شہر اتنا مجلّٰی نہیں
توبہ کر! یاں ہے مقبولیت کی سند اور کہیں بھی ستون لبابہ نہیں
قبر کی جس زمیں سے بدن اُن کا مس اس سے افضل تو دنیا میں کعبہ نہیں

اے شمیم الزماں چل یہاں سر کے بل
اس زمیں پہ قدم رکھ کے چلنا نہیں

اس کا ایماں کامل و اعلیٰ نہیں　　سب سے زیادہ نبی جس کو پیارا نہیں

اول و آخر و ظاہر باطن ہیں وہ　　وصف ہے کون جو اُن میں پایا نہیں

جس پہ نام محمد نہ مرقوم ہو　　ایسا دنیا میں کوئی بھی دانا نہیں

طاعت سرور دو جہاں چھوڑ کر　　زاہدو! کوئی اللہ والا نہیں

کیسا دربار بحر سخاوت ہے یہ　　مل گئے سارے ارمان مانگا نہیں

آن کی آن میں لامکاں تک گئے　　یہ حقیقت ہے کوئی فسانہ نہیں

غنچۂ نعت ہے پورا قرآن ہی　　ذکر جس میں نہ ہو کوئی پارہ نہیں

خوشبو خود ہی بتاتی نبی ہیں کدھر　　گرچہ جاتے کسی نے بھی دیکھا نہیں

ہے درود سلام نبی مشغلہ　　مغفرت کا کوئی اور خزانہ نہیں

وہ شفیع الوریٰ ہیں شمیم الزماں
ہے وہ بد بخت جس نے کہ جانا نہیں

کوئی بھی میرے سرکار جیسا نہیں　　رب نے ایسا کسی کو بنایا نہیں
مالک خلد کا مل گیا در مجھے　　باغ فردوس کی اب تمنا نہیں
روضۂ پاک پر ہوگئی حاضری　　اس سے بہتر کوئی بھی عطایا نہیں
جس کو جو بھی ملا ان کے در سے ملا　　کون ہے جس نے اس در سے پایا نہیں
اس سخا پہ سخاوت کو بھی ناز ہے　　لا زبان مقدس پہ آیا نہیں
دینے والے اگرچہ بہت ہیں مگر　　ان کے جیسا کوئی اور داتا نہیں
شافع عاصیاں ہیں مرے مصطفیٰ　　وہ ڈرے جس کا کوئی سہارا نہیں
ناخن پا کی بھی جس نے توہین کی　　اس کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں
ہوگیا اک اشارے سے ٹکڑے قمر　　نجدیو! تم پہ کیا آشکارا نہیں
کل جہاں میرے آقا کے سائے میں ہے　　ہاں مگر جسم کا ان کے سایا نہیں
میرے آقا کا ادنیٰ ہے یہ معجزہ　　بارشیں ہوگئیں ابر چھایا نہیں
امتی در پہ دیں بارہا حاضری　　اوج ایسا فرشتوں نے پایا نہیں

رب اکبر کا محبوب ہرگز نہیں
جو شمیمؔ الزماں ان کو پیارا نہیں

نبی نبی یا نبی نبی

نبی نبی یا نبی نبی ، نبی نبی یا نبی نبی
نور مجسم کے صدقے میں یہ دنیا معمور ہوئی

آپکی آمد سے ہر سو جگ میں جھنڈے لہراتے ہیں
پائے مقدس کنکر کو سونے کی طرح چمکاتے ہیں
خانۂ کعبہ جھوم اٹھا ہے کفر کی جاں پہ آن پڑی

نبی نبی یا نبی نبی، نبی نبی یا نبی نبی

کسریٰ کے کنگورے ٹوٹے دین کا پرچم لہرایا
سرور عالم کی ہیبت سے کفر کا ایواں تھرایا
انکی عظمت انکی رفعت کیا کہنا اللہ غنی

نبی نبی یا نبی نبی ، نبی نبی یا نبی نبی

فلک کی جانب کر کے اشارہ چاند کا سینہ چاک کیا
جس نے زمیں پہ انسانوں کو ہمدوش افلاک کیا
کون ہے جس کے باعث ہم کو دنیا کی سوغات ملی

نبی نبی یا نبی نبی، نبی نبی یا نبی نبی

آپ کرم کر دیں جو آقا دنیا کو بتلا دیں گے
شان جلالی فاروقی ہم اعداء کو دکھلا دیں گے
خالد بن کے اتر پڑیں گے آئے کوئی طاقت کا دھنی
نبی نبی یا نبی نبی ، نبی نبی یا نبی نبی
اپنے شمیمؔ خستہ پر بھی کر دو آقا چشم کرم
ظلم وستم کے ایوانوں میں رہ جائے مومن کا بھرم
صحرائے بے رنگ میں آقا کھل جائے خوشیوں کی کلی
نبی نبی یا نبی نبی ، نبی نبی یا نبی نبی

فردوس بریں

اللہ کے محبوب کا در کتنا حسیں ہے شرمندہ جہاں جنت فردوس بریں ہے
دربار نبی مہبط جبریل امیں ہے اس در کی تمنائی فرشتوں کی جبیں ہے
معراج مقدس میں ملی ان کو یہ عظمت زیر قدم شاہ رسل عرش بریں ہے
تبدیلی وتحریف کا امکاں نہیں اس میں سرکار کا اعجاز یہ قرآن مبیں ہے
موسیٰ کی ہوئی طور پہ اللہ سے باتیں پہونچا جو سرعرش مدینے کا مکیں ہے
نکلے جو زباں سے وہی احکام الٰہی سرکار کا ہر حکم و نہی شرع متیں ہے
لائے گا کوئی کیسے مقابل میں کسی کو ثانی بھی نہیں انکا اور سایہ بھی نہیں ہے
جس جائے مقدس سے تن پاک نبی مس ہاں عرش سے افضل وہی روضہ کی زمیں ہے
ہے رحمت و انوار کا مرکز جو مدینہ ہاں ہاں شہ ذیشان کا مسکن تو وہیں ہے
ممکن نہیں تعریف کما حقہ، ان کی مداح رسول خدا قرآن مبیں ہے
ہیں مذہب اسلام کے داعی مرے آقا داور کا پسندیدہ یہی دین متیں ہے

ہیں رائیگاں سجدے اے شمیم الزماں کہدے
دل میں شہ کونین کی الفت جو نہیں ہے

نبی نبی

نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی
کرم کریں جو مصطفےٰ مٹے جگر کی بے کلی

ازل سے تا ابد کوئی نہیں ہے ثانی آپ کا
بشر بھی ہیں لطیف بھی ہے جسم نوری آپ کا
جہاں کا حسن دلنشیں عطا ہے آنجناب کی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی

رحیم تو حرم بھی تو کریم تو کرم بھی تو
انیس جان بیکساں شفیق اہل غم بھی تو
ترے حسین خلق پہ قرآن کی مہر لگی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی

کلیم تو بشیر تو حکیم تو نذیر تو
مُحَلّل و مُحرِّم و مبلغ و منیر تو
زبان حق ہے بالیقیں زبان مصطفےٰ تری
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی

شفیع المذنبین ہیں امام المتقین ہیں
وہ رحمتہ للعلمیں محافظ و مبین ہیں
ہے پلصراط پر صدائے رب سلّم امتی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی
مرا نبی ہے ماہ رو جہاں کے سب رسول میں
گلاب جیسے خوب رو جہاں کے سارے پھول میں
جمال حق کا آئینہ مرا رسول ہاشمی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی
دُرِ یتیم آمنہ کا حاضرو قریب بھی
فصیح بھی بلیغ بھی وہ عالم و خطیب بھی
فصاحتیں جہان کی یہاں پہ ہیں دبی لچی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی
قسیم و منعم و نعم نبی مخیّر الامم
ہیں مالک الملوکِ ملکِ فرش و آسماں اِرم
طفیل مصطفٰے ہمیں جہان میں خوشی ملی
نبی نبی نبی نبی، نبی نبی نبی نبی

پکارتی ہے چیخ کر اجودھیا کی سرزمین
الٰہی بھیج دے کوئی ہمارا پاسباں امیں
کہ مشرکین پڑھ اٹھیں تڑپ کے کلمۂ نبی
نبی نبی نبی نبی، نبی نبی نبی نبی
ہمارے ملک پر نگاہ غیر جو کبھی اٹھی
شمیمؔ سب سے پہلے اپنی وار دیں گے زندگی
وطن پہ جاں نثار کرنا ہے ہماری بندگی
نبی نبی نبی نبی ، نبی نبی نبی نبی

مقام نبی

پہلے سمجھے تو کوئی مقام نبی
پھر کرے گا وہ خود احترام نبی
شب اسریٰ خدانے بلاکر انہیں
لامکاں میں کیا انتظام نبی
روز وشب آکے روضے پہ ستر ہزار
پڑھ رہے ہیں ملائک سلام نبی
بھیج کر خاتم الانبیاء کو یہاں
رب نے ان پہ کیا اختتام نبی
پل پہ شہپر بچھائیں گے روح الامیں
اللہ اللہ یہ شان غلام نبی
پیروئی نبی لازمی ہوگئی
عام جب ہوگیا ہے پیام نبی
شادمانی کی کیا انتہا اس گھڑی
حشر میں جب ملیگا انعام نبی
انبیاء ورسل سے شمیمؔ حزیں
رب نے اعلیٰ کیا ہے مقام نبی

رسول پاک

رحمتہ للعلمیں کا گر کرم ہو جائے گا
میرا رتبہ میرا منصب محتشم ہو جائے گا
حشر میں جب دیکھ لیں گے ہم رسول پاک کو
دور دل سے اس گھڑی سب درد، غم ہو جائے گا
مصطفٰے اپنی غلامی میں جسے کرلیں قبول
پھر یقیناً وہ سرا پا محترم ہو جائے گا
الفت آل نبی کی نعمتیں ہونگی جو پاس
ہم سے راضی دافع رنج و الم ہو جائے گا
نعت پاک مصطفٰے کا حق ادا ہوگا نہیں
لکھتے لکھتے خشک خود تیرا قلم ہو جائے گا
جس کے ہونٹوں پر رہے گا نغمۂ صلِّ علیٰ
اس سے راضی حشر میں شاہ امم ہوجائے گا
ظلم سہنے کا نہیں ہے دور ملک ہند میں
جرأت و ہمت سے بڑھ تو محترم ہوجائے گا
متحد ہو کر اٹھیں گے ملک میں چھا جائیں گے
حد سے زیادہ ہم پہ جب ظلم و ستم ہوجائے گا
امت عاصی کی بخشش کیلئے اس دن شمیمؔ
سر مبارک آپ کا سجدے میں خم ہوجائے گا

بزم میلاد

یہ ہے قرآں میں جو رب کا منشور ہے
ذات سرکار نورٌ علیٰ نور ہے

بارگاہ خدا میں وہ مغفور ہے
جس کا دل عشق احمد سے معمور ہے

ساری دنیا کو رب کی رضا چاہیئے
اور رضائے نبی رب کو منظور ہے

قلب عاشق میں رہتے ہیں میرے نبی
دور ہو کر بھی طیبہ نہیں دور ہے

اس جہاں میں کوئی ان کا ثانی نہیں
دیکھو قرآن میں آیۂ نور ہے

عظمت نور سرور کے انکار سے
آج ابلیس ملعون و مقہور ہے

عشق سے خالی سجدے ہیں کس کام کے؟
اپنے سجدوں پہ کیوں اتنا مغرور ہے؟

اللہ اللہ یہ شان بلال نبی
ان پہ قربان جنت کی ہر حور ہے

آمد مصطفیٰ سے شمیمؔ الزماں
کل جہاں کی ہر اک چیز مسرور ہے

کرم ہوگیا

جس پہ بھی مصطفیٰ کا کرم ہوگیا
بس وہی اہل شان و کرم ہوگیا

جا کے لوٹ آئے اک پل میں معراج سے
جب نبی پہ خدا کا کرم ہوگیا

حشر میں بخشے جائیں گے یہ ہے یقیں
گر رسول خدا کا کرم ہوگیا

انشاء اللہ مدینہ پہونچ جائیں گے
جس گھڑی مصطفیٰ کا کرم ہو گیا

خود خدا کو ہوا اشتیاق رضا
ذات صدیق پہ جب کرم ہوگیا

آئے قدموں میں حضرت عمر جس گھڑی
میرے آقا کا ان پہ کرم ہوگیا

قوم کو اپنی ہم بخشوائیں گے واں
حشر میں گر نبی کا کرم ہوگیا

نعت گوئے نبی کا شرف ہے ملا
یہ شمیم الزماں پہ کرم ہوگیا

امامت دیکھئے

سرور کونین کی شان رسالت دیکھئے
مسجد اقصیٰ میں نبیوں کی امامت دیکھئے

جنکے سر سہرا وَرَفَعنَالَكَ ذِكرَكَ رہا
حشر کے بھی بعد ہوگی ان کی مدحت دیکھئے

ابتدا تا انتہا کرتے رہے اعلان حق
نرغۂ کفار میں بھی ان کی جرأت دیکھئے

پتھروں نے دی گواہی اور شجر بولا سلام
چاند سورج بھی کریں جنکی اطاعت دیکھئے

آیۂ تطہیر انکی شان میں نازل ہوئی
مانگتے ہیں مصطفےٰ جنکی محبت دیکھئے

قلب میں ادنیٰ سی ہوگی عشق و ایماں کی جگہ
مصطفیٰ پھر بھی کرائیں گے شفاعت دیکھئے

میں کوئی شاعر نہیں غزل و ہزل کہتا نہیں
نعت لکھنے کی ملی مجھکو سعادت دیکھئے

منکر غیب نبی عظمت گھٹا نے پر مصر
دعوئے ایمان والوں کی شرارت دیکھئے

طوق لعنت آج بھی ہے ان کی گردن میں پڑا
روز محشر بھی اٹھائیں گے وہ ذلت دیکھئے

مدحت آقائے دیں اس دن بھی باقی ہے شمیم
سب فنا ہو جائیں گے وقت قیامت دیکھئے

نعت پاک

رسول دو جہاں کے سچے پیروکار بن جاؤ
عبادت میں صحابہ کا حسیں کردار بن جاؤ

گھٹائیں کفر کی چھائی ہوئی ہیں چارسولوگو
ہدایت کیلئے ایمان کا مینار بن جاؤ

شریعت پہ کبھی بھی آنچ نہ آنے دو تم ہرگز
مطیع حضرت صدیق یار غار بن جاؤ

حیات بزدلانہ ترک کردو اور مذہب کی
حفاظت کیلئے فاروق کی تلوار بن جاؤ

رہو دیں کی حمایت اور نصرت کیلئے کوشاں
خدا توفیق دے عثمان کا ایثار بن جاؤ

عمل کر کے حدیثِ مصطفیٰ اَلحُبُّ فِی اللّٰہ پر
عدو کے واسطے تم حیدر کرار بن جاؤ

شمیم قادری تم انتہائے عشق سے آگے
فنائے فی النبی ہو کر جمال یار بن جاؤ

رحمت و نور

جشن میلاد سرور منا لیجئے
نور ایماں سے دل جگمگا لیجئے

حسن ایماں سے چہرہ نکھر جائیگا
یاد میں ان کی گر مسکرا لیجئے

جب بھی غمگین ہو جائیں قلب و جگر
یا نبی یا نبی گنگنا لیجئے

سرد ہو کر بجھے گی جہنم کی آگ
عشق میں ان کے آنسو بہا لیجئے

دست بستہ درود نبی بھیجئے
رحمت و نور میں پھر نہا لیجئے

مانگئے مصطفٰے کے وسیلے سے پھر
چاہتے ہیں جو اس سے سوا لیجئے

اس سے بہتر جہاں میں کوئی شی نہیں
دل میں اپنے نبی کو بسا لیجئے

نعت پڑھ کے شمیمؔ الزماں قادری
اپنا سویا مقدر جگا لیجئے

نگاہ کرم

یا نبی محترم میرا رکھلو بھرم
رحمۃ العلمین ہو نگاہ کرم

خواب میں۔ آیئے سرور محتشم
چشم الطاف ہو دور ہو جائے غم

حق نعت نبی کس سے ہو گا رقم
اسکی نسبت سے ہاں ہو گئے ذی فہم

نیک و بد جو بھی ہیں آپ ہی کے ہیں ہم
کردو آقا شمیم الزماں پہ کرم

قطعہ

مجھ کو تقدیر سے مصطفٰے مل گئے
وجہ تخلیق ارض و سما مل گئے

رب ملا اور خدا کی خدائی ملی
جب کہ مجھ کو حبیب خدا مل گئے

مدینے میں

انوار الٰہی کی بہتات مدینے میں
بٹتی ہے محمد کی خیرات مدینے میں
بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
خوشیوں میں بدلتے ہیں آفات مدینے میں
مدت سے تمنا ہے دل میں یہ شہ بطحا
میرے بھی گذر جائیں لمحات مدینے میں
چل رخت سفر باندھیں سرکار کے گھر پہونچیں
حل ہونگے ترے دل کی مہمات مدینے میں
چل نذر کریں ہم بھی دربار رسالت میں
یہ عشق و محبت کی سوغات مدینے میں
تقدیر سنور جاتی ہم بھی جو نہا آتے
ہے فضل الٰہی کی برسات مدینے میں
پہونچیں گے جو قسمت سے دربار نبی میں ہم
بھیجیں گے محمد پر صلواۃ مدینے میں

دربار معلّٰی میں آتی ہے ملائک کی
ہر صبح و مسا دیکھو بارات مدینے میں
موتی بھی جواہر بھی یاقوت بھی جنت میں
وہ بات کہاں لیکن جو بات مدینے میں
اک ہم ہی نہیں پڑھتے صلوات محمد پر
پڑھتے ہیں جمادات و نباتات مدینے میں
خود سے نہ کہا کچھ بھی سب وحی الٰہی تھی
ہوتے تھے نبی کے جو بیانات مدینے میں
گر ہند میں رہتا ہے یہ جسم شمیمؔ اپنا
رہتے ہیں مگر دل کے جذبات مدینے میں

یا رسول اللہ

غمے دارم سراپا بے قرارم یا رسول اللہ
مرا ہرگز نہ تاب انتظارم یا رسول اللہ
سلام بیکراں بر تو ہمی خواہم ترا بینم
کرم اکبار کن بر حالے زارم یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں اے صدرِ محشر رحمت داور
گنہ گارم غریبم بے نوایم یا رسول اللہ
درشتی روز دیواں راچرا باشد مرا دہشت
کریم و پیشوائے چوں تو دارم یا رسول اللہ
شمیم خستہ کے نعت ترا گوید پسندیدہ
ترا بعد خدایا ہم معظم یا رسول اللہ

علی علی یا علی علی

علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی
کانپ اٹھیں گے کافر و مشرک نعرہ لگا دو گلی گلی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی

فقہ پہ باب العلم کے حیراں اصحاب سرکار سبھی
زیرِ قدم سرکار علی کے غوث و قطب اوتار سبھی
نام کو ان کے جتنا بگاڑو پھر بھی نبے گا علی ولی
علی علی یا علی علی، علی علی یا علی علی

شیر خدا کے نام کی عظمت آپ سے میں کیا بیاں کروں
دافع غم تریاق الم ہے کیوں نہیں ورد زباں کروں
جب بھی لگایا علی کا نعرہ ساری مصیبت بھاگ چلی
علی علی یا علی علی، علی علی یا علی علی

مومنو دیکھو شان علی میں کہتے ہیں یہ سب کے مولیٰ
میں ہو جس کا جس کا مولیٰ شاہ علی اس کے مولیٰ
دونوں جہاں میں پار ہے بیڑا جن کو ہے ان سے عشق دلی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی
کلفت و غم ہر رنج والم میں جس نے بھی ان کو یاد کیا
رب کے دلارے شاہ علی نے اس کی وہیں امداد کیا
آج بھی مانگو ان سے مدد کہ مشکل کشا ہیں میرے علی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی
شاہ زمن ہیں کفر شکن ہیں مولَد ہے کعبہ ان کا
شان نبی ہیں آن نبی ہیں سمجھے کوئی رتبہ ان کا
زور میں ان کا کون مقابل رب سے انہیں تلوار ملی
علی علی یا علی علی، علی علی یا علی علی
اپنی شجاعت کے جوہر جب دنیا کو دکھلائیں گے
ایمانی قوت کے ذریعہ دشمن سے ٹکرائیں گے
ظالم و باغی لرز اٹھیں گے سبھی کہیں گے علی علی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی

شان کربل پھر اک دن اس دنیا کو دکھلانا ہے
بن کے حسینی کفر کی چھاتی پر ہم کو چڑھ جانا ہے
مچے گی ہاہا کار جہاں میں آگ لگے گی گلی گلی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی
رنج والم کب تک یہ سہے گا تیرا شمیمؔ شوریدہ
ہے متمنی چشم کرم کا تیرا شمیمؔ شوریدہ
آجاؤ امداد کو آقا کھل جائے خوشیوں کی کلی
علی علی یا علی علی ، علی علی یا علی علی

منقبت امام عالی مقام

یا حسین ابن علی ابن علی ابن علی
کھل اٹھی آپ سے اسلام کے گلشن کی کلی

آپ ہیں آل نبی سبط رسول اعظم — آپکی ذات ہے واللہ شہید اعظم
راکب دوش پیمبر بھی ہیں اور جان علی — یا حسین ابن علی.........

خون سے سینچا ہے اسلام کا گلشن تم نے — اور آباد کیا دین کا آنگن تم نے
پھیلا ایمان تری ذات سے ہر ایک گلی — یا حسین ابن علی.........

دین سرور کیلئے تم نے لٹایا گھر بھی — واسطے نانا کے سجدہ میں کٹایا سر بھی
دین پہ آئی مصیبت تو ترے دم سے ٹلی — یا حسین ابن علی.........

موج طوفان میں جیسے ہی پکارا تم کو — خود بخود مل گیا طوفاں سے کنارہ ہم کو
نام لیتے ہی مصائب اور بلا بھاگ چلی — یا حسین ابن علی.........

پرچم حق وصداقت کے علمدار ہو تم — دین سرکار دو عالم کے نگہدار ہو تم
آپسے مذہب حقہ کو نئی شان ملی — یا حسین ابن علی.........

آج بھی مانگو مددان سے بصد عجز ونیاز — تم کو دکھلائیں گے سرکار حسینی انداز
دور غم اور ہوگا کھل جائیگی خوشیوں کی کلی — یا حسین ابن علی.........

پرچم دین نبی ملک میں لہرائیں گے — عظمت سرور کونین پہ مٹ جائیں گے
ہم بھی اسلام کو پھیلائیں گے ہر ایک گلی — یا حسین ابن علی.........

منقبت آپ کی لکھتا ہے شمیم خستہ — وجد میں جھوم کے پڑھتا ہے شمیم خستہ
آرزو دل کی ہے دکھلایئے کربل کی گلی — یا حسین ابن علی.........

نام حسین

اس پہ درود بیکراں نبیوں کا جو امام ہے
بعدہٗ پھر حسین پر صلواۃ و صد سلام ہے

سبط نبی کا مرتبہ کوئی کرے گا کیا بیاں
خدمت کو ہیں ملائکہ کس کا یہ احترام ہے

بنت رسول فاطمہ بستر پہ محوخواب ہیں
سبط رسول کے لیے جھولے کا التزام ہے

نانا کے دیں کے واسطے سجدہ میں سر کٹا دیا
مردہ گماں مت کرو یہ زندگی مدام ہے

دین نبی بچا لیا کنبہ وگھر لٹا دیا
چہرہ پہ بل نہیں پڑا یہ صبر کا مقام ہے

اصغر کے خوں کی عظمتیں لاریب انکی رفعتیں
جنت کی ساری نعمتیں انکے لئے انعام ہے

دوزخ میں بولو جائے کیوں نار سقر جلائے کیوں
حسنین کی محبتیں دل میں اگر مدام ہے

کشتی بھنور میں تھی پھنسی نام حسین سے بچی
تم بھی مدد طلب کرو ان کا کرم تو عام ہے

دل سے محبّ شبرو شبیر جو بھی ہوگیا
اس پر شمیمؔ خستہ جاں نار سقر حرام ہے

۸۶/۹۲

حاضریٔ بغدادشریف

مارچ ۲۰۱۰ء

ظلِ شمس الضحیٰ غوث اعظم توئی　　نور بدرالدجیٰ غوث اعظم توئی
جان خیرا لوریٰ غوث اعظم توئی　　دلبر مصطفیٰ غوث اعظم توئی
آمدم بر درت قبلۂ حاجتم　　فضل کن دائما غوث اعظم توئی
ذات والائے تو فضل مولائے من　　شیخ حاجت روا غوث اعظم توئی
حاضرم سر خمیده بدرگاه تو　　کار فرمائے ما غوث اعظم توئی
دامن تو بدست من است اے شہا　　غم چہ روز جزا غوث اعظم تو ئی
شان اسلام واعجاز شاہ رسل　　اے امام التقیٰ غوث اعظم توئی
بر درِ آستان ایستادم حضور　　بر سرم شد ردا غوث اعظم توئی
نسبت قادری عزو شرف من است　　حامی و یار ماغوث اعظم توئی
کعبۂ اولیاء قبلہء اصفیاء　　روضہ ات پرُضیاء غوث اعظم توئی
وردکردم ہمہ وقت نام ترُا　　داروئے دائما غوث اعظیم توئی
فکر عصیاں چہ کردم بروز جزا　　چوں بزرگ حامیا غوث اعظم توئی
صاحب فضل چوں تو ندیدم شہا　　سرور اولیاء غوث اعظم توئی
مثل تو زاہد و عابد و پارسا　　نیست غوث الوریٰ غوث اعظم توئی
قبلہ دین من سرور زاہداں　　یعنی قدرت نما غوث اعظم توئی
آستان تراشان اعلیٰ شود　　مرکز اصفیاء غوث اعظم توئی
نسبت شیخ بس بامن بے عمل　　نیست فکر جزا غوث اعظم توئی

ناز کر دے بتقدیر ایں حاضری
ایں شمیم ترا غوث اعظم توئی

وارث سید ابرار ہیں غوث اعظم   نائب احمد مختار ہیں غوث اعظم

رٹ لگاتے رہو بس آپ سے **شیئاً لله**   دونوں عالم میں مدد گار ہیں غوث اعظم

کاش رکھ دیجے قدم میری بھی گردن پہ شہا   آپ کے ہم بھی طلبگار ہیں غوث اعظم

اولیاء میں نہیں ملتا کوئی ثانی جن کا   سارے ولیوں کے وہ سردار ہیں غوث اعظم

کیوں قیامت میں کریں فکر جزا اور سزا   جب ہمارے سپہ سالار ہیں غوث اعظم

غیر کے عشق کی مے نوشی کریں ہم کیونکر   جب ترے عشق میں سرشار ہیں غوث اعظم

سارے ولیوں کے گردن پہ جو قدم آپکا ہے   آپ اللہ کے اسرار ہیں غوث اعظم

در بدر ٹھوکریں کھانے کو کہاں جائیں ہم   المدد حاضر دربار ہیں غوث اعظم

فیض و برکت کی ہے باراں یہاں صبح و مسا   مہبط رحمت و انوار ہیں غوث اعظم

ہے زمانے میں ترے فیض کا چشمہ جاری   آپکے ہم بھی طلبگار ہیں غوث اعظم

خود جہنم بھی چاہے گا کہ جلدی آئیں   جتنے بھی آپکے غدار ہیں غوث اعظم

اور رضوان پکارے گا کہ آئیں پہلے   آپ کے جو بھی وفادار ہیں غوث اعظم

میں نے لکھے ہیں عقیدت سے شمیم خستہ

آپکی نذر یہ اشعار ہیں غوث اعظم

۸۶/۹۲ے

حاضریٔ بغداد کے موقع پر

مارچ ۲۰۱۰ء

میرے غوث اعظم کی شان ہی نرالی ہے   اولیائے عالم میں ذات بے مثالی ہے
دیکھئے عقیدت سے غوث کا روضہ   یہ زمین لگتی ہے جیسے خلد والی ہے
دیکھتے ہی گنبد کو آئی یہ صدا دل سے   کیف آور نورانی ہاں مگر جلالی ہے
دور ہوگئیں فوراً سب مصیبتیں اس کی   جس نے آپ سے نسبت قادری بنالی ہے
بارہ سال پہلے جو غرق ہوگئی کشتی   کشتیٔ مغرّق وہ آپ نے نکالی ہے
جوں ہی غوث اعظم نے قدمی ھٰذا فرمایا   اولیاء نے خود گردن دفعتاً جھکالی ہے
چور بن کے آیا تھا شان مل گئی اعلیٰ   غوث پاک نے میرے جب نگاہ ڈالی ہے
بیٹی جو ہوئی پیدا آپ نے کیا بیٹا   غوث کی کرامت یہ کیسی بے مثالی ہے
کیسے روک پائیگا کوئی خلد سے مجھکو   راہ غوث سے میں نے راہ جو نکالی ہے
جام مجھکو مل جائے قادری طریقت کا   آرزو مری ادنیٰ ساقیا معالی ہے
آستانے پر منگتے ہر طرف کے حاضر ہیں   کیجئے مدد آقا سب نے لو لگائی ہے
والدین و بچے بھی ساتھ میں ہیں بھائی بھی   قادری غلاموں کی حاضری نرالی ہے

کیا شمال و کیا مشرق ہیں مدد کو جب حاضر
یہ شمیم خستہ بھی آپ کا سوالی ہے

۹۲/۸۶ ھ

بغداد شریف حاضری کے موقع پر

مارچ ۲۰۱۰ء

غوث اعظم حشر میں ہونگے شہا کے سامنے
ہم بھی ہوں گے اس جگہ غوث الوریٰ کے سامنے

گردنوں پر رکھدیا جب حکم ربی سے قدم
اولیاء سب جھک گئے سُنکر ندا کے سامنے

آپکا ثانی کوئی بھی اور کہیں بھی ہے نہیں
حاضری دیتے ہیں سال و مہ شہا کے سامنے

قبر میں بے غم رہونگا نام لیکر غوث کا
خود وہ سمجھیں گے نکیرینِ خدا کے سامنے

مثل رائی ساری دنیا آپکی نظروں میں ہے
ہم کو بھی رکھیئے شہا اپنی نگہ کے سامنے

لا تخف اَللّٰه رَبِی سے مریدوں کوسکوں
فکر محشر سے دیا رب العلیٰ کے سامنے

چور یا رہزن کوئی ہوتاوہ ہوجاتا ولی
جو بھی آتا ان کی ذاتِ پر ضیا کے سامنے

ہیں یہ مہتابِ شریعت آفتاب معرفت
کون نظروں میں جچے اس مہ لقا کے سامنے

خوب چمکے تھے ولایت کے قمر سب چھپ گئے
نیر چرخ ولایت کی ضیا کے سامنے

کیسے پکڑیں گے قیامت کے سپاہی حشر میں
میں پہنچ جاؤ نگا جب غوث الوریٰ کے سامنے

اے خدا کر لے تمنائیں سبھوں کی تو قبول
ہم ہیں حاضر دستگیر حق نما کے سامنے

یہ شمیم قادری کے ہیں گنہ بیحد مگر
بھاری ہے نسبت تری اس پُر خطا کے سامنے

منقبت در شان خواجہ
بموقعۂ حاضری دربار معلیٰ

مرے خواجہ کا یہ دربار کیا دربار عالی ہے
یہاں کی شان یکتائی انوکھی اور نرالی ہے
عقیدت اور محبت سے یہاں پہ مانگ کر دیکھو
مرادیں اس کی برآتی ہیں جو سچا سوالی ہے
شعائیں نور ونکہت کی نظر آتی ہیں ہر جانب
عظیم الشان کتنی روضۂ خواجہ کی جالی ہے
نگاہ عشق سے دیکھو مرے سرکار کا گنبد
جلالی ہے جمالی ہے حسیں ہے بے مثالی ہے
کہیں سسکی کہیں ہچکی کہیں زاری کہیں مستی
یہ عالی بارگہ کیف و سرور وجد والی ہے
یہاں اقطاب بھی اوتاد بھی ابدال و نجبا بھی
شہنشاہِ زمانہ بھی یہاں آکر سوالی ہے
خمیدہ سر شمیمؔ بے نوا دربار میں آیا
ندا آئی کہ خوش ہو جا مقدر تیرا عالی ہے

منقبت

درشان عطائے رسول خواجہ خواجگاں معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

آل خیر الوریٰ خواجۂ خواجگاں
نائب مصطفیٰ خواجۂ خواجگاں

آپ بزم ولایت کے ہیں بادشاہ
مرکز اولیاء خواجۂ خواجگاں

مخزن عارفاں رہبر کاملاں
بندۂ حق نما خواجۂ خواجگاں

آپ کی زندگی اسوۂ مصطفیٰ
ظلّ شمس الضحیٰ خواجۂ خواجگاں

بیکسوں مفلسوں اور یتیموں کے بھی
مشفق و ہمنوا خواجۂ خواجگاں

ہو شمیم الزّماں پہ بھی چشم کرم
ہے بھنور میں پھنسا خواجۂ خواجگاں

ہمارے خواجہ

خدا کے مظہر نبی کے دلبر ہیں سلطنت ان کی جاوداں ہے
ہمارے خواجہ ہیں سب کے داتا انہیں کا سکہ یہاں رواں ہے

معینِ الدیں ہیں ہمارے والی کھڑاؤں آتش کدہ میں ڈالی
مبارک ہاتھوں سے جب نکالی مجوسیوں پہ اثر فشاں ہے

کسی کے بیٹے کو ظالمانہ نگر کے حاکم نے مار ڈالا
ہمارے خواجہ نے پھر جلایا کرامت انکی بہت عیاں ہے

فلک پہ اڑ کر جو پہونچا جوگی وہیں پہ خواجہ کی پہونچی جوتی
ہوا میں جوگی کو ایسا پیٹی زمیں پہ آکر کے کلمہ خواں ہے

جو روکا خواجہ پہ آنا ساگر سمیٹا پانی کو پیالہ بھر کر
ہوئے جو راجہ کے چیلے مضطر تو خواجہ نے پھر کیا رواں ہے

کہا یہ خدام پرتھوی نے جگہ ہے اونٹوں کی اٹھیئے یاں سے
اٹھے جو خواجہ اور اونٹ بیٹھے تو اٹھنے کی پھر سکت کہاں ہے

کچلنے آیا جو مست ہاتھی اسی پہ خواجہ نے پھینکی مٹی
بنا وہ سنگ شدید فوری نہاں نہیں سب پہ یہ عیاں ہے

رخ منور کی تابنا کی پجاریوں نے اتاری کنٹھی
کہا ہمیں بھی بتادو تیری جبینِ اقدس میں جو نہاں ہے

معین الدیں سنجری کی عظمت ہے ذات انکی رفیع الدرجت
بحکم سرکار جان رحمت دیار بھارت میں آستاں ہے

جوکوئی اجمیر جارہا ہے وہ فیض خواجہ کا پارہا ہے
منادی مژدہ سنارہا ہے کہ جنتی آستاں یہاں ہے

ارادۂ قتل لے کے آیا نگاہ پڑتے ہی تھر تھرا یا
چھری گرا کر قدم پہ آیا کہا کہ حق دل میں اب عیاں ہے

لحد میں آئیں گے جب سوالی میں لوں گا خواجہ کا نام عالی
شمیم ہوگا یہ حکم ربی کہ چھوڑ و خواجہ کا مدح خواں ہے

منقبت

درشان اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

عاشق خیر الوریٰ ہیں حضرت احمد رضا
نائب شمس الضحیٰ ہیں حضرت احمد رضا
دین و ملت کے مجدد رہنمائے کا ملاں
ہادی راہ ہدیٰ ہیں حضرت احمد رضا
آسمان معرفت کے جگمگاتے آفتاب
تاجدار صوفیا ہیں حضرت احمد رضا
ماحیٔ بدعات و نقاد علوم باطلہ
صاف گو شیریں نوا ہیں حضرت احمد رضا
علم باطن کا سمندر ہیں امیر کارواں
حق نگر و حق نما ہیں حضرت احمد رضا
صاحب فضل و کرامت رہبر دین متین
جاں نثار اولیاء ہیں حضرت احمد رضا

عشق و عرفاں کے پیامی دین و ملت کے امین
پیکر لطف و عطاء ہیں حضرت احمد رضا

رہبر راہ خدا ہیں سرگردہ عاشقاں
مرشد حق آشنا ہیں حضرت احمد رضا

کیا لکھے گا منقبت ان کی شمیم نابکار
واقف سرِّ خدا ہیں حضرت احمد رضا

منقبت درشان خواجہ احسن العلماء

حضرت مولانا سید شاہ مصطفٰے حیدر حسن میاں رحمتہ اللہ علیہ مارہرہ شریف

عاشق خیر البشر ہیں احسن العلماء مرے
صاحب قدر وحذر ہیں احسن العلماء مرے

پیکر تقویٰ طہارت زندگی کی ہر ادا
روئے زیبا دیکھنے سے یاد آجائے خدا
حق نما اور حق نگر ہیں احسن العلماء مرے

غوث اعظم کے دلارے عاشق خیرالانام
ٹل گئی ساری مصیبت جب لیا ہے ان کا نام
دافع رنج و شرر ہیں احسن العلماء مرے

ظلِّ حضرت برکت اللہ پرتو آل رسول
ہیں فدائے اعلیٰ حضرت ان کا ہی مسلک قبول
قاسمی نور نظر ہیں احسن العلماء مرے

غوث اعظم اس گھڑی جنت میں رکھیں گے قدم
سارے برکاتی جب ہونگے داخل باغ ارم
کیا ہمیں دوزخ کا ڈر ہیں احسن العلماء مرے

نکتہ بیں و نکتہ رس اور نکتہ سنج و نکتہ داں
رہبر راہ طریقت راز دار لامکاں
معرفت کے تاجور ہیں احسن العلماء مرے

علم کی گتھی سلجھتی ہے ترے دربار سے
حکمتوں کے موتی جھڑتے ہیں تری گفتار سے
مخزن علم و ہنر ہیں احسن العلماء مرے

آپ محبوب خدا ہیں اور محبّ سبحان ہے
زندگی کا ہر دقیقہ داعئ قرآن ہے
پیر برحق معتبر ہیں احسن العلماء مرے

جانکنی کے وقت کیا شیطان کا خوف و خطر
قبر کی منزل ہو یا محشر ہو یا نار سقر
کیوں ڈریں جب چارہ گر ہیں احسن العلماء مرے

نسبت مفتی شریف الحق سے برکاتی ہوں میں
اے خوشا قسمت شمیمؔ قادری رضوی ہوں میں
کیا ہوں میں کس کو خبر ہیں احسن العلماء مرے

حضور مجاہد ملت

آسماں سے بھی فرشتوں کا اترنا دیکھو
فرش سے عرش تلک عرس کا چرچا دیکھو

معجزہ سرور عالم کا حبیب الرحمٰں
بن کے آئے دلِل مذہب حقہ دیکھو

داور پاک کے مظہر ہیں نبیِ رحمت
آپ ہیں ظل شہنشاہ مدینہ دیکھو

رتبہ شان ولایت سے یہ آتی ہے صدا
"میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو"

روئے تاباں کی زیارت سے ملا دل کو سکوں
یاد آجاتا ہے مولائے تعالیٰ دیکھو

ہے اگر چشم بصیرت تو عقیدت سے یہاں
مصطفٰے جان دو عالم کا تجلّیٰ دیکھو

صف اوّل کے مناظر ہیں حبیب الرحمٰں
نامؔ سے ہلتا ہے باطل کا کلیجہ دیکھو

قوم کے مرد مجاہد پہ یہ مولیٰ کا کرم
مہبط رحمت و انوار ہے روضہ دیکھو

کعبہ بنیاد خلیلی ہے سراپا اقدس
قلب حضرت ہے مگر عرش معلیٰ دیکھو

تیرے مدّاح کو رضوان بروز محشر
بڑھ کے جنت میں بلائے گا نصیبہ دیکھو

فضل شامل ہے اگر تیرا حبیب الرحمٰن
عالم نزع میں کچھ خوف نہ ہوگا دیکھو

تھے رؤسا میں مگر طرز فقیری سے شغف
قوم وملت کے مجاہد کا طریقہ دیکھو

کوئی مایوس نہیں جاتا ہے ان کے در سے
خُلق و اخلاص وسخاوت کا یہ دریا دیکھو

مجرم و خاطی و نا کارہ سبھی کچھ لیکن
میرے سرکار عقیدت سے پہونچنا دیکھو

ہے شمیم الزماں بد کار گنہ گار سہی
ہاتھ میں دامن حضرت کا سہارا دیکھو

منقبت

ببارگاہ مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ

غلام شاہ رسولاں مجاہد ملّت — ہمارے درد کے درماں مجاہد ملت
نہیں تھا کچھ بھی زمانے کا خوف ان کو مگر — سراپا خائف رحماں مجاہد ملت
لرزتے جس سے تھے باطل کے سربراہ سدا — وہ تھے مناظر دوراں مجاہد ملت
بگاڑ پائیں گے ہرگز نہ میرا کچھ اعداء — ہیں جب کہ آپ نگہباں مجاہد ملت
شراب عشق تصوف کی آرزو ہے مجھے — برآئیں میرے بھی ارماں مجاہد ملت
جو مجھ سے پوچھیں گے منکر نکیر کہہ دونگا — میری نجات کا ساماں مجاہد ملت
وہ آئیں خلد میں بڑھ کے جو ہیں غلام ترے — کہے گا حشر میں رضواں مجاہد ملت
نبی کے دین کی خاطر تھی وقف پاک حیات — کسی پہ یہ نہیں پنہاں مجاہد ملت
حبیبی صرف نہیں بلکہ عام اہل سنن — تمہاری ذات پہ نازاں مجاہد ملت
پلک جھپکتے میں کرتے تھے حل مسائل کو — تھے ایسے عالم قرآں مجاہد ملت
نہیں ہے خوف قیامت اسے شمیم خریں — جسے ملا ترا داماں مجاہد ملت

منقبت

عارف باللہ حضرت الحاج حافظ حیات محمد شاہ مصباحی علیہ الرحمہ

عاشق شمع ہدایت حضرت حافظ حیات　　واقف اسرار قدرت حضرت حافظ حیات
زینت زہدو ورع و نور چشم اصفیا　　رہرو راہ طریقت حضرت حافظ حیات
صاف گو شیریں سخن شیریں بیاں وخوش زباں　　پاسبان دِین مُلت حضرت حافظ حیات
تھی عبادت سے مزین جن کی پوری زندگی　　صاحب فضل وریاضت حضرت حافظ حیات
پاک دل پاکیزہ باطن صوفی عالی وقار　　پیکر تقویٰ طہارت حضرت حافظ حیات
بزم ہستی کے چراغ و معدن صدق وصفا　　صاحب کشف وکرامت حضرت حافظ حیات
صاحب شب زندہ دار مظہر مصباح دیں　　زینت بزم ولایت حضرت حافظ حیات
سنت نبوی کا پیکر آپ کا ہر اک عمل　　ہیں علمبر دار سنت حضرت حافظ حیات
ہم نوائے بیکساں غم خوار و مونس مہرباں　　مصدر حلم و مروّت حضرت حافظ حیات

آپ ہیں غواص وحدت ساقیٔ عرفاں شمیم
دیجئے جام معرفت حضرت حافظ حیات

منقبت

عارف باللہ حضرت صوفی شاہ حافظ حیات محمد صاحب
رحمتہ اللہ علیہ

صوفی باصفا شاہ حافظ حیات دلبر اولیا شاہ حافظ حیات
کوئی جانے گا کیا مرتبہ آپ کا زینت اصفیا شاہ حافظ حیات
آپ کا ہر عمل آپ کا ہر قدم سنت مصطفیٰ شاہ حافظ حیات
پرتو شاہ مصباح دیں آپ ہیں ظل غوث الوریٰ شاہ حافظ حیات
ہو کرم مجھ پہ مل جائے قرب خدا شمع راہ ہدیٰ شاہ حافظ حیات

شائق حب عرفاں شمیم الزماں
کیجئے نگہ شاہ حافظ حیات

حافظ حیات

بے قراروں کے قرار اے حضرت حافظ حیات
رحمتیں تم پہ نثار اے حضرت حافظ حیات

عاشق خیر الوریٰ اور مظہر مصباح دیں
معرفت کے تاجدار اے حضرت حافظ حیات

رحمت انوار کی بارش ہے جس جا صبح وشام
ہے وہیں تیرا مزار اے حضرت حافظ حیات

عشق میں سرکار کے یوں غم کے تھے مارے ہوئے
جان بھی کردی نثار اے حضرت حافظ حیات

سنت نبوی کا پیکر ذات اقدس آپ کی
شخصیت عالی وقار اے حضرت حافظ حیات

دن تلاوت میں گذرتا رات ذکر وفکر میں
زہد وتقویٰ کا وقار اے حضرت حافظ حیات

تھی عبادت سے مزین تیری پوری زندگی
عابد شب زندہ دار اے حضرت حافظ حیات

ہے عروج حفظ قرآں تیرے دم سے آج تک
شیخ حفاظ دیار اے حضرت حافظ حیات

آپ کے رتبے کو کیا سمجھے شمیم قادری
رازدار کردگار اے حضرت حافظ حیات

منقبت درشان استاذ الحفّاظ سید الصلحاء

الحضرت شاہ حافظ محمد بدیع الزماں صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ

قوم کے پیشوا شاہ بدیع الزماں عاشق مصطفےٰ شاہ بدیع الزماں
قاطع بدعت و حامئی سنیت ظِلّ غوث الوریٰ شاہ بدیع الزماں
فیض ملتا تھا لوگوں کو ہے آج بھی آپکا آسرا شاہ بدیع الزماں
رہبر و معرفت پاسبان شرع زینت اولیاء شاہ بدیع الزماں
جو زباں رکھ کے خاموش ہو ہر گھڑی کون ہے آپ سا شاہ بدیع الزماں
دم بدم جو تلاوت میں مشغول ہو ہے نہیں دوسرا شاہ بدیع الزماں
پرتو شاہ الحاج حافظ حیات ہیں امام التقیٰ شاہ بدیع الزماں
کوئی جانے گا کیا مرتبہ آپکا زاہد بے ریا شاہ بدیع الزماں
سنت مصطفےٰ جن کا ہر اک عمل صوفیٔ با صفا شاہ بدیع الزماں
باطفیل نبی رب نے اونچا کیا آپ کا مرتبہ شاہ بدیع الزماں

اے شمیم الزماں کہدے کہ آپ ہیں
دین کا آئینہ شاہ بدیع الزماں

بموقع جشن چہلم

تھیں خواتین میں ذیشان وحیدہ خاتون
منتظر آپ کا رضوان وحیدہ خاتون

ہر عمل میں وہ کیا کرتیں شریعت کا لحاظ
قبر میں کیسے ہو نقصان وحیدہ خاتون

اہلسنت کے مسائل سے الجھتی جو بھی
کھٹے کر دیتی تھیں دندان وحیدہ خاتون

جس کے در سے کبھی مایوس نہ لوٹا کوئی
وہ غریبوں کی تھیں اعیان وحیدہ خاتون

منتظر کیوں نہ رہے تیرے لئے خلد بریں
تم پہ ہے غوث کا فیضان وحیدہ خاتون

تو نے جس طرح سے ہر آن رکھا سب کا خیال
خانداں پہ ترا احسان وحیدہ خاتون

عام بچوں کو محبت سے پڑھاتیں اور خود
پڑھتی رہتی تھیں وہ قرآن وحیدہ خاتون

تین ماہ پہلے ہی بغداد مقدس جاکر
وہ ہوئیں غوث کی مہمان و حیدہ خاتون
آپکی شفقت والفت اور محبت سے سبھی
بچے تھے آپ پہ قربان و حیدہ خاتون
اپنے ہاتھوں سے پکا کر کے کھلانے میں تھیں خوش
خواہ جتنے بھی ہوں مہمان و حیدہ خاتون
گرچہ سب کچھ ہے مگر ایک نہ ہونے سے ترے
سارا گھر ہو گیا سُنسان و حیدہ خاتون
تیرے اخلاق سے مسرور خواتین سبھی
اب ترے خلق کا فقدان وحیدہ خاتون
اے خوشا تیرا قدم پاؤں کو بوسہ دیدوں
کاش ہو جائے یہ امکان و حیدہ خاتون
جب تلک سانس ہو باقی یہ تمنا ہے مری
تیری جانب رہے میلان وحیدہ خاتو ن

تیرا تقویٰ و طہارت اور سخاوت کرنا
اک ولیّہ کی ہے پہچان و حیدہ خاتون
غوث اعظم کو پکارا اور کہا کیجے مدد
جسم سے نکلی تھی جب جان و حیدہ خاتون
بجا صلوٰۃ نبی ورد کیا یا اللہ
دم نکلنے لگا جس آن وحیدہ خاتون
نزع میں ہوش عقیدہ جو سلامت تھا شمیم
ہم تو ہیں آج بھی حیران و حیدہ خاتون

باعمل پار سا دیں دار وحیدہ خاتون
مصدر رحمت و انوار وحیدہ خاتون

روز یکشنبہ رجب چودہ کو اللہ کے سپرد
چھوڑ کے چل دیا گھر بار وحیدہ خاتون

کام وہ کیجئے جس سے ملے سنت کو فروغ
کرتی رہتی تھیں یہ اصرار وحیدہ خاتون

عابدہ زاھدہ بھی مشفقہ اور مصلحہ بھی
تھیں وہ پاکیزہ وفادار وحیدہ خاتون

خود نہ کھا کر کے غریبوں کو کھلانے والی
رکھتی تھیں عادت و اطوار وحیدہ خاتون

کام جو کرتی تھیں پابند شریعت ہوکر
تھے بلند آپ کے کردار وحیدہ خاتون

اپنے بیگانے ہوں رشتے کے ہوں یا دور کے ہوں
آپ تھیں سب کی مدد گار وحیدہ خاتون

مل کے ہوتیں سبھی مسرور کہ اتنا بلند
آپ کے خلق کا مینار وحیدہ خاتون

لب پہ جاری دم آخر رہا صلواۃِ نبی
عشقِ نبوی سے تھیں سرشار وحیدہ خاتون

نزع سے قبل کہا جاتی ہوں اب کیجے دعا
ہوگئی بارش انوار و حیدہ خاتون

فخر کیونکر نہ کرے تیرا شمیم خستہ
تیرے ہی دم سے ہے دمدار وحیدہ خاتون

نوٹ:

تکبیر کے وقت بیٹھنا واذان جمعہ خارج مسجد، سلام وقیام اذان میں انگوٹھے چومنا واذان قبر وغیرہ اشتہارات شائع ہوچکے ہیں ضرورتمند حضرات کتاب میں موجود پتہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ روانہ فرما کر مفت حاصل کریں۔

شیر بنگال کی تصانیف

سیرت آفتاب رسالت	جس میں حضور سید عالم ﷺ کی سیرت پاک انتہائی اختصار کے ساتھ آسان و سلیس اردو زبان میں تحریر کی گئی ہے۔
جان ایمان	اس کتاب میں حضور کی عظمت کو جان ایمان اوران سے نسبت رکھنے والی تمام چیزوں کو باعظمت ثابت کیا گیا۔ جسے پڑھ کر قلب و جگر منور ہو جاتا ہے۔
جامع کمالات	اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور تمام انبیائے کرام کے معجزات وکمالات کے جامع ہیں۔
خطبات شیر بنگال	چند تقاریر کا مجموعہ جو مقررین وطلبہ کیلئے بہت فائدہ مند ہے۔
مناقب یونسیہ	جس میں غوث الوقت حضرت مولانا شاہ محمد یونس رضی اللہ عنہ کی سوانح مقدسہ کو قلم بند کیا گیا۔
حرا کا چاند	نعت ومناقب کا مجموعہ
معارف الحیات	متصوفین کیلئے بہترین سرمایہ۔